

دُوَّانِيَّة

کریشنکه وارث

معروف به

حصہ سرحدی



لهم انت خير ما خلقت و أنت علی سبیل صفاتی مهیجت فی حیاتی و مهیجت من ریاضتی



حضرت سید عبد السلام
 عرف میان بالکار وحش
 اللہ علیہ کی حبیبی
 کف دار شد کیا
 سخن کاوش کی کن خو
 کو ایک سبھ بوس
 کدرست اپنے اینیں وقت تھی
 کامل انسان عالم باعث
 ولی طیر جو دل خل
 سلسلہ حضرت مسیح
 شاہ شعبہ رحمت اللہ
 ملیح سبھ میں لکھ اسار
 صر کرامیں میں ان کا
 مراد یہ
 بد کام دارت باک علام
 بواز عطیب اللہ داگرہ کیم
 حکم ہر کیا کیا اس کام کو
 کوئی دائرہ اپنے جلت
 سووب گر کیے توہیں
 حکم مرشد کا ارتکاب نا
 کرست اگر کوئی میں
 شخص نہ کیے کیے اس
 سبھ میں اور شیف میان تو
 مل لیجیے گا توہ بہ
 حضور رسول میں علام کا
 کام علام اس کرنا یہ بعض
 مرشد کے حکم کی
 تعصی کرنا یہ ناکہ
 معرب اور وہ ولی وصول
 کرنا
 مراد یہ میر ملیح سب
 ولیوں پر حکم مرشد کی
 اشاع لازم ہے حضور
 ولی اور وہ ولی سے ہے
 سر کیس شکرہ

هُمْوَجَنَا الْجَنَادُ وَالْعِيُونُ وَأَكْلَ عَنْهَا

دِلْوَانِ بَيْدَم

کَرْشَمْرَهْ وَارْتَشْ

معروف به

صَوْنِ سَرَمَدِی

در درج سندلااصفینا امام الاولیا قبله دین دایمان وکجه تین فرمائ مولانا و
مرشدنا حاجی الحضرتین الشریفین جناب کرامت آب بیدرسندی حضرت دارت
علی شاه صاحب رفع اللہ درجاتہ دبسط اللہ کرامۃ از میتوچو طبع عالی سحرپیان
دانچا ز رقم حق دان و حق اگاہ جناب نامیان سندم شاه صاحب بیدم دارتی .

لئے کاپہ :

صادق بکرڈیو لکھنؤ

مطالعات

صوتِ سردیِ غیب کی آواز ہے، جو ازل تا ابد اتمانے عالم میں محیط ہے اس کے جاننے والے سمجھنے والے خرم اسرار کہلاتے ہیں جو اس کے جواب میں اُسی نفر کو ٹھنڈنا تے ہیں جو وہ سنتے ہیں۔ سینکڑوں، ہزاروں بلکہ لاکھوں میں ایک بیدم شاہ بھی تھے جھونوں نے محمد اسرار ہو کر کچھ نعمات ایسے نامے ہیں جن سے روح کو تمازگی اور جان کو بیداری حاصل ہوتی ہے۔

“صوتِ سردی” اپنے دجد آفریں لغات سے دنیا کو اب سے سال ٹھیک پہنچنی دیج دیکھ کے عالم میں لاٹکی ہے۔ یہ حضرت بیدم شاہ کا ابتدائی کلام ہے جس میں ان کے مشریقِ جنوبات کی دالہانہ بھرمارتے۔ حمد و افت سے لیکر مناقب اور فضائل تک یکساں حرف اور حقائق کی مستیاں چھانی ہوتی ہیں۔ جہاں جہاں تغزل اور نجاڑ کی جملک آئٹی ہے وہ بھی حقیقت میں چار چاند لگا کر خود

حقیقت بن گئی ہے جس کا طف دیکھتے اور پڑھنے ہی سے ماجبان نظر کو حاصل ہو سکتا ہے۔ یہ مجموعہ تقریباً دیڑھ صفحات پر مشتمل ہے جس میں اسی قدر مختلف اور اقسام کے موضوعات سخن پر نغمہ سرائی گئی ہے۔ مذاق صوفیانہ تو تھا ہی، اس میں شاعرانہ ذوقِ سلیم نے سونے پر سہاگ کا کام کیا ہے۔ الغرض یہ مجموعہ نئے قالب میں ڈھال کر اس طرح پیش کیا جا رہا ہے کہ ہے

ز فرق تابع عدم ہر کجا کہ می نجوم
کر شتمہ دامن دل میکشد کہ جا اینجاست

بیدم شاہداری سے دنیا یہ معرفت کا گوشہ گوٹھ آگاہ ہے تاہم عوام اس کی معلومات کے لیے ان کی زندگی کے مختصر سوانح ذیل میں درج کئے جلتے ہیں جو ہر طرح بصیرت افراد اور بصارت نواز ہیں۔ ان کا منہ پیدائش ۱۷۴۸ء ہے۔ دلن ماونٹ اناؤہ (نیا شہر) ہے جو علم رسمیہ کی ابتدائی اور آخری تعلیم (ماوہ ہی) میں رہی۔ طبیعت میں شاعرانہ جداب نظری طور پر دلیعت تھا۔ دوسروں کی طرفیں سننے پر خود چھپتا تھا۔ رفتہ رفتہ اس مشق نے ترقی کی اور خود شاعر بننے کی تمنہ ان کو اگر دے گئی۔ جہاں دوسرے احباب و ارباب دلن بھی موجود تھے۔ خواجہ آتش مرحوم تھنوں کے شاگردوں میں جناب وجید انگپوری گزرے ہیں۔ ان کے جانشین اور متقرب بامیں شاگرد شمارا بکریہ ادا تی کا حافظہ ترا نہ اس وقت آگرے میں عروج پر تھا۔ یہ بھی اسی حق میں داخل و شامل ہو گئے۔ پھر کیا تھا چند ہی عرصہ

میں فخر گوش اعلیٰ کا مرتبہ حاصل گر لیا۔ اسی سلسلہ میں استاد کے نیضان صحبت سے تھا:
ہو گردائی سلسلہ میں بھی پہنچ گئے۔ ابھی تک بیدم تحفہ ہی تھا۔ اب بیدم شا
لقب ہو گیا۔ اصل نام سراج الدین ہے۔ جب دلوں بائیں حاصل ہو گئیں ادھ
حთائق و معارف کی چاشنی مرشد طریقت حضرت الحضرات سید حاجی دارت علی شا،
اعلیٰ الشهداء مذاہمہ سے پہنچتی رہی ادھر شاغرانہ رموز کی آجی حضرت استاد شمار اکبر آزاد
سے ملتی رہتا۔ کچھ بک عرصہ میں وہ سراج الشعراہ لسان الطریقت " کے خطاب سے
مخاطب کئے جانے لگے۔ جوان کی موجودہ شخصیت کے شایان بھی تھا۔ شمار اکبر آزاد کی
کائنات پہلے ہو گیا اور حضرت حاجی صاحب قبلہؒ کی خدمت کا موقع انہیں کافی
حاصل رہا۔ ۱۹۰۷ء میں مرشد برحق نے بھی وصال فرایا۔ اب ان کی زندگی انہیں
کے سرہی۔ انہوں نے اس عالم میں بھی انتہائی مقبولیت و شہرت حاصل کی
کئی مجموعہ کلام شائع ہوئے۔ سیکڑوں غزلیں قوالوں نے اپنے لیں۔ ارباب نشاط
کی محظلوں میں بھی ان کے کلام کی دعوم مجھ تھی۔ اور وہ ہر طبقہ میں ہمہ گیر مقبولیت کے
مالک بن گئے۔ نقراۃ زندگی دوہے کے چنے کی متراون ہوتی ہے۔ مزرا خالق دا ارشاد
بے سہ

شیوه زندان بے پروا خام از من پرس
ایقعد دا نم ک دشودست آساں زیستن

فخر ناقہ کی زندگی میں بھی ان کے کچھ مسوالت تھے جو آخر وقت تک قائم رہے مثلاً۔

(۱) بچیت شاعر شاعر دل میں عامر انہ شرکت سے ہیشہ اجتناب رہا۔ پربنائے تعلقات کبھی کبھی چلے بھی گئے مگر وہ شاذ ہی۔

(۲) جب کوئی غسل یا منقبت کی کسی کو نانے سے قبل آستانہ وارثی پر حاضر ہو کر نہ آتے تھے پھر دوسروں کو نانے تھے۔

(۳) تمام عمر کسی اہل دنیا کی مدح سرائی نہیں کی نہ اس کی تنظیم کو سراہا۔

(۴) رات کے آخری حصہ میں ذکر فکر سے کبھی غافل نہیں رہے

(۵) ملتے والوں سے ملنے میں بیعت کرتے۔ اثر و مfluence ارمی کے ہیشہ پابند رہے۔

وغیرہ۔ پئنے مرشد بحق کے وصال کے بعد اکیس سال نزدہ رہ گرست ۱۹۲۴ء میں خود بھی بتعام کھٹو جیسنے گئے۔ انتقال فرمایا۔ نقش و محیت کے مطابق دیوبہ شریف لے جائی گئی اور وہیں شاہ اویس کے گورستان میں دفن ہوئے۔ قبر پران کے یعنی پاکستانی مریدوں نے دو تین سال کا عرصہ ہوا پختہ احوالہ اور حضورہ بنوادیا ہے۔

اور سنگ لمح بھی شب کردا یا

ان کا آخری دیوان مصطفیٰ بیدم ہے جس میں ما قبل کی منتخب اور آخری ۳ سال کی چیدہ چیدہ پر کیف غزلیں شامل میں اور اسی مجموعہ کو کلیات کہا جاسکتا ہے۔ «مصحف بیدم» بہت مقبول ہوا۔ اب تک اس کے متعدد ایڈیشن پاکستان و ہندستان کے مختلف اداروں اور مطابع نے شائع کئے ہیں۔ بچہ بھی بقدر شوق کمی حسوس ہوتی ہے

بیم شاہ کے دو صاحبزادے اور دو صاحبزادیاں مختلف الین آن کی
یادگار متحیں۔ لڑکوں کا حال معلوم نہیں دونوں شادی شدہ متحیں۔ بڑے
صاحبزادے علام دارت حسین نامی خاص اٹا دہ میرا پنے آبائی مکان میں
تسلی زندگی بسر کرتے ہیں۔ جپوئے۔ ایاز دارت۔ ”مرشدی پاکستان میں بقید
حیات ہیں۔ الغرض سے

ن و د ا ب ہ م ہ ن ہ ن ہ ن و د ر ن گ و ب ہ ہ ن
تغور پر توارے چخ غرداں تغو ہے

افقر موہانی دارتی

ہوا وارثا الخصم الکریم

کو شہرہ وارثی
اکرم کے صوت سرہدی
بلاشہ الرحمن الرحیم

پا رہا گفتہ ام دیار و مگر میگویم کہ من دل شد دایں رہ نہ بخود میپویم
در پس آئیںہ طویل صفتہ داشتے اند اپنے اوستاد ازال گفت ہماں میگویم
دوستان عیب من بیدل جیاں مکنید

گوہرے دارم و معاحب نظرے میجھویم
روشن جہاں میں ہڑا پاتا ہوں تو ریرا ہر شے میں دیکھتا ہوں پہلے نہ ہور تیرا
از ماہ تا بماہی ہے تیری بادشاہی دھکدار ہاہے کیا کیا عالم ظہور تیرا
ملکش میں چکے چکلے یہیں نام غنچے اور بیبلوں میں دیکھا ہرست شور تیرا
یکوں تملکا کے گرتے غش کھا کے طور پر گرجونہ دیمانہ دیتا موسیٰ کو نور تیرا
گرٹھرنا تصور تیرا ہارے دل میں کچھ پوچھتے شاہ ہم تجھ سے خوار تیرا
صریح ہو کے انساں کچھ بھی کر سکم کرتے ہیں تو کرباہم دش و طور تیرا

منصور کا یہ مختصر تھا کہتا جو وہ انا لمحٰ
بنتے ہی بندہ بت پنی لے مئے محبت
۲ بیدم کی آزندہ کو ہر ڈم یہ بتجو ہے
لماجے کاش اسکو قرب منصور تیرا

لعل سر رئاست مفخر موجودات خاتم المرسلين محبوب العالمين
احمد مجتبی محمد مصطفی اصل الله عليه آله واصحابه اول امامت اجمعین

اوح سینہ پر قلم بن کر الف اللہ کا الیسی صورت پرے مذکور تاج بسم اللہ کا دو قدم رہتا ہے آگے جیسے تارا ماہ کا کوہ سے باڑاں رتبہ ہے اس جانکاہ کا بن کے بیٹھا ہوں گواہ بیک شاہنشاہ کا وہ سافر ہوں گے جو طالب نہیں براہ کا آنسوؤں کا کارڈاں ہے اور علم ہے آہ کا اب تو گزنا ہے کنوئے میں ملنا یا چاہ کا	وصف لکھتا ہو سپریوان بسم اللہ کا صفحہ قرآن نہ کیوں رو کے محمد کو کہوں حنیلوں کے جلوہ کا تھا پیغامبر یک تنک کے اوپرے کا بھی لحساں سرہ ہے اردوں مخمور گر تخت شہی مجھ کو ملے نہ لوں دشتِ للب میچ اسایہ کہ ہوں دو نہ کوئی اور تری ہائیوں سفرِ نہیں ہے بیدم اب دلکے لگائے کاڑ مانے پیشیں
---	--

آنابِ روزِ حشر سے بھی بیدام ہو جائند
کاڑ دل گر حشر کے میدان میں تھبڈا آہ کا
رسول اللہ بنی اسرائیل و صفت و شناخت نموده
محمد مصطفیٰ واللہ محبوب خدا نام ہو

بہارِ نگاشنِ کوئین ہو ابر سخا تم ہو
 بس اب اسکے سوا کیا ہے سکون خلائق ہو
 لگا و پارکشی سچنسر گئی گرذاب عصیاں ہیں
 خدا نے جسم اپھر فوکے سانچے میں فحالا ہو
 میحابجھی اگر امیں تو کب دُگی شفای مجھ کو
 کوئی نہ دھیس یا مصطفے کوئی خدا سمجھا
 حرم کی دیر کیا دل کی زمین آسان کیے
 بہاس کب اگر تیری راتی ہو تو کہدنا
 زیکون نکر جائیں آئیں شکل حل نہ ہو کیوں نکر
 بجا اس طرح کھنختی آپ کی تصویر یا صفت
 تو پھر کیوں غم کے یامت عالمی قیامت کا

دل بیدم پہ جمل حضرت دربار کی چھانی ہو
 ۲
 لکھا دو یا محمد مصلفے ابر سخا تم ہو

نہ ہوتا غیر کی مجھ کو محبت یا رسول اللہ
 ہماری بھجے را ہ حقیقت یا رسول اللہ
 پکارا جو کوئی وقت صحت یا رسول اللہ
 میں خوش ہو کے جھاٹل گز تربت یا رسول اللہ

قعشت کچے اپنا عنایت یا رسول اللہ
 ٹھیکتا ہی پھر کیا اڑا عذر میں گئے لا
 خدا ریغبے آسان گردیں مشکلیں اسکے
 دو دن اٹھا کھلائے تناہی کہ ملکوں سے

اول میں جمیتِ عالمیں پایا القب تمہنے تھیں ہن شافع بعذقیامت یا رسول اللہ
اصور میں بھی اب جایا نہیں جاتا ہدیہ میں بڑھی ہے اب تو اس دجہ تھا ہت یا رسول اللہ
مسیح کے میجا اب میجاوی کر د آ کر
کتبیدم ہو گیا جیا فرقہ یا رسول اللہ ۵

کشتی مل کے ناخدا صل علیٰ محمد پا	نوح بنی کے پیشو اصل علیٰ محمد پا
ماہ دشون کے مہ لقا اہل دلو نگے در بنا	روحی فدا کا مر جا صل علیٰ محمد پا
احمد احمد کے ما زکا سیم ہی پڑھ دار تھا	آپ میں آپ تھا چھا صل علیٰ محمد پا
خود ہی بلایا خود گیا نبکے نکیم طور پر	خود ہی نیش آیا بول اٹھا صل علیٰ محمد پا
کرتی میں شوہ بیلیں نغمہ سر ہیں قریان	دھوم پڑی ہے جا بجا صل علیٰ محمد پا

بیدم خستہ نے آت دیکھا چن میں بھرا
برگ کو گل نے دی صد اصل علیٰ محمد ۶

نہیں چین دیتا زمانہ محمد	لبس اب جلد طبیبہ بلا نا محمد
پھساہی گراب نج دالم میں	مرا پار بیڑا لکا نا محمد
رو لا یا ہے نزقت میں گر نشیشم	تواب صورت گل نہانا محمد
مجھے مال و دولت کی پرواہیں ہی	گدا اپنے در کا بنانا محمد
نہ ڈے جو تم شافع روز محشر	کہاں تھا ہمارا لمحکانا محمد
نہ ڈے جو کلا بیخود رکھے تائیامت	مجھے اب دہی می پلانا محمد

صلاتِ قم پاڑنی کی مجھ کو سنا کر
میں بیدم پڑا ہوں جلانا محسّد

ہے نامِ جن کا احمد ذیشان تھیں تو ہو جنکا لقب ہو فخرِ رسولان تھیں تو ہو
خلقت ہے جنکے نام پر قربان تھیں تو ہو سب ہے میں جن پر مرحاباً تھیں تو ہو
رشکِ مسیح فخرِ سیلہاں تھیں تو ہو عاشق ہو جنکا خالق نیزال تھیں تو ہو
جنکے ملک ہیں تابع فرمائیں تھیں تو ہو کہتے ہیں جنکو قبلہ ایسا تھیں تو ہو

ہیچاں کر کہوں گا بُنی سے مزار میں

بیدم ہوں جنکا میں وہ مرحاباً تھیں تو ہو

اے ختمِ رسول سید ابراہِ محمد نے میں لقب احمد مختارِ محمد
مجھکو بھی دکھا دیجئے اب چاندِ سماکھڑا مدت سر ہوں میں طالبِ یارِ محمد

نہیاں غلمانِ بھر سے مجھے خستہ جگر کو کر دیجئے اب بہرِ خدا یارِ محمد
جب وقت نزع ہو تو نہا ہر کلب میں ہو کلئے توحید کا اقرارِ محمد

کیا عرض کرے لے مکے سر کارکِ قم پر

حالِ دل بیدم ہے سب اظہارِ محمد

ہوا جب اگر م بازارِ محمد رکے آکر خسرید اور محمد
پیسر ہو جو دیدارِ محمد رہوں پھر محو انظارِ محمد
سیحا کو اگر دعویٰ ہے اُمیں شفاذیں میں ہوں بیارِ محمد

ن ببل کو رہے محل کی تمنا جو دیکھئے آکے رخابِ محمد

خدا سمجھے یہ پس کہتے ہو بیدم

کوئی کیا جانے اسرارِ محمد

پھر نی کی یاداں زلفِ شیگوں مشکار پھر ڈھی وحشت ہوا حبیبِ گیاں تا تار

ہوئیں جو نبو تخلیٰ چھوڑ کر سب کار و بار ایسے میں لکھوں نہ لڑوں سیکڑاونہیں تین چار

آبر و محشر میں رکھ لجو رسول کردگار سامنے اللہ کے ہونے نہ دیکھو شرمسار

آنکھ والوں کو نہیں کچھ سوچتا اندر ہرے میغزے ہیں آپ کے کاشسِ النصف التہار

عشقِ حمد میں مری وحشت کی وہ تو قیر کد وحشت میں جاماں دل تو سر پر قدم لئے میخار

خاک میں ملنے پر بھی شوقِ زیارت کم نہیں بعد نہ روتے مر گیا جب میں فراق شاہ میں

بھکر کوساں نے پالائی تھی جو مے رفراzel حال پر میر دہی پھر شمع مرقدِ اشکار

بیکھر کوساں نے پالائی تھی جو مے رفراzel فیضِ مرشدِ حبیبی تک اسکا باقی ہو خمار

خل پر دانہ بُخ روشن پر لہتے تھے نثار کیا لکھوں میحالِ صحابِ رسولِ اللہ کا

رہبر و طلبِ خدم سنتے ہی آوازِ جس تو سنِ عمر واں پر چلدیے ہو گر سوار

یاد آتی ہیں جو انگلی صحیں بیدم مجھے

دوڑا جاتا ہوں تھے گوہڑی بابا بار بار

رتہ پیدا ہتھی چوکھٹ کو خدا نے سرناپا جھکلا یا ہو ہر کشہ شاہ و گدا نے

جالی تجھشی نہ جنکو کسی عیسیٰ کی صدائے وہ مرے جالے لب پا عجاز نمانے

کشتی مری گرداب می چبٹت میں بھپسی ہے اے بھر کرم آؤ مجھے پار لگانے
 وحدت کا نشاں عالمِ کثرت میں لکھایا اے صل علی عشق رسول دو صرانے
 بمراہی سے فاصلہ رہے جبل امیں بھی معراج میں حضرت جو لوگے غرش پہ جانے
 کسطرج تری مدح کروں خاصہ دادر روشن کیا عالم تو تھش کف پانے
 کیا شان تھی ہو کہ ببری میں یہ سخن پایا ہے شرف آپکے ہاتھوں سے خانے
 لولاک لاشان نہو کس طرح ان کی بے مثل بنایا ہے محمد کو خدا نے
 بیدم کی تنانے دل ہے کہ دم نزاع
 آئیں وہ مجھے شربت دیدار پانے

۱۲

جہاں موئے اندر پر بجلائیو مکر نظر ٹھیرے ملکِ جہاں میں یا حضرت بجلاء ہو شرط ٹھیرے
 خجالت سے چھپا لیتے ہیں بدلتیں اپنا تے نخ کے مقابل آگے کب شس قمر ٹھیرے
 لکھا ہو خامہ الفت سوتا میاں ہیں حین لپر بجلا اسد میں شیطان اعین کا کل اب ٹھیرے
 جہاں چاہیں کچھ جائیں بناون فطرمنا دو عالم کے جیب بیریا جب راہبر ٹھیرے
 گئے اس جا سے آگے شائع روزِ جزا بیدم
 جہاں پر علاؤ مسده کے سوز شدہ سے پڑھیرے

۱۳

گز ناکہ بادیا میں دنیا دار رہتے ہیں شاکر دین ادا بیان دلیں خوار رہتے ہیں
 ہمیں اے فخر علیسی ادھ کوئی خار نہ کہے تھاری نرگسی آنکھوں کے ہم بجا رہتے ہیں
 اڑاکر نجھ کو مثل بوئے بھل بار صبا ابو دہاں لے چل جہاں پر احمد مختار رہتے ہیں

نہ لائے تاب بچکے دیکھنے کی طور پر موسیٰ ۱۲ وہی آنکھوں میں پاں الحاد اوار رہتے ہیں
دکھا دو صورت زیبا کیدن خواہیں کر بہت مضطرب تھار کھاڑ بیدار رہتے ہیں
پلاکر جام عفان ساقی کوثر نگاہوں سے جخیس دیو ش کرتے ہیں ہمیں شیار رہتے ہیں
ہواں دلیں شیطان حیر کل دخل ہمیو نگر درجن لہیں کھین دل غفار رہتے ہیں
نہ پوچھو جاں سخواری کچھ ہے خضرت والمعظ مئے حب بی بی سورات دن مرشار رہتے ہیں
غیال نہ لف آتا ہے جو بیدم شام سے دلیں

۱۳

شب فرقت میں لینداں ہیں شیار رہتے ہیں

زیارت ہو بھے خیر البشر کی دو ہے یہ مرے درد جگر کی
 مقابل ائمہ رونے مصطفیٰ کے بھلا کیا تابہے شمس دقر کی
لیں کیوں منکر تعلیم ہو کر اڑاتا ہے غوث بے بال پر کی
طلب کی خشش اُست نبی نے خداے گنتاً وجہ عرش پر کی
تن لاغرا اگر میرا لے جائے چلے کب تک ہوا دیکھوں اُھر کی
خیال رئے شے میں ٹیکوہم نے پڑھی فاشس اور روکر سحر کی
جو ہوتی ہے شب فرقت میں حالت

۱۴

نہ پوچھو بیتم ختہ جسگر کی
آپکی فرقت نے بارا یا بنی اب نہیں دوہی گوالکے بنی
تیر مرگان کے تصور میں مرا دل ہوا ہے پاپا پارا یا بنی

مشکل میں سب اسکی گیونگر حل نہیں جو کوئی بیکار پکارا یا نہیں
متظر میں دیدہ گریاں مرے خواب میں آؤ خدا را یا نہیں

۱۶ مجھے پاے مولاً کرم فرمائیے
میں سمجھی ہوں بستدم تھارا یا نہیں

جب نقاب رُخ روشن وہ انحصار ہے ہم مثل موئی مجھے بیو شگرا دیتے ہیں
پر تو گیوئے خدار دکھا کر حضرت بین سورہ واللیل پڑھا دیتے ہیں
اسیں کیا شک ہے مدینے میں بنی آنکھ رانجی جس شخص ہو جائے ہیں صادیتے ہیں
ان کے پیغام جہالتہ لبی کا ہیو شربت دید جو پاہیوں کو پلا دیتے ہیں

۱۷ جس سے سرکار ملا دیتے ہیں انگھیں تَبِعِم
اس کو اللہ سے اک پل میں ملا دیتے ہیں

دی خراب تو مری بخبری نے مجھ کو یاد فرمائے طبیب میں بنی نے مجھ کو
پچھو تو اللہ مکے وقتِ مصبت میں کام آ جد پہ دل تو ہی پہنچا دے مدینے مجھ کو
پھروں مشاہی کرتا ہوں مہماں باتیں کیا بلایا ہے قریشی انبی نے مجھ کو
ہند میں کس طرح میتوں نہ میرا سکھا م دی فضاحت ہو فتح عربی نے مجھ کو
اپنے دارث کو میں دیتا ہوں دعائیں تَبِعِم

۱۸ جس نے سکھا لئے محنت کے قریبے مجھ کو

محبوب ہر لبرتی بے کوئی کیا جانے شریعت میں تبہ ہم سمجھے حقیقت میں غداغانے

ظرفی عشق میں احمد کو محبوب خدا جانے حقیقت میں ظہور حیلوہ شان خدا جانے
 کبھی ہم مصطفے جانے کبھی ہم محبی جانے کبھی شرل الفضی سمجھے کبھی بدالدی جانے
 انچیس کو زیر بخش تک لولاک لاجانے کہ جن کی چشم میں لازغ کا سر لگانا جانے
 غذائت کو ترمی یا شاہ ہم تک کی عطا جانے جو مرضی ترمی پائی ہم اسے تحریکی رہا جانے
 کبھی دکھ تھا لکھو بانی دار اشنا جانے کبھی ہر روز کا درماں تھماری خاکپا جانے
 بجلایا تاب ہر سیدم کرشان مصطفے اجانے

سمھلے کیوں پریشاں ہر محمد کو خدا جانے کہتا ہے کون آپ ہمارے قسریں نہیں
 دہ کون سامکاں ہے جہاں تم مکیں نہیں
 اے شاہ انبیا ترا ہمسر کہیں نہیں
 کیا ذکر آساں کا بروئے زمیں نہیں
 کرنا مدد الحمد میں کہ کوئی قسریں نہیں
 جُز آپ کے مرا کوئی نزیر زمیں نہیں
 روپا میں آگے شربت دنسلت پلا یئے
 اچھی نہیں ہے روزگی شاہ نہیں نہیں
 طالب ہوجس کا خود ہے وہ مطلوب دو جہاں
 جو مصطفے کوئی بھی تو ایسا حسین نہیں

قطعہ

معراج میں یہ پرداہ قدرت سے سختی صدا

آتے ہو اے جیب مرے کیوں تسریں نہیں

ہاں بیگ لو جو مانگو گے پیارے لے گا آج

سب کچھ رہا کے گھر ہی ہے لب اک نہیں نہیں

دشت نہ پوچھئے لگا بنی کے فراق میں

ثابت ہے جیب اُدھر تو ادھر آستیں نہیں

محبوب کرپا کے سوا اور کوئی نبی

محشر میں تخت خاص کا منڈشیں نہیں

دیکھے حدیث پاک کوئی جسم غور سے

دہ بات کون سی ہے جو حقیقتیں نہیں

بیدم میں لکھت انت شہنشاہ مرسیں

پر با تھیں مرے پر روح الائیں نہیں

حدودہ سحر نہیں اب تو گوارا مجھ کو یا بنی جلد دکھن دل آرام مجھ کو

اب رحمت کا ہے ہر طرح سہارا مجھ کو پھونک سکتا نہیں دوزخ کا شہزاد مجھ کو

آنکھ آٹھا کر بھی نہ جنت کی طرف ہیں دیکھیں ہو میر ترے روشنے کا نظارا مجھ کو

غش نئے طوپِ مومنی تو یہیں نہیں کیا جلوہ دکھلائے یا شاہ دوبارا مجھ کو

میں تو سمجھا تھا مدینہ مجھے پہنچانے لگا تو سن عرب کہاں آگے اُتارا مجھ کو
 آتشِ عشق بنی نے مجھے چہرکایا ہے داغِ دل ہو گیا اُک بچپول نہ را مجھ کو
 میں دہ ہوں کہتی ہی زائر سے متنے کی نہیں اپنے پیکوں سو فرشتوں نے بوبارا مجھ کو
 بحرانندہ میں تھا عزقِ اشادہ گر کے خوب لے جو کر کر تم نے انجارا مجھ کو

خوف اب تشنگی حشر کا بیدم نہ رہا
 کے ملا ساقی کو شر کا سہارا مجھ کو ۲۱

جلوہ افروز ہیں سلطان جہاں بچلوں میں پے یعنی ہے مومن کی زبان بچلوں میں
 حمد کے غزرے کیونکر دہ معطر نہ رہیں جب خداوند نے کی خلق زبان بچلوں میں
 کو حشمون کو جو بینائی عطا کی تو نے دیکھتے ہیں تری قدرت کے نشاں بچلوں میں
 شکر ہے دارث کو نین کہا آتے ہی بہار محل تھے کس دشت میں درج کہا بچلوں میں

ایک شے ان میں سبی ہو تو بہاؤں بیدم
 بس ہر میں دل جا کر نہ کاں بچلوں میں ۲۲

در دندال کی خیال ہے جو ہمارے گھر میں بر قچکے گی تاہمیں گے شراءے گھر میں
 چھاؤں ہیں تاؤں کی کون آہار کے گھر میں نور ہی نو جو پھیلایا سارے گھر میں
 بوئے گیوئے محمد رحیم ہمارے گھر میں تیرہ سختی سے پیشان ہوں ادل ہم کیوں
 بارہ ہے مجھ پہ عنایت کا تری محفل پاک تیری برکت نہ بڑے تخت آمارے گھر میں
 منیں کرتے ہیں آج آؤ ہمارے گھر میں جنکے گھر محفل میلا دے ہر زدن سے

باعث برکت میلا د محمد ہے کہ آج ٹوٹے پڑتے میں نلک سے جو ستارے گھر میں
خانہ دل میں جو عشق نبوی ہے بیدم ۲۲

اب دہ کیا شے ہے نہیں ہو جو ہمارے گھر میں

ترامت مت جو ساقیا ہو رہا ہے خبر اس کو کیا ہے کہ کیا ہو رہا ہے
محمد کے دیدار کی آرزو یں بلند اپنا دمت دعا ہو رہا ہے
نکل جاؤں پہلو سے سوئے مرنے ارادہ دل زار کا ہو رہا ہے
بلاؤ بلاؤ مدینے مسجد یہی درد بھج و مسا ہو رہا ہے
ضرورت نہیں خضر کی تجوہ کو بیدم ۲۳
ترا شوق ہی رہنا ہو رہا ہے

سو منودین کے سردار چلتے آتے ہیں لو دہ دیکھو شہاب بار چلتے آتے ہیں
غیب سے نخت کے اشعار چلتے آتے ہیں مانگتا ایک ہوں دو چار چلتے آتے ہیں
حق کے گنجائش اسرار چلتے آتے ہیں پئے تھیمل طلبگار چلتے آتے ہیں
محنے وحدت سے دہ سرشار چلتے آتے ہیں نازکرتے ہوئے دلدار چلتے آتے ہیں
ترتو کتے ہیں جپریل ایں خوش ہو کر دیکھ کر شاہ کو حوروں نے کہا غلام سے
دلکھنگز ہو کر سرکار چلتے آتے ہیں سر تجھکا نے ہوئے غراب رضا میں اتنا
کرشمہ اپدے خمار چلتے آتے ہیں جب سمجھتے ہیں تنظیم کا ربہ منکر
پھر بیال کس لئے بیکار چلتے آتے ہیں ہوں گی نخشش تجد ایسے بیکاروں کی

خربت دید کے طالبِ مکے علیسی تمے مر من بھر کے جیار چلتے آتے ہیں
شکر خاقن کا کہ ہم روز اذل سے بیدام

۲۵

دام گیسوں گرن تار چلتے آتے ہیں

دھوم ہے ہر جا محمد مصطفیٰ پیدا ہوئے آج سلطانِ رسول نجم الہدیٰ پیدا ہوئے
واہ کیا صلی علیٰ صل علیٰ پیدا ہوئے وہ بنی جنکے سبب ارض و سما پیدا ہوئے
جنکے سر پر تاجِ ولاد کلماء ہے مو منو دہ ظہور جاؤہ شانِ خدا پیدا ہوئے
بولے یہ جبریلِ سقفِ کعبہ پر لیکر علم
ہے لقبِ نین وظہ جن شرف دیکھا کا
بے کے قم مردہ صدالہ زندہ ہونگے آپ رشک علیسی فخرِ آدم مصطفیٰ پیدا ہوئے
جنکے نور پاک سے شرمدہ ہے یہ ماہتاب آج وہ شمسِ الضھی مدار الدھیٰ پیدا ہوئے
خلق کیا جانے احمد احمد کا فرق لے و دستو اتنا ہم سمجھئے کہ اسرارِ خدا پیدا ہوئے
خوفِ عیسیٰ کچھ نہ کر مدد شکر ہو بیدم کہ آج

۳۶

شافع روزِ حزا نیر اور ا پیدا ہوئے

بھرا ہے بنت کا فضول سے مر دل رکھ لکھا ہو مری شاخِ تکم سے بے طرح جوں پچکتا ہے
خراہد کی سنکر باغ میں مبلی چمکتا ہے ہر کلگی میں بسی وہ یعنطر جوں مکتا ہے
ہزار سال پہلے سے بشرتی حبکی آمد کی عرب میں آج وہ نورِ خدا آکر چمکتا ہے
خدا نے خود بنا یابے جایسا نور پایا ہے کہ خورشیدِ منور جسکی پرتو سے جوں مکتا ہے

نہ پوچھو کیفیت داعی دل خشاق کی اپنے
دہانِ نعم سے عطر گل جنت پسکا ہے
خدا کے واسطے شاہادتیں میں بلا لیجئے
قفسِ مٹا اردوں کے طرح اب تو پھر لتا ہے
پڑا جو گل رخ گل پر لگی آتش گلتا میں
شع رویوں کے چھر میں اُں آفہ چکتا ہے
کسی کے عشق کی گرمی سیچانی قلب پر ہرے
کیجوان کلکلا آتا ہے دل مضطرب ہرگزتا ہے
لکھاگرتا ہوں بیدم حرب و ق پنام حضرت کا
نکاب و عطر خواں اکے کاغذ پر چھر گرتا ہے
کہاں ہو اوسیجاںے خبر تو اپنی گشتی کی

۲۲

لیوں پر جان آئی ہے پڑا بیدم سکتا ہو
دیکھ کر اس رُخ روشن کی مینا آج کی رات
ماہِ خملت سے تہ ابر چھپا آجھی رات
ساری راتوں سکھے رتبہ میں سوا آجھی لات
ہو گی مقبول جو مالگیں گے دعا آجھی رات
عشق گیوئے رسول عربی ہے جن کو
پڑھتے ہیں سورہ والیل ادا آجھی رات
چاندنی پھیلی ہوا بھم میں نلک پر روشن
اُڈھکر نوکی آئی ہے رہوا آجھی رات
روزِ مشاہی پلانی کھتی جو سپائی نے میں
ساقیا پھروہی میں ہم کو پلا آجھی رات
دیکھ کر آپ کو معراج میں آدم نے کہا
تیرے گیوئے مغفرہ فدا آجھی رات
بارشِ فضل و کرم ہونے کو ہے اے بیدم

۲۳

ہر طرف چھائی ہے رفت کی گھٹا آجھی رات
ہر طرف غل کس لیے مصل علی کا آج ہے
عرش پر جاتے ہیں حضرت کیا شبِ معراج ہے
شادہ ہر فرد بشر ہے ذکر ما یوسی کہاں
دیدم وسی کا نہیں لایا خب معراج ہے

عین کی جرم نے محوب دا اپ ہیں یا بُنی دُنیوں جہاں تیا آپ ہی کی ناج ہے
 چشم میں سرکار کی ہے کھل بازانِ البصر سر پر لواک لما کا آپ ہی کی ناج ہے
 شکر ہے بیدم کا کھلاتے ہیں ہم انکے فیقر
۲۹
 ہر بشر عالم میں جنکے فیض کا محتاج ہے

آئے سلطانِ اُسل فخر رسول ہو کر گئے قربت میں ٹبری دھوم سے انساں ہو کر
 پیشوائی کو چلو بدلے ملائک باہسم آئے محوب خدا عرش پر مہماں ہو کر
 عازِ ہم عرش محلی بٹھے جس وقت رسول قلعہ کہا جرمی سے تم بھی چلو شاداں ہو کر
 بوجے کیا تاب اگر بال برابر بھی طرحوں میں تو صدرہ ہی پر مسکا ہو دوابیں ہو کر
 نہیں معلوم کہ کب آپ مدینے بلوائیں
 کیوں ڈریں گریں خود شید قیامت کے دلا
 سجدہ حضرت آدم سے جواب میر لعیں
 ہوا منکر تونک لایکی سشیطان ہو کر
 زندہ پانی سے ہر کسی کر خدا کی تقدیرت درخوش آپ بنا قطرہ نیساں ہو کر
۳۰
 یادیں اس سلب میگوں کی جو رو یا بیدم
 اشکِ آنکھوں سے گرے لعل بختاں ہو کر

سلام در مدح حضرت خواجہ امیر المؤمنین امام العالمین اسد اللہ
 الغالب علی این ابی طالب کرم اللہ وجہہ
 السلام اے خود چشم انبیا السلام اے شمع بنہم ادیا

السلام اے نایبِ خیرالورا السلام اے شاہ اقبالِ رضا
 اسلام لے تاجدارِ مل آئی اسلام لے دالی ملک صفا
 اسلام لے پائی عرشِ عظیم اسلام لے دکن ارباب قبیم
 اسلام لے رازِ دارِ مصطفیٰ اسلام لے خاص یارِ مصطفیٰ
 اسلام لے عالمِ علم بناں اسلام لے رازِ دارِ گن بگان
 اسلام لے باعثِ اظہار فقر اسلام لے فخرِ اسراف فقر
 اسلام لے شرحقِ مشکل کشا اسلام لے بادشاہِ لاقی

۳۱ غزل

خدا کی خدائی کا دارش علی ہے بغیر اسکے دکوٹے بے کلی ہے
 مری مشکل آسان کر شاہ والا تو مشکل کشا بے خدا کا مل ہے
 ہم کبھی بھینی چلی آرہی ہے کہیں تو وہ زلفِ منبر کھلی ہے
 پھر کو بکو جی کہیں بھی نہ بہلا مجھے تو خوش آئی تھیاری گلی ہے
 کوئی آکے بیدم مرے جی سے پوچھے

۳۲ تجھے کیا خبر کون ہے کیا علی ہے

غزل در مناقب حضرت امام علیہ الصلوٰۃ والسلام

یہ تو اکثر دہن شاہ زمیں سے نکلا کامِ امت کا حسین اور جس سے نکلا
 جب حسین ابن علی اپنے دہن سے نکلا اقدام کیلئے سب تے تھیں تو نکلا

گوئیں بیمار ہوں پر ساتھ چاوتگی بابا
شب کو شادی ہوئی قاسم کی محنت ہے
دھڑک شاہ پر ہمایات تھی کیا ظلم و ستم
بوعکے فرمائے گئے تجھشِ امت کی دعا
میرے بابا مکے اصغر کو دکھا دو اللہ
ظلم پر ظلم ہی کرتے ہے خالم لیکن
شہ کی ماحی کا بیدم جو بھرا دم ترنے
۳۳
مطلوب روز جزا شعرو و سخن سے نکلا

در در حضرت محبوب سجافی قطب ربانی غوث الاعظم محبی الدین
شیخ الشیوخ سید عبدالقادر جیلانی قدس اللہ سرہ
اسلام لے غوث الاعظم اسلام اسلام کے شاہ عالم اسلام
اسلام لے غوث زیوال اسلام اسلام کے شاہ شاہ اسلام
اسلام لے شاد خوب اسلام عاشقوں کے دین اور ایسا اسلام
اسلام لے رونق باغی رسول اسلام لے خلیلستان بتوں
اسلام لے درد بیسم کی ردا
۳۴
اسلام لے دروپنہاں لا دوا

یاد آتی ہے مجھے جسم ادا کے غوث پاک جو نکلا ملتا ہوں میں بھکر شکو ہے غوث پاک

دل ندا اونا نکھو جو محو تارے غوث پاک
 ہر شجرے وجہیں مت اولے غوث پاک
 آنکھ کیا وہ جو نہ محو تارے غوث پاک
 کوئی جاہو جہاں پر آپ کا چرچا نہیں
 چوم کر سکا پناول تارج آنکھوں سے ملوں
 روز بھر یہ ملائک غل کرنے کے دیکھ کر
 یا تو میرے زیر صرنگ در دالا رہے
 یہ حیناں جہاں کیا میں اگر آجئے حور
 لامکان ہو آپکی منزل مرادل پا بیان
 مجھ سے نا بینا کو بینا کر دیا اصل علیٰ
 رہ براہ حقیقت دستگیر خاص و عام
 آپکی الفت میں میری جان بھی جماعت کیا
 خواب میرا کوں ہو تھا بزر لینخا سے عزیز
 شکر ہے بیدم کہ ہم بھی شاہ وارث کے طفیل

۳۵

اے شہر دوسرا حضرت غوث الشفیعین
 زینت ارض سما حضرت غوث الشفیعین
 اے در بھر سما حضرت غوث الشفیعین

دین دایاں مرقبہ و کعبہ میرے خاص محبوب خدا حضرت غوث الشفیعین
 تمہارے علیٰ سے اسکے بھائی کہیں نہ کے مریض کیجئے میری دو حضرت غوث الشفیعین
 شرم آئے ہے کمال جاؤں میں حما لیکر تیر کہاں کے لہذا حضرت غوث الشفیعین
 یہ چھاپ اب تو دکھا دوڑخ زیبا کی جملک مجاہد بھی پھر خدا حضرت غوث الشفیعین

اتبودم آگیا تبیدم کا لبوں پر آؤ

۳۶ آؤ آؤ میں مرا حضرت غوث الشفیعین

ہوا ہے شیخستہ سادا ناما غوث الاعظم کا جمن یگل کی ہر بلی ترانا غوث الاعظم کا
 نشان باقی نہیں مطاقِ دولی کا فضل لاسک
 ہوا ہر جب سے مجھے دلیں آنا غوث الاعظم کا سرپاکی حکایت میں صلی پاڑو جانا ہوں
 مجھ جبت دا ماہر فنا ناما غوث الاعظم کا حیناں جہاں تیر نظر پھینکیں تو کیا ہوگا
 بنایو یہل مخزوں نشان غوث الاعظم کا جو وقتِ جان کنی نقشہ ترے اور ان کا بگڑے

۳۷ تو بیدم دل میں تو نقشہ جانا غوث الاعظم کا

مدح حضرت سلطان العارفین خواجہ خواجگان ولی الہند
 مولانا مشریف زاد معین الدین حشمتی قدرس المدرسہ

اسلام اے خواجہ ہندستان اسلام اے وارث کون قمگان
 اسلام اے خواجہ کل خواجگان اسلام اے چارہ بیچارگان

اَسْلَامُ اَے غُزِرَوں کے غنِگارِ
اَسْلَامُ اَے رہبر راہِ صفاٰ اَسْلَامُ اَے بادشاہِ اعفیاٰ

اَسْلَامُ اَے سیدِم بیدِم کے دم

۳۸

اَسْلَامُ اَے مجمعِ جود و کرم

مرے ول کو نگی ہے تھاری لگن یا خواجہ معین الدین حشمتی
کہلانا ہوں آپ کا شاہ زمن یا خواجہ معین الدین حشمتی

دہی سر ہے کہ سودا ہو جس میں بھرا ہی ول ہی جو ہو کے تھا لارہا

دہی آنکھ جو دیکھے تھارا ہمین یا خواجہ معین الدین حشمتی

نہیں جیں بچتا آماکدم ترے بھر میں اے حشمتی لقی

کب تک میں پھرول مارا بن بن یا خواجہ معین الدین حشمتی

پہ بھرگی جانے نہ در وجگر نہ دو اسی کسے کوئی اپنا اثر

جلما آتشِ عشق میں سب قن من یا خواجہ معین الدین حشمتی

۳۹ وہ میں مجھے دیکھے سیدِم ہوں تم سمجھ میں ٹویں تم میں ٹوں

اور بول آٹھے ہر عشق و بدن یا خواجہ معین الدین حشمتی

پڑا اب تیرے در پر میرے خواجہ بغیر بھر چکا آوارہ در در میرے خواجہ لے خبر

مع رنخ والم میں گھر گیا میں الیات اب کدھر جاؤں ملکنگر میرے خواجہ لے خبر

س قن لا غر کو آئے تیرے کو جس سے صبا اور لیجائے اڑا کر میرے خواجہ لے خبر

اس سے کیا نہیں نہیں وہ مگر بھرپورا کہ تو دیکھو باد صحر میرے خواجہ نے خبر
 بیدم خستہ ترا در چھوڑ کر جائے کہاں ۳۰
 شاید اُٹھنے بھی تو مرکر میرے خواجہ نے خبر

مدرسہ وارث پاک

اَسْلَامُ لِيْ مُنْدَارَىْ كَمَالٍ اَسْلَامُ لِيْ رَوْقَبِ زَمَنِ جَمَالٍ
 اَسْلَامُ لِيْ صَدَرْ بَزْمِ اَهْلِ نَازٍ اَسْلَامُ لِيْ فَارَثُ عَالَمِ نَوَازٍ
 اَسْلَامُ لِيْ مَعْنَى آيَاتِ عَشْقٍ اَسْلَامُ لِيْ نَاطَقُ كَلَامَاتِ عَشْقٍ
 اَسْلَامُ لِيْ صَاحِبُ مَعْرَاجِ عَشْقٍ اَسْلَامُ لِيْ زَيْبَكْشِ تَلَاجِ عَشْقٍ
 اَسْلَامُ لِيْ كَجِيْهِ اَهْلِ نَيَازٍ اَسْلَامُ لِيْ قَبْلَهِ هَرَاهِلِ رَازٍ
 اَسْلَامُ لِيْ عَكْسِ حَسْنِ مَصْطَفَىٰ اَسْلَامُ لِيْ سَايَهِ ذَاتِ خَدَا
 اَسْلَامُ لِيْ وَارِثُ اَرَثُ عَلَىٰ

اَسْلَامُ لِيْ حَضْرَتُ وَارِثُ عَلَىٰ آج دریادلی تو اپنی دکھانے ساقی
 میں کدرے کی بخھے اب راہ تباہے ساقی مے کی میخواروں میں اک نہر ہوادے ساقی
 دری و مسجد کے کچھیڑے سوچھڈا دے ساقی دیر و مسجد کے کچھیڑے سوچھڈا دے ساقی
 ہوش گم ہوں وہ مئے ہو شریادے ساقی ما سوا اپنے بھمنی ل سے بھلا دے ساقی
 پھر وہی قول آج نادے ساقی ایک پایا نے میں ان سب کو جھکانے ساقی

یہ بھی مقدر ہے تھکو کر تو اک ساعت میں جکو چاہے اُسے منصور بنارے ساقی
میں بلاؤش ہوں یوں کب مری سیری ہے جام کو رکھ دے ادھر خرم کو لٹھا کے ساقی
روز فردا کا تو اللہ نہ تاب طالادے جو پلانا ہے ہم آج پلا دے ساقی
چشمِ محمد سے ہوا یک نظر مجور پر بھی
سیر منھل ایق ساغر جو نہیں جو نہ ہسی
دین دامیان دل جان عقل غریب ہو جو ساقی
تیر اسخانہ بہے لاکھوں برس تک آباد
نک جو اک بوندھی مانگیں تو گہنکاریں ہم
تو تو قادر ہے مری علیح سے محجور نہیں
مجھ سے کم ظرف کو منجانے میں عزت سخشنی
آج تو تھوڑی سی ہکو بھی پکھانے ساقی
آج ہم حقیقی پئیں ہکو پلا دے ساقی
جس کو جو چلے ہو دم بھریں بنادے ساقی
دا در حشر مجھے اس کی جزا دے ساقی

ہو کے بیدم بھی ترا دم بھر دل اورست رہوں

۳۲ مے کے بدلتے میں اگر زہر پلا دے ساقی

جنال بحق بخ روشن کی تاب میں دیکھا
ہزار جاؤں کا جلوہ تاب میں دیکھا
ادھر طہور ہوا اور ادھر تھے معدوم
وجود عمر داں کی حساب میں دیکھا
چپائے ملٹی یہیں دہ منھن تقاب میں دیکھا
بزردار دل طالب دیدا ہیں کھڑے در پر
بھیثے اسکو اسی انحراف میں دیکھا
جو ذرے میں ہے وہی آنتاب میں دیکھا
تمھارے عارض روشن کا جان جان جلوہ

کوئی سرور میں ہے اور کسی کو سیروشی مزایہ ساتی کے دوار شراب میں دیکھا
الٹھاچوپ تیعن تو محل گئیں آنکھیں خدا کو مرشد عالم بخاب میں دیکھا
نظر نہ دیر میں آپا نہ یار جھے میں چھپا بہادر خانہ خراب میں دیکھا
نہ پوچھو پری میں کچھ کیغیت جوانی کی تباڈیں گیا تھیں جو کچھ ثواب میں دیکھی
مزایہ بارہ انگور میں کہاں بیدم جو تم نے خون جگر کی شراب میں دیکھی
ہد کو قبر میں آئیں گے حضرت فارث

۳۳

جو بتلا سمجھے بیدم عذاب میں دیکھا
جمال میں پیر حق نما کے شیخہ شاہ عرب کو دیکھا

ہوا یہ حق البرقین ہم کو جوان کو دیکھا تو رب کو دیکھی
حضور مرآۃ احمدی میں جو دیکھو پائیں تو پولیں قدسی

پھر آنحضرت کے اصرارِ محبت کے رہراؤں کو
سنا بھی اور دیکھا بھی ہے اکثر رہ محبت کے رہراؤں کو
اُسی کی حاصل ہوئی سرت کہ جنے رنج و تباہ کو دیکھا

نظر جو کی صفتیں ہے ہم نے ظہور مساعی کا تھا سراسر
کھلی سبب کی سب حقیقت جو غور کر کے سبب کو دیکھا
گرم کیا پیر منج نے بیدم کہ خود مکے شوق کو بڑھا کر
مالیا خاص طالبوں میں بڑھا ہوا جنوب کو دیکھا

۳۴

شان کیا فارث کی بے ادنی نگو اعلیٰ کر دیا
 دیکھتے ہی دیکھتے میں کیا کہوں کیا کر دیا
 کہہ منیں سکتا کہ تم نے کیا سے کیا کیا کر دیا
 راز مخفی کو تجویں نے آشکارا کر دیا
 خود احمد بنکر کے احمد میں ہوئے جلا دہ نگن
 آپ ہی بزرگ زینا اپنے ہی عاشق بنے
 چشم میں سرکار کی ہے کھل مازاغ المجر
 تاپ کیا عینی کو ہے محشر تک زندہ کریں
 بولی یوں بلبل کے لے صیاد میں میکن بھتی
 مردہ صد سالہ زندہ گرنے بے قم کہے
 ۵۵ اُن رے شوخی مار کر تیغ نگاہ ناز سے
 بادہ وحدت پلایا نے
 کی تجلی تبکدرے میں آن کر
 کیا مزہ ہے آپ بن کر ہوشیار
 ہر طرف تیغ نگار ناز سے
 دیر سے مطلب نہ کجھے سو غرض
 خاک میں ہم کو ملا کر دیکھتے

تھا جو دیوانہ اُسے عرش معلیٰ کر دیا
 بس کچھو لیجے کہ اُک قطرہ کو دریا کر دیا
 دیر کو اے کعبہ دیں تم نے کعبہ کر دیا
 خود تماشا فی بنے ہم کو تماشا کر دیا
 آپ ہی اپنا قلب لیں وظیح کر دیا
 مصر کے بازار میں یوسف کو رسوا کر دیا
 جھڑٹ دیکھا نظر سے اپنا شیدا کر دیا
 جلکوکشہ یار نے زلف دو تما کا کر دیا
 کس لیے بر باد میرا آشیانا کر دیا
 نام اپنا سارے عالم میں سیحا کر دیا
 عمر بھر کے داسٹھے بیدم کو رسوا کر دیا
 ہوش سے مجھ کو گنوایا یار نے
 دیر کو کعبہ بنایا یار نے
 سکو دیوانہ بنایا یار نے
 سیکڑوں کا خون بہایا یار نے
 سارے جھگڑوں سے چھڑایا یار نے
 حمام خاکی پہنایا یار نے

گاہے بیدم کر دیا چھنوا کے خاک

۷۶ تخت پر گاہے بٹھایا یار نے

معترض ہوں تو بلا سے ہوں شروع دلے جو کو کہتے ہیں خدا یار محبت والے
شل موسیٰ کے وہ غش کھا کے گراہیواڑا
جسے دیکھا تھے اور موہنی صورت والے
پوچھتے ہیں تجھے کرتے ہیں پرستش تیری
تیرے کھلاتے ہیں سب نہیں طرت دلے ہے میرخیس قدموں کا تھا کس سجدہ
حق تو یہ ہے کہ وہی لوگ یہ تھمت والے لا کھ پر دوں سے تریاگر لے پرده نشیں
دیکھہ ہی لیں گے تجھے تیری محبت والے کیا پانی ہے جھاکتی ہوئی پیانے سے
ساتیا سجو متے پھرتے ہیں ترے متوا لے چلکیاں لیتے ہیں راد رہ کے مرے سینے میں
لیگے ہیں جو دل انداز شرات والے کل تو منجانے کے پڑا ہیں مہذلے تھے

ہم بغل ان سے جو محشر میں ہوا یہ بیدم

۷۷ رشک کرنے لگے سب مجھ پر قیامت والے

ہے دیر و حرم اور کلیسا مے دل میں میں کہہتیں سکتا کہ ہر کیا کیا کے دل میں
کس ناز سے بے پرده وہ آیا مے دل میں جب غیر کواس بست نے نہ پایا مرے دل میں
آجھر و سجف کر بوجا بلایا باستہ و دیوا لعنتا دھے اور شیرب و لبلحی مے دل میں
ان حسرت دار مان دتنا کون کا لو تم آگے مرے قبلہ و کجھہ مرے دل میں
جس شے کو کیا یاد دہ آئی مھے آگے کھلتا ہیں یا ذکر ہر کیا کیا مے دل میں

دو کے جو ایخ پاس جو نکلیں سمجھی تو کیونکر ارماؤں کو ملتا نہیں رہتا مے دل میں
ہے پس نظر سرہ داشش کی تغیری یا صورت جامان کا ہونفشا مے حل میں
اے حسرت دیدار میں لوں تیری بلا میں باقی نہ گئی کوئی تنا مے دل میں
دل کیا دیا یا بسیدم کہ میبست میں پڑی جان ۲۸

حضرت نے کیا غون تنا مرے دل میں
زور ہوش گیوں خدارا الٰہ ہوئخ سے نقاب دارث
ازل سے ہوں آپ کا شناسانہ کیجئے اب جیاب دارث
بیوں اپ ہے گھٹ کے جان آئی نہیں ہے اب طاقت جدائی
بہت ہی مختصر ہوں اب تو مجھ کو بلا لے دیوے شتاب دارث
میں تیرے نازداوا کے صدقے بتا دے بھر خدا تو اتنا
تری جدائی کا اب یہ کب تک رہیگا مجھ پر عذاب دارث
بہت پر لشان ہوں مثل سبل ہوا ہے کاکل کا جب سے صودا
سی تیری نیرنگیوں کے نہد قیے یہ دور کر ہیچ دتا ب دارث
گرد میں کیا شکر ترا مولا ہوا تو اس لمیں جاوہ فسر ما
یہ اجزی بستی بسا تو نے کرم کیا بے حساب دارث
دو شان اعلیٰ ہے تیری مولا کرتا ب خامہ کو کیا جو نکھے
جہاں کے سلطان ترے گدا ہیں عجب ہے تیری **ہنچیج** دارث

میں گوہ بدل کار و رویہ ہوں بنا ہنا تو ہے کام تیرا
چھپا لے اب دامنِ کرم میں کہوں گالندز حساب دارث

مجھے بھی اے ساتی دو عالم وہ مے پلا پھر غوث الاعظم
چڑھی نشہ محیت کا تیری رہوں نہ مست بباب دارث

وہ سرے ہو جس میں تیرا سودا وہ دل کہ ہودانغ کی تنا
جور شک منخددم میں کر دے پڑھائے ایسی کتاب دارث

نہ ہوش ہو گوں ہوں کہاں ہوں نہ کچھ فنا و بقا سے مطلب
سیں دونوں عالم کو محو دل سے پاٹے ایسی شکر دارث

نیصب جانگے چو سوئیا میں شب جدائی میں تنگ آ کر

۳۵
کہا کسی نے کہ دیکھ بیدم وہ آئے میں بے نواب دارث

دیر و مسجد میں پھر آنا اور ہے کوچھ جاناں کا جانا اور ہے
زاہدوں کا نذر ہب ملت ہے اور یہ طریق عاشقانا اور ہے
اپنی اپنی کہہ چکے ہیں ان سے سب اک مرا باقی فانا اور ہے
کوچھ جاناں میں رکھیں گے قدم ہاں اگر کچھ آب و دانا اور ہے
اب وہ بھلی باقی ساری بھول جا

۵۰

دیکھ بیدم یہ زمانا اور ہے

آن سے کہیں بخوبی مگر جو ہجبا یاد رہے تاکجا ہجھیں میں مری بر باد رہے

خانہ دل حرا دیاں رہے بُر باد رہے اس سے کیا کام اسے گھر غیر کا آباد ہے
 ساقی اخیر تری اور ترے مخواہ دل کنیر فے کوئی جام ترا میکہ آباد ہے
 اس دلے زخوں پر چھپ کے نک قات نے خجراں کا پچھ دن تو مزا یاد رہے
 ہر گھر می ہیش نظر ہو ترمی تصویر خیال خانہ دل ترے نک دے آباد رہے
 نک کے بعد ہم ہیں مجھے دفن کیا پھولتا پھلتا الہی مر اسیاد رہے
 تو نہ باز آستم و ہور وجہ سے ظالم تجھ کو کیا شاد رہے یا کوئی نشاد ہے
 کم سے لخت بھی کسی کو بھی کوئی مرتا تھا کم ہیں یا اگر انہی تھیں یاد ہے
 تو دل آنار جنا جو ستم آرا شیرا شاد کیوں تجھ سے کسی کامل نشاد ہے
 دہ اگر ظلم رفعت کے نہ ظالم مجھ پر یوں مری کھات جس چرخ ستم ایکا دیے
 زخوٹی موسم گل کی نہ خزان کا گھر کا سورت سرد ہم اس باغ میں آؤ رہے
 ظلم بیدم نہیں ہوتا بت سنگ کا کم

۵۱

تا کجا بند کسی کا لب فریاد رہے
 مصحف رخ دکھا دیا ہم کو جو پڑھا تھا بھکار دیا ہم کو
 لذت درد بھرنے اے یار یا ہیں کیا مزا دیا ہم کو
 ہم کہاں اد کہاں بول کی یاد دل نے کا فربنار دیا ہم کو
 تو نے انکھیں ملا کے خارت گر سست و بے خود بنا دیا ہم کو
 اب تو نہتے ہیں غیر بھی ہم پر عشق نے کیا بناد دیا ہم کو

ہم نے دیدی تھاری یاد میں جان تم نے دل سے بھلا دیا ہم کو
 خوب امید وصل نے شب اجر تھیکیں دے کر سلا دیا ہم کو
 بُت پر دُشیں نے پروے سے ہو کے ظاہر چھپا دیا ہم کو
 آپ بھرنے لگے رقب کا دم ۵۲

اور بیدم نبا دیا ہم کو

مرے کشور مل کے سلطان وارث مرے دین اور میرے ایمان وارث
 کہیں کس سے ہم جو تجھے جانتے ہیں کوئی ہم سے پوچھئے تری شان وارث
 وہ بھولیں گے کیونکہ رہ عشق ایدل کجن کا بنائے نگہبان وارث
 ہر اک رنگ میں بھجو پہچان لوں ہیں بتاوے مجھے ایسا عرفان وارث

مجھے دے کے دم تو نے بیدم بنایا ۵۳

تری شان والا کے قربان وارث

جز قریب مال زر سکار پر زندگار کرتے ہیں قد اہم سبھی دل جاں آپ پر بگار کرتے ہیں
 تھمارے ہی تو سب بی و حرم میں نام لیوا ہیں تھاری ہی پستش کافروں نیڈار کرتے ہیں
 دریش غذایت انکا رہتا ہو کھا اہر دم بلائے میں مکے بچکر لئے اصل رکتے ہیں
 جسے البتہ ہو آل سیدا براۓ ایدل حمایت اسکی بیٹھ کھیڈ کر کتے ہیں

ہیں آنکھیں گھلی ہیں قبریں یہ بے سبب بیدم ۵۴

ہم اپنی سرست دیدار کو اغفار کرتے ہیں

تھیں تم ہو سکیں بد نام کرتے کیوں ہو تو تو میں یہ زمانے سے کہاتے کیوں ہو
 ہئے مانا تھیں جشت نہیں کے حضرت دل
 تم اگر پڑھیں ہو توہنہ پڑھے ہیں
 جان کر طالب دیدار ہیں اے وارث
 طالب دیدیں بے دیکھے توہنے کے ہیں
 شوق سے تذکرہ غیر مرد ڈر کیا ہے
 کشہ ناز جسے ہیں مجھیں مگے اُس کے
 تم ہو مختار جہاں چاہو بناو مسک
 ایک حسرت تو خوب مصل نکل جانے دو
 تم جو کہتے ہو ہیں فخر سیحانہ کہو
 عشق کو جلتے ہے مرض دق بیدم

۵۵

روگ پھر جان کو اپنی سر لگاتے کیوں ہو
 کیوں نہیں دیوے میں بلواتے ہیں آپ
 طالب دیدار گومنے کے بعد
 خوبی عشق حقیقی جب بڑھا
 پھوڑ کر دو دو پھر تھا نجعے
 ۶۰ کی اخطا بیدم سے اے وارث ہوں
 کیوں تصوریں نہیں آتے ہیں آپ

سایا انس ہے ہم کو کسی مستانے سے
ہنس کے گئے ہیں جو کہتا ہوں کہ مزاوں کا
جان جائی ہے کیا غم ہے مگر اے ساتی
نزع کا وقت ہے دم گھٹتا ہے درجاؤ گے
جے پے تو نہ تلیں گے دم منجائے سے
ہائے کیوں ہٹ نہیں جاتے مرے سرپاںے سے

سب کو بخولا جھے بخولا نہیں بیدم ساتی

۵۷

کون بیوش کے گاڑے مستانے سے

رضاکی مجھے راہ تبلانے والے طریقہ محبت کا سکھلانے والے
پریشان نہ کر زلف بکھرانے والے
چلو جاؤ ناچھ کر د کام اپنا
باتے ہیں والوے جنیں چاہتے ہیں
اسی درپے سر پھوڑ کر جان دیں گے
دم نزع تو آکے صورت دکھانے والے
وہ کہتے ہیں ہنس کر کہ بہکونہ صاحب
با آگے بیدم کو راہ حقیقت

۵۸

کب خڑے تو اور راہ تبلانے والے

رسوانی میں کبھی عشق سے آئے نہ باز ہم
کیجے دھنی ہیں بات کے نبہہ نواز ہم
جنما پسند تھا ہیں وہ سمجھی قبول ہے
کس کے نیاز مند بنے بلے نیاز ہم

ہوں واخواہ دا قدر محشر کے سامنے اتنا بھی چاہتے نہیں انشاء راز ہم
دل میں خیال آنکھوں میں تصویر یار کی بجے میں پڑھ رہے ہیں تبوں کی نماز ہم

بیدم یہ اشک جسم سے کامل یقین ہے

ظاہر کریں گے یہ جو چیزاں میں گئے راز ہم ۵۹

رہے جان قابل میں کس کے سہائے نہ قابوں میں دل ہے نہ تم پاس پیارے
چلاوں جو ہلاؤ سے ارمائ پکارے کہو تم اکیلے کہاں کو سدھائے
یہی رسم الافت ہے اے میرے پیارے
کسی کو خبر کیا جو وعدے توئے ہیں
مجھے یاد آتی ہیں باتیں تھاری دہ جادو بھری ہیں نکا ہیں تھاری
وہ تھائے ہوئے دل چلتے آئیں یار ب
مجھے روئے دیکھا تو گھرا کے بولے دہ بیدم جنمائیں کریں لا کھ تجھ پر
مزاتو ہی ہے کہ تو دم نہ مارے ۶۰

اب ترا پانہ د گیو ہونہیں سکتا فرار پختے ہی تیر نظرے کر دیا تو نے شکار
الفت مژگاں بیسیں جوداٹ دلپہ انکار داع غائب ہیں یہ چھپے ہیں کچھ لکھا گئیں خار
قتل کے ذن حلق سے بولا ہر ک غضوب بن جوم لینا میری جانب سے بھی یعنی آبدار

لے دہی لیلی ترے مجنون کی وہ تو قیر ہے
دشت میں جاتا ہے تو سر پر قد مر لیتے ہیں خار
کا کل مشکیں کے سودائی کی یہ بھیان ہے
جھوٹ جاتا ہے تو کہتے ہیں ادھر سب مار
ان کی زلف عنبریں کا جسکو سودا ہو گیا
کیا اسے خوش آئیں کچھ خوب شوئے نہ تمار
کہیو اے قاصد جو وہ نام و نشان پوچھیں مرا

۶۱

نام ہے بیدم لقب ہے عاشق سینہ فکار

ہم رہے دنیا نہ دیں کے کام کے
آکے کہتے ہیں دل ناکام کے
ہم ہیں بندے عشق نیک انعام کے
یہ جہا جھکڑے سے کفر اسلام کے
نکھے چلتا خاک اڑانا رات دن
کام ہیں یہ عاشق ناکام کے
غیر کو اپنا سمعتے ہیں حضور
حمدتے جاؤں اس خیال خام کے
حمدتے ہیں سو جاں سے شیخ دبرہن
ای شہ دار شہزادے نام کے
بیدم و بیتاب و بیدل بستار
نام ہیں یہ عاشق بد نام کے
تم تو بیدم سخت ناکارہ ہو یار

۶۲

جانتے تھے آدمی ہو کام کے

لکڑا اگر پیٹھے تیرے بدن سے نکلے
صل غلی کا اندر گھٹ کے دہن سے نکلے
شکوہ مگر نہ تیر ایسے دہن سے نکلے
دل میں مرے گزر کر فواد ہی سن سے نکلے
تیر نظر تھاۓ آئے ہوا سے آگے
ساقی وہ منے پلا دے جو عمر بھر مزا دے
عڑراز بادا ہر موئے تن سے نکلے

بُنَا ہائے غم میں رکتے نہیں کسی سے دل سے ہمایے نکلے چرخ کہن سے نکلے
ہرگز نہ کوئی چاہے فرقت میں بٹے کا کمل مطلب اگر کسی کا بوجے سمن سے نکلے
بے چین ہوں لحد میں پڑا نشیں کے غم میں ۶۲
بیدم یہی ترانہ ہر موئے تن سے نکلے

دریاۓ عشق وارث طوفان اٹھا رہا ہے کشمی دل بڑا بول الکھوں ڈبو رہا ہے
پرف میں چپ کے نال میں باتیں بنارہا کے دل یکے لئے ترانی ہم کو ستارہ رہا ہے
صورت میں میری اپنا نقشہ جما رہا ہے خود ہرہ رہا ہے ظاہر مجھ کو چھپا رہا ہے
بُت ہم سے اپنا کلمہ بیدم ٹپھا رہا ہے اک غبہ خدا کو کافر بنارہا ہے
دم گھٹ رہا ہے بیدم آنکھوں میں آ رہا کے دل بھی تڑپ تڑپ گر مجکھ تارہا ہے
پھنسدے میں پھانسی ہے بیدم منغ دلکو آئنہ رکھ کے آنگے زلیخیں بنارہا ہے
عینی سے جا کے کہدے کوئی کہیجو جامیں دہ شوخ گالیوں سے مردے جما رہا ہے
دل دین اور ایسا جبے چکا تو کافر اب جہاں کا قیال ہم سے لکھا رہا ہے
خود بول کرنا الحن سولی پہ جا رہا ہے خود بول کرنا الحن سولی پہ جا رہا ہے
صورت میں میری تیرا کیونکر نہوئے دھوکا میزشان مجھ میں لے یار کیا رہا ہے
اے ناخاۓ نال ماب ڈو دتا ہے بیدم ۶۳

دریا میں اس کا بڑا پھر ڈگنا رہا ہے تھیں ڈھلیع انوارے وارث مکے مولا
جیب حق کے ہو دلدارے وارث مکے مولا

پلا کر جام عفان تم جنگیں بیو شکر تے ہو
 بلا شک ہے وہی رہیار لے وارث میرے مولا
 گدا کو ایک دم جیسا آپ خداونی بناتے ہیں
 سخنی ہے اپنی سرکار لے وارث میرے مولا
 خدا نے آپ کو درشن غیر اسریا بنایا ہے
 ہنسی مخفی کوئی اسرار لے وارث میرے مولا
 سوا حضرت کے جا کر حال دل کسے کہے تبیدم
 ۴۵

چو کچھ ہیں آپ میں غنوار لے وارث میرے مولا

مجھے مارچا ہے چلا شاہ وارث
 میں خوش ہوں جو تیری فنا شاہ وارث
 اڈا کر دہاں اے جما مجھ کولے چل
 جہاں پریں روت فرا شاہ وارث
 گزرتے ہیں جو مجھ پر فرقت میں صدمے
 وہ اظہار میں تم پر یا شاہ وارث
 نشان دوئی دل میں باقی نہ رکھا
 ہے کیا نام والا ترا شاہ وارث
 پڑھی ہے یہ تبیدم پر مشکل خدارا
 ۴۶

بنواس کے مشکل کشا شاہ وارث

ذنک کرتا ہے تو صیاد محل لینے دے
 کوئی ارمان تو بلبل کاٹھن لینے دے
 ناتوانی مجھے کروٹ تو بل لینے دے
 کل سے بیکل ہوں رائج تو کل لینے دے
 ہنس کے کہنے لگے انکھوں میں شہل لینے دے
 آج تصویر تصور میں جدائی ان کی
 دم محبت کا جو بھرتا ہوں تو فرمائے ہیں
 رہ الفت میں تو کچھ غصہ دکھا زد رانی
 آنکھوں کی راہ سے فرقت میں کلخت جگر

لیکھ رہا ہے مختصر ابھی جلدی کیا ہے

۶۷

وہ شبِ محلِ محنت ہیں محلِ لیلنے والے

حمدہ فرقت سہا جاتا نہیں لواب ہم سے رہا جاتا نہیں
ٹھان لی ہے ذہر کھا کر سورہیں پے چاہن کر جیا جاتا نہیں
نا تو اسیں اس قدر اہال میرے بترجمہ سے اُٹھا جاتا نہیں
آپ جو جی چاہے کہہ لیجے مجھے غیر کا طعنہ سنا جاتا نہیں

بے طرح گھیرا ہے بیدم ضعف نے

۶۸

دو قدم بھی تو چلا جاتا نہیں

جو آب و تاب پائی شاہ خوبیں تیرے دندان میں

چمک دکھی نہ گوہر میں نہ سولعل بخشان میں

کوئی چانے نہیں دیتا ہے مجھ کو کوئے جاناں میں

وہ دیوانہ ہوں دشت لے پلی آخر بیا باں میں

دلادر ہے دل پر غم نکاہِ ناز کے تو نے

ہزاروں تیر کھائے منھ نہ موڑا غم کے میلان جیں

فراقِ جان دل اچھا نہیں معلوم ہوتا ہے

گیا ہے دل تو جائے جان بھی میری کوئے جاناں میں

لگیں مستی میں آگر ڈوبنے گراؤں کے متوا لے

وہ آئیں ناخدا بن کر جہاڑ بادہ نوشان میں
 خدا کے فضل سے مارچ ہوں میں آل احمد کا
 مری کس طرح سے عزت نہ ہو بزم سخنداں میں
 ۶۹ خمر لے کی میں کر بیدم خستہ کی وہ بولے
 کہ دیکھو داتی کچھ بھی نہیں ہوتا اہر انسان میں
 طالب دید ہوں مدت سے تنسائی ہوں میر بھی ہوں کی طرح آپ کا شیدائی ہوں
 اے نجما اتنی تسلی مری کر دے اللہ جھوٹ ہی کہدے کہ پیغام ترا لانی ہوں
 اس بخار جو سے بھی امید و فلہی ہے مجھ کو میں کبھی واللہ عجب آدمی سوداگی ہوں
 آئندہ دیکھو کے حیرت مجھے ہو جاتی ہے کر کا اے دل نہیں معلوم ترا شائی ہوں
 پوچھتے کیا ہومرا حال پر شیان بیدم
 ۷۰ ایک مدت سے یوں ہی باویہ پیمائی ہوں
 کیا کرے وہ شربت دینار کا ہے جو طالب شربت دیدار کا
 سکھ کرے آباد جو اغیار کا کیا بھروسہ اس سبت عیار کا
 جشنگ مک اے باریکی سے علاج ہو نہیں سکتا ترے بیمار کا
 طالب زد پر کرے سایہ ہنا مجھ پہ ہو سایہ تری دیوار کا
 ہے یقین دریائے غم سے پار ہو کھاٹ جو دیکھے تری تلدار کا
 قاصدا اس بحر خوبی سے مرے حال کہنا دیدہ خوبسار کا

کس طرح ہو دے اسے بیدم شنا

جو بُوا بیمار چشم یار کا

مالک یہ شاہ وارث نخوار شاہ وارث
گرداب رنج و غم میں کشی مری پھنسی ہے کر دیجئے خدارا اب پار شاہ وارث

اچاند کر سکس گے آئیں اگر میجا جو چشم کا ہے تیری بیمار شاہ وارث
کیونکرن بجول جاؤں ل سے غم دعلم جب میرا اپ سا ہونخوار شاہ وارث

جادو بھری کلیلی آنکھوں سے پھر خدا را باں دیکھ لو ادھر بھی اکبار شاہ وارث
بندہ کہیں بنا تو مولا گہیں کہایا تیرے عجب عجب یہیں اسرار شاہ وارث

بیدم میں دم اُسی دم آجائے میے مولا

ئُن لے اگر تھاری گفتار شاہ وارث

ہوا ہے سر میں سو دا زلف کا وحشت طبیعت کو

نہیں آرام ملتا ایک دم بیمار فرقت کو

ٹھیا ہم نے بے جیگڑا کیا اتمام حمت کو

دیا دلبر کو دل جان غیر کو آرام وحشت کو

تمھارے سامنے میں اور چاہوں ہو رحمت کو

گماں ہیری طرف سے یہ بھلا لازم ہے حضرت کو

عجب درد آشنا ہم یہیں کے بعد مرگ بھی ہم نے

لگار کھاہے سینے سے نرے درد محبت کو
 شب فرقت میں جب یاد آئی ان کی ہو گئی دشت
 نہ بہلی ہم نے بہلا یا بہت محلی طبیعت کو
 تھارے تیر کی خاطر مجھے منتظر ہے دل سے
 وہ آئے تو کلیخ اور جگر حاضر ہے دنوت کو
 جہاں جینا بھی ہو دشوار اور مرنابھی مشکل ہو
 لگاؤ بھی ہوا ہے تو کہاں اپنی طبیعت کو
 بٹاؤں دل میں سینے سے لگاؤں آنکھوں میں رکھوں
 اگر مل جائے تیرا درد مجھے رنجور فرقت کو
 پچانا شیشہ دل کا سوا دشوار پہلو میں
 جو دیکھا لٹک کر آتے ہوئے اپر طبیعت کو
 نہ سمجھے پیش و پس اب مشکل آسانی ہوئی میری
 دکھاتے ہیں کرشمہ درد مندانِ محبت کو
 اٹھاؤ تو قرا خیز ہبکا ہے سر شہادت کو
 رگ و پے میں جگر میں جان میں دل میں سکھجے میں
 رکھا ہے اتنے پردوں میں نرے درد محبت کو

اکھیں بھی قتل کی جلدی مجھے بھی دید کا اہاں

بہت انوس آتا ہے مرے اہاں حضرت کو

بھی انسان ہے تیرا فتنی پر اپنی نازاں ہو

میں ہوں مینہ پس رکیا نہ دیکھا ایری ہفت کو

ہمارا فخر تو ہے کہ بیدم ان کے کھلا میں

خودت کیا ہے شاہی کی کریں گے گی حکومت کو

نظر آتا ہیں اس طرح گزارا مجھ کو چین دے گئش تھدی خدا را مجھ کو

غیر کے ہاتھ سے مرتل نہ ہونگا قاتل پڑھ کے سمجھ تو کرتل دو بارا مجھ کو

ہی دو دم ہے تو مجبوری سے الدن آخر جان دینے کے سواب نہیں چارا مجھ کو

ہو گی جب کہ ترمی زاف چلیا کہا اسر لوگ سب جلتے ہیں اہل انصارا مجھ کو

یہ وہ دریائے محبت ہے کہ دیکھا ہر سو نظر آتا ہیں اے خضر کنارا مجھ کو

رہے ساقی مرا آباد خدا یا جس نے ایک ہی جام سے شیخھیں اٹا را مجھ کو

بائے عقبی کا نہ کچھ کام بنایا بیدم

غم کھتی ہے کہ غفلت میں گزارا مجھ کو

لیلی کو یار تو نے مجنوں جنکے مارا قیس شکستہ دل کو در در پھر کے مارا

پھر اپنے سکھوں کا سر کو ہکن کا کرنے مفسور سے انا الحق کس نے کہل کے مارا

اے یار ترمی کیا کیا نیزگیاں بیاں ہو بت بن کے آپ ہم کو کافر بن کے مارا

گو جاں لکھی جائے اے دل نہیں فلم اسکا کر خنکار اس نے اپنا بندہ بنائے مارا
 شب بھر کھا خیال گیو میں اس نے بیدم
 اور حجع ہکورخ سے پر داؤٹھا کے مارا

۶۷

تر چھپی نظروں سے اشارہ کر چکے کام تم چورا ہمارا کر چکے
 منتظر ہے کس کی اے شمشیر ناز قتل کا وہ تو اشارہ کر چکے
 جب گرے غش کھا کے آئی یہ صدا حضرت موسیٰ ناظرا کر چکے
 دیر و مسجد سے انخیں کیا کام ہے جو دو عالم سے کنارا کر چکے
 بیدم اب محشر سے کیوں ڈرتے ہو تم

۶۸

تم تو دارث کا ہمارا کر چکے
 دُور انگھوں سے مگدل کے قریں رہتے ہیں اچھے پردے میں مجھے پردہ نہیں رہتے ہیں
 تیری محضل ہیں ہیں آیا کہیں رہتے ہیں دل سے نزدیک ہیں گو پاس نہیں رہتے ہیں
 دیر میں اور نہ دکوبیں کہیں رہتے ہیں پڑو دل ہیں مجھے گوشہ نہیں رہتے ہیں
 نغمکن فیگون اور صدائے انخدہ بنکے بلیں ہیں وہ آواز حزیں رہتے ہیں
 دیکھ کر تم گو اکیلا نہیں ہیں ہی بتا ب حضرت دل بھی تو قابو میں نہیں رہتے ہیں
 بیکرہا ہے ہی ہر تاریخ سی نغمہ جنگاو ہم ڈھونڈھو ہے ہیں ہیں ہیں رہتے ہیں

ان کا ملتا دنہ ملتا ہے برابر بیدم

اتھے ہی دو ہیں وہ جتنے قریں رہتے ہیں

۶۹

یہاں شاہ دارث وہاں شاہ دارث میں دمکان لامکان شاہ دارث
 ابھی تو مرے سامنے جلوہ گز نہ تھے کدھر میں کدھر میں کہاں شاہ دارث
 وہی اپنا قبلہ وہی اپنا کعبہ یہی تشریف فرماجہاں شاہ دارث
 خدا مہرباں اس سے سب خوش خدائی جوئے جپیہ تمہریاں شاہ دارث

خجر لیجئے اے میجاۓ عالم

۷۸ کہ بیدم ہوانیم جان شاہ دارث

کہ لاچھڑہ ہلاسے زلف سرکی پیکا یک شام نے گویا سحر کی

نکاح ناز سے گھاٹ کرے جو غرورت کیا اسے ٹنگ دیبر کی

شیخم زلف لائی ہے اٹا کر یہ چوری کھل گئی باد سحر کی

ہوئے یہی ملت پیکر بادھت خرہے پیر کے ہم کونہ سرکی

چار غمزیت کا کیا ہے بھروسہ

۷۹ تجلی ہے یہ بیسم رات بھر کی

کہیں کیحال اپنا زیست سے بیزار رہتے ہیں

شفا کیونگر ہو جسم یار کے بیوار رہتے ہیں

بہت بھم تنگ تجھے اے بت ہیمار رہتے ہیں

شب فرقت میں خیندائی نہیں بیمار رہتے ہیں

نہیں خواہش ہیں اب ہم نفس سیر گھستاں کی

ہائے داغِ دل بھی غیرت گھزار رہتے ہیں
 بہت تدبیر کرتے ہیں مگر ملنے نہیں پاتے
 کہیں کیا اگر دش تقدیر سے ناچار رہتے ہیں
 جو دیکھے بلیں باغِ جناب سوجان سے قرباب ہو
 ہائے گبیدن کے پھول سے خسار رہتے ہیں
 مگر کب چھوڑتی ہے تیری دزدیدہ لنظر دل کو
 بہت مشیار گو ہم لے بٹ عیار رہتے ہیں
 ڈرے حاسد سے کیوں بیدم کہ اسکے سر پوچب ہرم

۵۱

مشال ایرجمنت حیدر گوار رہتے ہیں
 خدا یا جو اس سگل سے خادے مری ایسہ کا غنچہ کھلا دے
 شراب جلوہ جاتاں پلا کر مجھے بھی آج ستانہ بنادے
 میں جن باتوں پہ دیوانہ بناؤ دہی ہنس نہ کے چہراتیں ناد
 گرا پھر خون دپر میں بر ق فدا پھر میرے دارث مسکافے
 اسی کی شکل وہ صورت بنے گی

۵۲

جو اپنے آپ کو بیدم مٹانے
 تیر نظر کا دارث دل پر مرمے نشانہ ہاں تاک گر گناہاں تاک گر گناہ
 وحدت کا جام بھر کر منہ سے میں گانا پڑھ اُٹھے دوئی کا دوہے مجھے پلانا

لکھن میں جا کے دیکھا بگھی میں تیری بوئے لگاتی ہیں بطلیں بھی ہر سو ترا ترانا
لکھن نہ چھوڑ پبل اگر شفیقت ہے بھل پر حسید اگر آجاٹے سو بار آشیانا
وہ جان جان تو بیدم کہتا ہے بجھو کو بیدم ۸۲
کہنے نے غم نہ کرت تو کچھ بھی کہے زمانا

ذرا خدیجہ دل کا اثر دیکھئے اثر ہونہ ہوا آہ کر دیکھئے
یہاں بن گئی جان پر دیکھئے اسخیں ہوئی کہ تک خبر دیکھئے
پڑا ہوں سر ریگزد دیکھئے پھر اگبار پار دگر دیکھئے
چلان کا تیر نظر دیکھئے ہوکس کس کماز خنی جگر دیکھئے
کھاشم وجہ اللہ کا راز جب تو پھر کیا ہے چاہے جبھر دیکھئے
رہے عشق کا کل جی ثابت قدم نہ سر کے بھی پال بھر دیکھئے
ہیں ہم تو آئیں خانہ میں ہیں جہاں دیکھئے اور جبھر دیکھئے
انما حق کہا اور وہ چلتے ہوئے چڑھایا کے دار پر دیکھئے
اکیلا میں اندھے و غم سینکڑاں ندا آپ میرا جگر دیکھئے
دزا سے ہوا اور سدا در دل تجوہ میں ہیں چارہ گر دیکھئے
کھلی جب حقیقت تو آیا نظر

ہیں ہم ہیں بیدم جبھر دیکھئے ۸۳
پھر طیعت رنگ لائی دیکھئے پھر وہی دل میں سال دیکھئے

آپ نے تیوری چڑھائی دیکھئے
 پھر کسی کی موت آئی دیکھئے
 سرخ دشمن شیر قاتل کیوں نہ ہو
 خون میں میرے نہایت دیکھئے
 اس بُت کافر کی حورت دیکھئے
 جان لاکھوں نے گنوائی دیکھئے
 عرش تک پہنچنی شہروں پی یا تک
 آہ کی یہ نارسانی دیکھئے
 دیکھئے ہیں آئینہ میں حسن کو
 تمہن آئے امر کا کیا شکوہ کر دیں
 جوش و حشت ہیں مجھے خیادنے
 کھویا سونا یہم تن کے عشق میں
 پانچ ماں ساعٹ بغل ہیں رخت زر
 بُت کریں کب تک خداں دیکھئے
 لوث کر کجھے سے دیکھیں گے غور
 کس پہ اپنک آہ ہم مر کے ہے
 عمر غلط میں گنوائی دیکھئے
 خون عاشق کی چلی آتی ہے بو
 سکلے نیخانے سے منھ پھرے ہوئے
 کوہر دنماں کے شوق دیدیں
 خون عاشق کی چلی آتی ہے بو
 طاوب دیدار کو حسیران کیا
 دل میں میرے غمگی شاچسن نے
 سب کو فکر تازہ و مفت زلف میا
 مشکل غیرے بائی دیکھئے
 سرکے لاکھوں تکلم اک آن میں
 تیرنے آپر د کی حناٹ دیکھئے

یادگیوں میں پر لیٹاں رہی نیند کل شکونہ آئی دیکھئے
شانِ زندگی ہے کہ بیدم بت کریں
کعیہ دل میں خدا فی دیکھئے ۸۴

سینہ تو چاک ہے جو گزیاں نہیں رہا دامنِ تو زخم میں ہے جو دامن نہیں رہا
دشتِ جنوں میں سبھی مراخاگی تھا پیر ہم گونگک خاندان ہوں پر عربیاں نہیں رہا
ترک ہوس نے قطع کیا درست آرزو زخموں کے پریت میں سبھی دامن نہیں رہا
تین و تبر ہیں مایار کے بیکار میرے بعد یہ سر نہیں رہا تو دہ سماں نہیں رہا
بلل کے یادگرنے کو اک درد رہ گیا وہ نگران نہیں رہا
نخا مخدودیداپنے ہی جلوے کا ہر طرف آئینہ خاندان میں سبھی میں حیراں نہیں رہا
چل پھر کے دیکھ لیجئے اب آپکے سوا نگشن میں کوئی صرد خرام نہیں رہا
جب سے ہوا ہے آپ پہ بیدم کا دل نہدا
کہتے ہیں لوگ اُسکو کہ انساں نہیں رہا ۸۵

طالبِ ذید کو حیران نہایتے ہیں نن ترانی کی خدا ہنس کے سنا دیتے ہیں
خون مشاق اشائل ہیں بہایتے ہیں تیر در پر دہ دہ سینہ میں چھایتے ہیں
ماڑکر آپ ہی پھراس کو جلا دیتے ہیں بوئے کا کل دہ جسے اپنی مونگھا دیتے ہیں
خود فراموش ہوتے ہیں جو ترمی یاد میں یاد راستہ بھولے ہوؤں کو دہ تبا دیتے ہیں
جو شافت ہیں ہیں ہیں شمام کا خوف لگایاں ہیتے پہ ہم ان کو دعا دیتے ہیں

یک پنچ کرستنے ادا مجھ کو ذرا کر بولے دل لگانے کی تجھے آج سزا دیتے ہیں
 منزل عشق نہ کس طرح ہیاں دو دیں ٹے ایک ہی جامیں منصور بنادیتے ہیں
 مند بھل پے وہ ملتا نہیں بیدم آرام ۸۴
 راہ الفت کے جو یہ خار مزرا دیتے ہیں

دل کے آفرا رسائے ہو چکے انگے ہم اور وہ ہمارے ہو چکے
 اب تو لگ جاؤ گئے سے جان جان ختم دعے بھی تمہارے ہو چکے
 سخن و آقرب توبہت ہنے سنا آؤ در پر وہ نظارے ہو چکے
 تم ہمارے ہونہ ہو لے ہیراں ہم بہر صدعت تمہارے ہو چکے

تم کو کیا کھٹکا ہے بیدم حشر کا ۸۵
 تم تو دارث کے سہائے ہو چکے

نگمت زلف نعمت بادھتا لاتی نہیں کام فرقت میں ہمارے یہ ہوا آتی نہیں
 کوئی صورت آئنے ملنے کی نظر آتی نہیں آہ بھی افسوس میری کچھ اثر لاتی نہیں
 میرے نالوں کا اثر فرقت میں انکی ٹبرہ گیا کونسا دن ہزار میں کسر دہل جاتی نہیں
 بے وفا کا جب انکی کچھ گرتا ہوں میں وہ تو شرماتے ہیں انکی آنکھ شرماتی نہیں

جب کے دل آیا ہے بیدم شاہ دارث پر مرا ۸۶
 ایک لختہ بھی بلیت میری کل پاتی نہیں
 مُنایہ ہے جس نے انسان اجناب شاہ دارث کا بنا بے دیکھے دیوان اجناب شاہ دارث کا

نہ شوق بلغ رتوں ہو نہ خون نارڈ ندھ ہے پیا ہے جب سے پیانا جناب شاہ وارث کا
وہی شمع بُداشت ہیں وہی بحکمِ کرامت ہیں نہ کیوں خالم ہو پیدا ناجناب شاہ وارث کا
تناب مرنی دیوے کا پھر جانا میسر ہو پیوں جبی بخوبی کے پیانا جناب شاہ وارث کا
بہاؤں پوچھنے والوں کو کیا نام دنشاں بیدم
مجھے کہتے ہیں میانا جناب شاہ وارث کا ۸۹

سخت مشکل ہے جسینوں سے بچانادل کا دور ہی سے یہ اڑاتے ہیں نشانادل کا
جان ہر غاشق و بخور کی لینے کے لیے کس سے سیکھا ہے مری جان کرنا نادل کا
دہ ہی دشمن ہے جو پہلویں چھپا بیٹھا ہے میں اکیلانہیں شاکی ہے زمانادل کا
میٹھے بھٹکائے ابھی بونے لگو گے پیا ہے مجھ سے للہذہ کہلاؤ فرمانادل کا
کرچکا ہوں ترے انداز و ادا پرحدتے دل نہیں جسم میں باقی ہے لمحکنادل کا
پڑھکیا جاں بھی بچانا بخیں مشکل وانہہ سہل سمجھے تھے جو وارث سے لگانا دل کا
کس پر دل آگیا بیدم کہو کیسے بستی
تم تو کہتے تھے کہ میا چیز ہے آنادل کا ۹۰

آپ کیوں دیجئے بجا ادل ہی ہے اجرت دل کی
مفت لے لو میں نہیں بگتا قیمت دل کی
نہ چھپی گودہ چھپاتے رہے نیت دل کی
چتوں سے ہوئی اظہار محبت دل کی

پاس آؤ تو گردن عرضِ حکایت دل کی
 میا بتاؤں میں تھیں دور سے حالت دل کی
 عشقِ رخسار میں دلن رات نہ پہنکا کرتا ہے
 خون ہے دل کو جلانے نہ حرارت دل کی
 اب بجز شریت دیدار پلائے وال اللہ
 سبھی جائے گی طیبو نہ حرارت دل کی
 بکھرے بالوں کا تصور میں جو نقشہ کھینچی
 شب کو الحجہن سے پریشاں ہوئی حالت دل کی
 کوچھ زلف میں کی ہندوں نے راہتری
 لٹ کھنی ہائے قدم رکھتے ہی دولت دل کی
 جان بھی رخصت ہوئی تن سے شب غم میں بکر
 مجھے سے دیکھی نہیں جاتی یہ مصیبت دل کی
 اسی ایسے میں پاس گیا قاتل کے
 کیا عجب رحم کرے دیکھ کے حالت دل کی
 پاس آگر دہ کوئی دم مرے بیٹھے تو کہوں
 دیکھ نہ یہ جگر کا ہے یہ حالت دل کی
 قتل شیراۓ ہوئی بیت دم وہ بھی
 جان نے لی سرخکل جو حمایت دل کی

جان لے لیگی دل لگی دل کی
 خون رلائے گی یہ ہنسی دل کی
 ہم سے پوچھو کہ ہم پہ بیٹی ہے
 آپ کیا جائیں بے کلی دل کی
 کب چلے دیکھئے نیم بہار
 کب سکھے دیکھئے کلی دل کی
 ہم وہ درد آشنا ہیں دل دیکھ
 مول یتے میں دل لگی دل کی
 میرے فقرے میں آکے غیروں پر
 دہ جو بگڑے تو بن پڑی دل کی
 کون دیکھے گا بکسی دل کی
 تو ہی حسرت نہ ہو گی جب دل ہیں
 یہ نہ کھڑا ہے اور نہ کھڑرے گناہ
 دد پہاں نے جان لی دل کی
 عہد تھا جن کے گھر ہے جانے کا
 کر کے پا پند دام گیسو میں
 تو نے خالم خبر خالی دل کی
 ان کی باتوں میں آگیا بیدم
 تو نے مشی خراب کی دل کی

جان پر بن گئی یہاں بیسدھم

ان کو سوچی ہے دل لگی دل کی

۹۲

اب مئے وحدت پلا دیجے مجھے
 آپ ستانہ بنا دیجے مجھے
 تم نہیں ہو دری دیجے میں اگر
 پھر کہاں جاؤں بتا دیجے مجھے
 پھر دہی انداز دکھلا دیجے مجھے
 حضرت خیسی سے تو میں جی چکا
 آپ ہی آگر جلا دیجے مجھے
 بھولا پھرتا ہوں میں راہِ عشق میں
 راستہ سیدھا تبا دیجے مجھے

انتظار دیدمیں کب تک رہوں جو دکھلانا ہے دکھا دیجے مجھے

گو کہ بیدم ہوں مگر آجائے دم
نگہت نگیو سونگھا دیجے مجھے ۹۳

دھشت جو بینے دتی نہیں ہو ہیاں مجھے
لیچئے دیکھوں گر دشخپخت اب کہاں مجھے
پامال نقش پاس کیا رہنے یاں مجھے
ایے غرفتہ چھوڑ گئی تو کہاں مجھے
اے نازمیں تو اپنا سمجھو پا ہیاں مجھے
جنت سے کہ نہیں ہی ترا آستان مجھے
جب دیکھتا ہوں ہی کبھی لا رے کو بخیں
ہوتا ہے اپنے داغ جگر کا گماں مجھے
حال فراق سنکے کہا اس نے روز روڑ
کیا فائدہ نہ انے سے یہ دا ہیاں مجھے
دنیا ہی میں ذلیل ہوں عقیقی میں کہا
کیا مل گیا ہیاں جو ملیکا وہاں مجھے

بولے شب وصال کہ بیدم جو تو مرا
یاد آئیں گی بہت سی تری خوبیاں مجھے ۹۴

شیفعتہ ہو گیا لے یا رزمانا تیرا جکاو دیکھا وہی گاتا ہے ترانا تیرا
لامکان تک سچے ڈھونڈا مگر لپڑیں خانہ دل ہی میں پاتا ہوں ٹھنکنا تیرا
مغل نے آٹا ہے تری دیکھو چہہ سو نفاب تمہارا سرو پکا قانی ہیں ترانا تیرا
اُبڑی سی مری آباد ہوئی تیرے سبب دل نلگیں میں جو میرے ہوا آنا تیرا
کس طرح دم ترا بیدم نہ بھرے اے ہماں

آج گک یاد ہے وہ جام پلانا تیرا ۹۵

ہمسر تھا رے حسن کا کوئی حسین نہیں لاکھوں میں ہم کہیں گے کہاں پا رہنیں نہیں
 شادوہ کے جفا کا تری ناز غیر نہیں وہ کون ہے جہاں میں جواندھ لگیں نہیں
 لے بہت میں ترے در پر نہ رکھوں تو کیا کرو جب مقابل سجو دخدا یہ جبیں نہیں
 کس داسطے ہونگ تفافل سے توئے دل ہر ہمارا یہ کوئی حسن حسین نہیں

بیدم تھاری سنکے غزل اہل بزم کے

۹۶

دل میں تو ہے زبان پا اگر آفریں نہیں

لیا کوئی جانے تجھے یا رجو ہم جانتے ہیں اک چلا دہ سمجھے خالق کی قسم جانتے ہیں
 اپنی رسواں کو ہم جاہ و حشمت جانتے ہیں دل پر داغ کو گلزار ارم جانتے ہیں
 نکر منہموں میں بنایا ہے پرشاں ہکو زلف پھیان ترے اس عیچ کو ہم جانتے ہیں
 ذہیں ہرنہ وہاں یا رٹھکانا تیرا صب تھے لھر رکاب دیر ڈرم جانتے ہیں
 پئے بھیلی کے جوا عجاز لکھی کرتا ہوں لوگ اکثر مجھے اعجاز رتم جانتے ہیں
 میری تحریر کو کیا اٹھل دبتاں سمجھیں جو سخن دیں دہی ہڑ رتم جانتے ہیں

حاجت عرض نہیں ہوش میں آجا بیدم

۹۷

حال پر عزم ترا سب شاہ اغم جانتے ہیں

محبت میں سخن دبن اکر تو دیکھو مجھے جامد وحدت پلا کر تو دیکھو
 ہوں کب تک شوق وحملت میں سخن د شرابِ محبت پلا کر تو دیکھو
 نہ طے ہوگی بے خضر راہ حقیقت رد غشی میں رہنا کر تو دیکھو

بہت نشہ دیدار مضری ہیں دارث فراغ سے بر قع اٹھا کر تو دیکھو

جسے رنگ توحید آنکھوں میں بیدم

۹۸

تعین کا پردہ اٹھا کر تو دیکھو

مقرر ہوں جرم کا اپنے گناہ گار ہوں میں نکاہ لطف کا وارت امیدوار ہوں میر

ذمت ہوں نہ مکیف نہ پادہ خواہ ہوں میں یہ سخن دیکھی ہے کہ محو جال یا رہوں میر

تو اپنے پیار کے صد قے میں بخشدے مجھ کو گناہ گار ہوں یا رب گناہ گار ہوں میر

عزم کے نازکو بھی نازبے خداگی شان کے ائمہ حسن کے گلزارگی بہار ہوں میر

نہ چھوڑی جسم میں اک بوندھوں کی ختم کمال خبر فاتح سے شرمسار ہوں میر

چوتھے سے بوچھیں مر حال کچھ شزادارت صبا یہ کہنا کہ کہتا تھا بیقرار ہوں میر

لحد میں دستی ہے مجھوں سلیمان حسرت کے تو اکیلانہیں ہے سر مزار ہوں میں

ہے دلکن تاک میں ان کی نکاح دزدیدہ دہلے ہی جائے گی گولا کھٹکا تھا رہوں میر

فدا و حسرت واعظ نہ مجھوں دوست سے بڑا کریم ہے جسکا گناہ گار ہوں میر

صلایہ پیری سے آئی ہے دل سولے بیدم

خداں رسیدہ ہوں اجر اہوا دیار ہوں میں

۹۹

صلوٰہ ہجرتیں گیا خوب مزاپا تا ہوں دیکھو نقش کتب پا اپنا مٹا جاتا ہوں

محض صورت کو تری دیکھو ہوا جاتا ہوں لے خبر اب تو میجا کہ مو اجاتا ہوں

ہے تعشیش کی ترقی جو کیا سخور تو روز دل میں اک دانع محبت کا نیا پا تا ہوں

محبیت یاد میں اس درجہ ہوئی ہے جا عمل خود بخود یار کی تصور نبا جاتا ہے اے
 اے خیال رخ دلدار کہاں جاتا ہے دیکھ کجھت ایک لامیں رہا جاتا ہوں
 اب مجھے شریت دیدار پلائے ساق پلش آتش فرقہ سے جلا جاتا ہوں
 ہند سے گو مجھے تقدیر نے جانے نہ دیا میں صور میں مدینے کی ہوا کھاتا ہوں
 بادشاہی میں کہاں لطف میرا یسا جو گلداٹی میں ترمی یار مڑا پاتا ہوں
 یاد ہے آئینہ روگی نبا ہوں حیراں بیٹھے بیٹھے ہی تصور میں کچھ جاتا ہوں
 سخت و تراپہ قدم اسلئے اٹھتے ہیں شتاب تاکہ معلوم ہوا رمان بھرا جاتا ہوں
 چشمہ نیغش سے ہے تو مجھے امید مگر کپڑک دیکھتے سیراب کی جاتا ہوں
 دل ہے تو دیر میں تو گھبہ ڈھساریں تو ہر چک نورگی تیرے ہی خیما پاتا ہوں

کام دنرخ سے نہ جنت مسو غرض ہر سیدم

۱۰۰

جھطرن یار چڑا مائے چلا جاتا ہوں

جتو جبے دلرباکی ہے خواہش لئے نامہ برسا بکی ہے آج متقل میں ہے جو شودہ آنس سر پر جنت مرے تقنا کی ہے وہ پریشان جو دیکھی ہے تسویر تیرے گیو کے مبتلا کی ہے نہیں اکیر کا دلا طالب جتو جان کی خاک پا کی ہے مدحت زلف مشک عنبرے میں نے لکھی بڑی خطائی کی ہے وہ سر بن حسن عقدہ کشا اتبول کھول کر دعائی ہے

آبیٹھے اکدم تم آ کے پہلو میں درودل کی مرے دوائی ہے
 ناز و انداز پر نہیں موقع نہ
 شہ و حملت ہیں دعا کی ہے نہ دکھائے مجیب سحر کے دن
 ناک سینہ من کے پار ہوئی نگویار کیا بلا کی ہے
 چڑھ کے برسائے گی نلکتی نار آہ ی غم کے مبتلا کی ہے
 خیر اپنی نہ تو سمجھو عیشاد نکل و بلبل نے بد دنائی ہے
 دل میں اس کشتہ نزاکت کے کب نہیں آرزو قضا کی ہے
 شاہ ملک سخن ہوئے پانی اب رو دہ ترے گدا کی ہے
 دیکھنا ہے تو دیکھ لے بیدم

۱۰۱

دل میں تصویر دل رپا کی ہے
 یارب یہ مرا غنچہ ایسا یہ بھلا دے خوبیوں مجھے اس زلف معنبر کی گنگا دے
 اے ساقی کو ثرب مجھے اک جام پا دے اپنی نگست کا مستانہ بنادے
 اے میرے مسحاب مجھے قمر کیکے جلا دے ہاں مجھ کو بھی اعجاز مسحائی بھکا دے
 رینیا کے غم درنخ دالم سے مرس دارث حسین کے صدقے میں مجھے آنچ چھڑا دے
 اک بار وہی جلوہ جانا نہ دکھا کر بس خبر ابرو سے مرا خون بہادے
 تعاشر دو عالم ترے قربان ہیں جاؤں اب نقش توحید مجھے دل میں جادے
 ۱۰۲ دہشور سکو بیم جو قیامت کا مزارے دعا آہ ہر جو عرشِ علی کو بلائے

مجھے اپنی محنت کا سودا ہوا ہے مجھی کو مرا عشق پیدا ہوا ہے
 نہ انھناں کمیں پاس سے لے میجا ابھی درد پہلو میں تھیرا ہوا ہے
 سچلا ہو محبت کا کوچے میں جس کے میں بدنام اور کوئی رسوا ہدا ہے
 نہ گھرا یئے حضرت دل خدارا ابھی اتبداءے ابھی کیا ہوا ہے
 دہ کہتے ہیں بیدم کو ہرم چاہتے ہیں
 یہ نقرہ بھی کیا ان کا چلتا ہوا ہے

تیری بائیکی ادا پر مائل ہوں تیری ترجھی نظر کا گھائل ہوں
 بے جگربے ملکیجہ بے دل ہوں دیکھتے کیا ہونیم بسل ہوں
 امتحان کیوں ہے با ربارہ را تیر مشرکاں کا میں تو قابل ہوں
 عشق در در بھرا کے کہتا ہے چھوڑ مجھ کو کہخت منزل ہوں
 قبروں دیکھ کر مجھے بولی جلد طے کر کہ پہلی فنزل ہوں
 آئی آفاز قبر سے کہ نہ ڈر بیکو پیش آؤں گی وہ فنزل ہوں
 تیری محفل میں لے پری پیکر گوجدا ہوں پے دے شامل ہوں
 کسی عاشق کی شرارت ہوں کسی عاشق کا مضرٹ دل ہوں
 کس کی آنکھوں کا لذہ ہوں بیدم

۱۰۲ کس کی چشم ساہ کا تسل ہوں
 پلا پایک پانہ خاپ شاہ وارث کا بنایا بھجوستا نہ جناب شاہ وارث کا

پر کو گردامن عالی ہوں مگا اہل محشرے کیا لطف کریما نہ جناب شاہ دارث نے
بسا یا آپ نے اگر میرے اجڑے ہو دل کو کیا آباد ویرانہ جناب شاہ دارث نے
کرم مجھ پر کیا اگر نبایا محو دکھلا کر دہی انداز جانانہ جناب شاہ دارث نے

کہا لے آؤ محفل میں کہ تبدیم ہمپر شیدا ہے

۱۰۵

نا جب میرا فسانہ جناب شاہ دارث نے

کیا پوچھتے رعشت لے کیا کیا امزہ دیا بندہ نبا دیا کبھی مو لامبا دیا
قریان اپنے ساقی کی دریا دل کئیں بیوں کر کے جلوہ جانان دکھادیا
اکرام عشق، پر کہہ نہودیں تو کہہ ہوں بٹھلا یا تخت پر کبھی درد دپھرا دیا
پوچھا کا آپ رہتے ہیں کس سرین پر دونوں جہاں سے کبھی کچھ آگ کپتا دیا
نیر نگیاں میں یار کی کیا کیا بیاں کروں

۱۰۶

بیدل کیا کبھی کبھی بستدم بنا دیا

نبہا ہے جبکے دیوانہ دل بیمار دارث کا ہمہ تن بیگیا ہوں طالب دیدار دارث کا
خداوند غلطے سے ہر گھر میں انکو توصل ہے نہ کجا ہوتے سمجھے گا کوئی اسرار دارث کا
ادب سے صرف کامیں چلکے اس کا رانیں ہیں سنہرے بعد دت کے کھرا دیدار دارث کا
تجھے لامم ہولے بستدم کہ چل بازار دارث میں دل ڈلن بیکر فوراً ہی لے آزار دارث کا

کھلی ہیں دلوں ایکھاں دیکھ کس حست سے مرقدیں

۱۰۷

اسے سکتے ہیں بستدم طالب دیدار دارث کا

داہ کیا تیرنگاڑے یار ہے آنکھ ملتے ہی جگر کے پار ہے
 شاہ دارث کا عجب دربار ہے کیوں نہ ہوشاموں کی سیر کار ہے
 کون سنتا ہے کوئی بولیا کرے آہ وزاری توہیاں بیکار ہے
 حال کچھ گنج شہید کا نہ پچھو جسکو دیکھا طائب دیلدر ہے
 نئے برپا چال میں ہونے لگے کیا قیامت آمگی رفتار ہے
 آپ میں آیا جو دیکھا آپ کو آپکا دیوانہ کیا ہشیار ہے
 دیکھا پایا ہے جو بیل نے وہ رخ گل کی صورت سو بولی نبڑا ہے
 لیجئے یا شاہ بیدم کی خبر

۱۰۸

آپکا ہے گودہ بذرکردار ہے

تیر مشرگان نے دل عشق کو تاہار دیکھا بیٹھے بیٹھے ہوا سامن تقاضا کا دیکھا
 قتل کرنے تو کیا یعنی ادا سے لیکن حمر آیا انہیں جب مجھ کو تڑپتا دیکھا
 جان آ لی تب بیچان میں نوبادہ اپتی جب تجھے لئے تھے رشک میجاد دیکھا
 خواہش دصل سو بھی ہاتھ اٹھا بیٹھے ہم زنگ پڑا ہوا جب اپنی دعا کا دیکھا
 سانپ کے کام تر جوئے پکنے لا جوں بیدم

۱۰۹

پرخ مارا ہنا اس زلف کا بچتا دیکھا

کس کا مرکی رہ آگہ جیس اثر نہ ہو مر جائیں سرہماں انہیں مطلق خبر نہ ہو
 قوی، بناءں اسلئے تیر جا کا میں در پرداہ یار کا کہیں تیر نظر نہ ہو

عاشق کی آہ دہ سی جوں کھولکر گرے ممکن نہیں کہ عرش کھی زیر دز بر خواہ ہو
لے جذبہ لے اگر نہ مدد تو مری گرے کوچے میشقت کے مراد م بھر گزرنہ ہو
بیدم خیال گیرے سچاں کا تھوڑا دو
کیا مدعا ہے جسیں سے دم بھر لے رہا ہو ॥۱۰॥

دل ناداں کو یہ آزار ہوا خوب ہوا چشم بیمار کا بیمار ہوا خوب ہوا
دیکے دل سسلہ راست خریدا ہم نے آج سودا سر بازار ہوا خوب ہوا
خوبی سخت ہوا دل جویں اگر میں ایسے سینا نہ کامنیار ہوا خوب ہوا
چکوئیں ہو حنڈہ تھا دیں ہی ہو سیدم آج معلوم ہے اسرار ہوا خوب ہوا

رات دن وردیاں بھے ہی مغربیں

عشق وارت کا جو بیمار ہوا خوب ہوا ॥۱۱॥

بیتاب کر دیا مجھے حسن و جمال نے جیاں بنا دیا مجھے تیکے خیال نے
مجنوں بنا دیا مجھے سلیخ حال نے فریاد کر دیا تری شیری مقال نے
ملتا نہیں ہی گو غریبان کا کچھ پتا پاماں کر دیا تری متانہ چال نے
جب بے نقاب دہ سرغل ہوا بھی خجلت سم منہ چھپایا ما مکال نے

بیدم جو آب و تاب ہے دندان یاریں

پانی یہ آبرو کہاں یا قوت ولعل نے ॥۱۲॥

شاہدارت نے اگر شکل دیکھائی ہوئی مجہ اسیر غم فرقت کی رہائی ہوئی

سونگو کر جکو ملک صلی علی کہتے ہیں ہم کو اس رفت کی خوشبو بھی سنگی مل جو
زندگی ہو گئی بے لطف ترے جانے سے اس سے بہتر خواب مجھے بدلتے ہی آئی ہوتی
شاہ مارٹ نہ اگر راہ بتاتے مجھ کو کس طرح منزلِ اغت میں سائی ہوتی
ہم بھی بدلتے ہیں مید مرتے مرشک مسح

۱۱۳ قمر باذنِ کبھی ہم کو بھی سانی ہوتی

وہ سر کھتا ہوں میں جو فدیع شمشیر فاتح ہے وہ دل پھلوں کھتا ہو جو کلیں کامیں ہے
کیکی یاد سے آبادر ہتا ہو دہی دل ہے دہنگیں نہ یو عشقی ہو میرے گل ہے
رہے پہلوں توڑپے نہ تڑپے تو گہوں ہل ہے ایک سور سے تنا اس بچا ردل کی شکل ہے
چلنے آدمی آنکھوں ہیں ہو کر خانہ دل میں یا کچوٹا سا گھر بھی آپکے رہنے کرتا ہے
ٹھہر چاکیوں کے لیتا ہو اپنا نیام میں خجر ترا جاناز اے تا تل ابھی نو ختم بول ہے
نہ تھک چانا کہیں اللہ پا کے شوق چلتے سے ابھی کیا ہو ابھی تو منزشوں دو رہنzel ہے
اگر محشر میکے سامنے وہ لا لہ رو آئے پڑا دل ہیں کہوں بخچا تاہمیں میرا ہوں ہے
تامحکج ہوں میں مکتا ہو تجھے تجکو ہی کوئی جنت کا طالبے ہوئی ہونڈ کا سائل ہے
سمجھا ہو کر جاتے ہی خبر بجای سیکی میری دہاں کیوں آئیکا زاد بجاں ڈنکن غسل ہے
کسی پہلو تجھے بھی شرخ چین آتا نہیں مم بھر شرارت میں چھپا میری کسی تباکا کا دل ہے
چلیں تو میا چلیں ہ محبت میں گزارتے ہیں جاؤ ساں ہی ہماں واسطہ نہ سخت نشکن ہے
معذاب میں تھوڑے خوب لکھتے ہو جزا اللہ تھا انسخ بھی بیدرم حومہ ہی لیے کرتا ہے

فیری میں نیکوں بیدم ہو شاہانہ مزانج اپنا
 ۱۱۴ یہی کیا مال کہے دولت الفت جو حاصل ہے
 کہیں لن تائی نہ سنا ناکسی کا کہیں آپ جلوہ دکھانا کسی کا
 میں سمجھا یہ تیوری چڑھانا کسی کا ہے مدد نظر خون بہانا کسی کا
 ڈلا کر مجھے خود بنانا کسی کا وہ یاد آ رہا ہے بہانا کسی کا
 تپ، بھریں ٹھیاں پچک رہی ہیں میں اک اور قیامت کر بھا
 قیامت میں اک اور قیامت کر بھا
 دل زار ہے قید خانہ کسی کا میت میں ہوتے سے اہمان لاکھوں
 کہا حال فرق تو جھنجڑا کے بولے سین ہم کہاں تک دنا ناکسی کا
 دہ مانیں نہ مانیں مگر ہم کہیں گے کہ اچھا نہیں دل دکھانا کسی کا

کہاں تک بچلنے کا بیدم دل اپنا
 کہ لٹیرا ہے یہ تو نشانات کسی کا
 کچھ اثر ایک نہیں ہر آہ بے تاثر سما اس نے بھی اندازا لایا ہے ہواں تیر کا
 یا دجب دیں کیا آنکھ نہ صور پھری پھنگیں گیا نقہ تصویر میں تری تصور کا
 آتش بھراں نے خاکستر جا کر کر دیا ہاتھ آیا علکے یہ نسخ مجھے اکبر کا
 قیدی زلف مسلسل ہوں ایشتن بول عرش تک چاٹا نہ کیوں نالہ مری زنجیر کا
 خواب میں اس شاہ کا درے منور دیکھر مجوہ کو دھوکا سوچیا واشمس کی قبیر کا

بے خیقت جانتا ہوں دلت دنیا کوئی غاک پا مچائے میں ظالب نہیں کیر کا
تم سے اٹے بیدم بنائے اس نے کافر سنکڑوں

کچھ نہ پوچھو حال مجھ سے اس بست بد پیر کا

پھر مجھے یاد تری زلف دوتا آتی ہے پھر نے سر سے مرے سر پہ بیا آتی ہے
غیرین ناف کی بوجا کے اڑا لاتی ہے جب تو اتراتی ہوئی یاد صبا آتی ہے
روزِ مشاق جو فرمایا سخا سانی نے لست وہی اپنک مکے کانوں میں صد آتی ہے
پوچھا کیا ہے جو ہوتا ہے الم سے مراہل یادِ جو قت تری ماہ لقا آتی ہے
دے کے دل ہائے کس آفت میں پڑا ہی بیدم

ندوہ آتے میں آہی نقض آتی ہے ॥۶॥

رعش بے دل بتلا تجھے اس میں فتح و نظر نہیں

یہاں کب چلے گی پہنچ گری یہ نظر ہے تین دنبر نہیں

میں وہ بے جبر ہوں اے مردنا مجھ آپ پنچی جبر نہیں

تجھے بے حجاب ہیں دیکھوں مریجان دو مریں نظر نہیں

نہیں خون مخشر جانگزا کہ میں بندہ تیرا ہی ہرچکا

مرے سر پا میں ہیں تو مجھے خون نا سفر نہیں

تھے میکھے ہیں تو سایا مجھے بد لے ہے کے اوستیں

جو اٹھانی ہوں گی ہزار ہا مجھے انکا خوف و نظر نہیں

بڑی راہ کتے ہیں دوستوں بلا میں کبھی نہیں دیکھئے
کریں اُنس دنیا سے کیوں بچلا کیا ہمارا غم سفر نہیں

باجبے دل میں تو دل رہا تو سمجھ لیا تھا کہ دل چلا

تراسو دا جب سے ہوا مجھے تو سمجھ چکا ہوں کہ سر نہیں

نہیں خوف بیدم خستہ تن تے حامی ہیں شہزادین

رہا صاف دل تو غرور ہے کسی طرح تجھکو غفران نہیں

سموف بنادیا کبھی سمجھا رکر دیا بھوش کر دیا کبھی مشیخار کر دیا

تا اخشر نرم جان وہ رہ گیا ایعنی ہے جپز نگاہ ناز کہا اک دار کر دیا

جس طرح چاہیں اپ کھیں خیار ہے سئے تو اپنا آپ کو منخار کر دیا

وغدر پھل کے یہ دکھاتے ہو شعبد اقرار کر دیا کبھی انکار کر دیا

صد شکر ہے کہ آپ نے بیدم بنایا

19

غفتہ میں سوہرا تھا میں بیدار کر دیا

کب چھپے کائن روش تر داں ہو کر چاند بدالی میں رہا ہے کہیں نہیں پہاں ہو کر

بچیاں مجھ پر گراتے ہیں وہ خندل ہو کر نہیں ہیں بھائیا ہوں گریاں ہو کر

اے سیحاۓ زماں سینکڑوں چاہا لم در پر رہتے ہیں تے طالب مان ہو کر

بعد مردن جو بڑھا کاکل پھیاں کا خال تو نکل جاؤں تھا مرقد سے پریشان ہو کر

نور پر کوئی زمیں پر کوئی زر پر لیکن میں تو رہتا ہوں تے رحمہ ہے نازاں ہو کر

عزم حاجت سے سچا لے مگرے مولا مجھ کو کس کا ملاح بیوں تیراثنا خواں ہو کر

کل جو دنکھے مختلف دیر و برہمن بیدم

آج جلتے ہیں وہ کعبہ کو مسلمان ہو کر

۱۲۰

سنور سنور کے اداوں کے دار کرتے ہیں دہاک نکاہ میں بیدم ہزار کرتے ہیں

تحاری حسن و فراست پائے شہزادارث کچھ بند پاس بہیں جانشنا کرتے ہیں

شب فراق میں لے لیکے چمکیاں دیں تھے خیال ہیں بیقرار کرتے ہیں

چہار کے شاہوں سے رتبہ نخیں کا نسلی سگان دیں جخیں وہ شمار کرتے ہیں

چک کے غنیمہ یہ کہتے ہیں کیا ہوا بیدم

جب اپنے نالہ سوزاں پکار کرتے ہیں

۱۲۱

وہ نگدل سے موسم بنے یا خدا کہیں کر لے رسائی اپنی جو آہ رسائیں

کھدکیاں جو مجھ کو ملا غنیمہ زا کہیں تیری اوانہ بیرے لئے ہو قضا کہیں

کالاڈ سے تو زور سے منتر کے جن پکھے پختا نہیں ہو زلف سیر کا ڈسائیں

اے باوشا حسن ادا کیجئے زکوڑا ممکن نہیں کر جائے تحارا گدا کہیں

مزدو نیت دکھانے کا موقع ملا ہو آج پہلو نہیں نہ کھجو طبع رسائیں

ٹلائی ہے دام زلف کو مردال پھسا کہیں ملائی ہے دام زلف کے اڑگے

دنی ہے خاک پا کا اثر کیسی انہیں منکے خرام ناز کے گشتیں سوچوچھے

ہل جائیں ایکدم میں ناخن سا کہیں بیدم تم آہ گرے ہو پرانا سچ لو

۱۲۲

موت بھی لے کے میجاے اجازت آئی
کیا باخیز مری جان پہ آفت آئی
غل ہوا کوچہ قاتل میں قیامت آئی
یہ معاشر پا لورہ قیامت آئی
میری سہاری سے دشت کوپی و آئی
اک تناگی دل سے تاک حست آئی
قتل کے بعد تو قاتل کو محبت آئی
تو بیسوں کو کئی روز حرارت آئی
منج دعلم کس کا کہاں کی شب قدر آئی
موت کیا آئی کاک جان کو حست آئی

مرغ بھر میں گر بہر عادت آئی
پھر وہی روز کی اے دل شب فرقہ آئی
پس دیوار صنم جب مری میت آئی
ہر قدم پر مجھے دارث کے یہ غل ہوتا ہے
راہ الفت میں مرا ساخت کسی نے نہ دیا
گھریہ ہمانوں سے خالی نہیں رہتا اکدم
شکر ہے اس کو سایہ میں اٹھا کر رکھا
بننس دیکھی جو تپ بھر میں آگر میری
شکل دلدار مرے پیش نظر ہے ہر دم
پائی دنیا کے بکھڑوں سے فراغت ایدل

غم تو بیدم ہوئے اس شوخ کے غم میں بیدم

ہم کہاں جائیں گے کہتی ہوئی حست آئی

۱۲۲

مودو رنحو بلا ہو کے کے کیا کوئی
بے شب و میل زہ جائے تنا کوئی
گھرے اللہ کا کرتا ہے احجارا کوئی
ہائے نگلی نہ مجھے دل کی تنا کوئی
حرتوں میں نہ مجھے دبکے تنا کوئی
لیا کرے یلکے کسی زلف کا سووا کوئی
بارہا دھل میں کرتا سختا تقاضا کوئی
بٹ خدائی کریں اس کجھہ لمیں انوس
دیکھ قاتل میں پار مل چلا دنیا سے
جتنے غم میں ہوں دل نگہ ڈھونگہ کو

تسلیب دیکھ کے اک بوندشاں متیں دیدہ دکارے خاک بھر دسا کوئی
 جان دیکے ہوبت اسکے دہن پر بیدم
 حل کبھی مرنے کے لگا یہ معما کوئی ۱۲۴

مرجادل گھاٹیں مراسی چوکھٹ پر چھوڑ کر جاؤں گناہ کہاں میں ترے در کوچھڈکر
 جلتے ہیں ساتھ غیر کے دہ مجھ کو چھوڑ کر کیا فائدہ اٹھائیں گے دل میر توڑ کر
 ہم صاف بالذکر کو گدودت نہیں پند ساق شراب نے ہیں تلچھٹ پنچڑ کر
 اک دار اور گر جو یہ قصہ تمام ہو فائل نہ جاسکتا ہوا ہم کو چھوڑ کر
 میں اور قبریں مکے اعمال رہ گئے جب چلدی یے عزیز مراسی چھوڑ کر
 اب وہار ساغر و میا فضول ہیں ساق نہیں تو پھینکدو پیاں توڑ کر

ہے وقت نرخاب کوئی دم بھر کی بات ہو

جاتے گباں ہوبیدم خستہ کو چھوڑ کر ۱۲۵
 ہو گئے شیدا گے دارث خدائی آپ کی خوبی اللہ نے صدعت بنائی آپ کی
 اے صیام کار تک پہنچے تو اتنا پوچھا جان ہی لیکر ملے گی کیا جدائی آپ کی
 خضر بھی تو یہی تھا یہ راہ پر لائے تو نہ کوئی میرے دلے پہنچے رہنہلی آپ کی
 آپ نے تو کر کے شیدا منہ چھپایا تھا مگر خوبی دل نے مجھے صورت دکھائی آپ کی
 ار دیں سخوگرا اگر تخت شہنشاہی ملے

خشتیک بیدم کریں گے اب گداںی آپ کی ۱۲۶

مرے دل میں تشریف لا کملی والے یہ اجڑا ہو اگر برا کملی والے
 ذرا رُخ سے کملی اٹھا کملی والے مجھے چاند سامنہ دکھا کملی والے
 بجز تیرے در کے بتا کملی والے کہاں جائے یہاں گدا کملی والے
 تو ہی چارہ گرا در تو ہی در درل ہے تو ہی در درل کی لقا کملی والے
 تے ماتھب ہے آبر دامت وارث توجھ طرح چاہے بخا کملی والے
 شب غم میں کرتا ہے فرباد وزاری مڑپ کر دل مینوا کملی والے
 جوان دل رکھلا کے بیدم کیا ہے ۱۲۶
 دکھا پھروہ ناز دارا کملی والے

خال نہیں رہتا دل دیوانہ ہمارا ارمانوں سے آباد ہے کاشانہ ہمارا
 لبریز ہے مرشد عالی کے گرم سے تاخیر مئے عشق سے پیانا نہ ہمارا
 منصور بھی قیس کبھی صورت فرماد مشہود زمانہ ہوا افسانہ ہمارا
 ہم آپ پر مرتے ہیں مگر آپ ہیں بدنظر کس طرح بخجے آپ کے یارا نہ ہمارا
 پہچان کے بیدم کو وہ محشر میں پکارے ۱۲۷
 پھیر دنہ اسے یہ تو ہے دیوانہ ہمارا

جو تم ڈھونڈتے تو کہاں میں نہ تھا بہاں میں نہ تھا یا دہاں میں نہ تھا
 نہ میں میں نہ تھا آسمان میں نہ تھا مکاں میں نہ تھا لامکاں میں نہ تھا
 وہ دکھا جو دیکھانہ تھا خواب میں سنا دہ جو دہم و گماں میں نہ تھا

گرایا بعثت تم نے نظروں سے یار یہاں آپ دم ناتوان میں نہ تھا
 اسے دل میں بیدم نے پایا میتم
 نشان جسکا دونوں جہاں میں نہ تھا ۱۷۹

بئے ہم راہ دامت میں محبت ہو تو ایسی ہو نہ نکرن نہ خون جمال چوچا ہو تو ایسی ہو
 ظاہر دہ ہوں بالٹن میں لیکن پاس بھی نہ کجے جو دوری ہو تو ایسی ہو
 کھا کر مصحب رخسار خدا کر لیا اپنا سلام بھگئے کافر دیانت ہو تو ایسی ہو
 شراب بحب دارت کے پلایا بھر کا ک ساغر ہمارے ہمال پخت کی عذالت ہو تو ایسی ہو
 کسی کوئی کسی بہلو نہ آئے چین بیدم کو

ترقی تیری لے در محبت ہو تو ایسی ہو ۱۸۰

بس تڑپتا ہوں وال خبر ہی نہیں کیا مری آہ میں اثر ہی نہیں
 نہ بھر کی صدائے بانگ جرس کیا شب بھر کی سحر ہی نہیں
 زوال حرم میں ہوں جبھ سا جا کر یاد کیا تیرا منگ در ہی نہیں
 بس نظر دیکھئے تو ہی تو ہے اور آتا کوئی نظر ہی نہیں
 نیر کے ھر سگئے عادات کو اپنے بیار کی خبر ہی نہیں
 لوں دل میں یہے بجز تیرے دوسرے کا یہاں گز رہی نہیں

کس طرح آئے وہ نظر بیدم ۱۸۱
 یار حق میں تری نظر ہی نہیں

دلا موقوف اب شغلِ مبکا کر
توں کو چھوڑا ب یادِ خدا کر
نظر میں چپ گئے دل میں سما کر
ہوئے تجھیت وہ دیوانہ بن اکر
شمعہ پر اے بت تر ساجنا کر
خدا کے دامنے خوفِ خدا کر
جو تھے روپوش خلوت گاہِ دل میں
مئے بے پردہ وہ آنکھوں میں اکر
تری فرست نے مجکورِ شک لیاں
پھرایا مدنوں محبوں بن اکر
کیا حیران اک عالم کو تم نے
رُخ پر نزد سے بُرقعِ اٹھا کر

جو آئے خانہِ دل میں وہ بسیدم

رکھا آنکھوں کے پردے میں چپا کر

۱۳۲

دراسی در کو لشدا بیٹھو مکے دل میں دکھاؤں اطف و د دیکھا نہ جو جوں سب لے
کھڑا ہے سرکف شوقِ شہاد میں جسے دیکھو جبھر دیکھو ادھرِ محشر میا ہے کوئے قائل تیر
ہنس ہو جو تقدیر میں سائی انکے کوچے تک آئی موت آجائے امری دیوے کی منزل میں
جمالِ والاثی کے سطح ایک میں نسبت دو تھ خورشید پر زردی ہو رہا ماہِ کامل میں
تری گیسو نے بیدم کو بجب الہمین میں ڈالا ہے

بہت مدت ہوئی پا مندر ہو طوقِ سلاسل ہیں

۱۳۳

مجھے ساقیا حاہم وحدت پارے خود کی کوڑا نے خدا سے ملا دے
ذرا کھو کر مصروفِ صرخِ دکھارے یہ سب کبھول جاؤں سبق وہ پڑھا دے
پھسا ہوں ہیں گردابِ سنج و الم میں مرے ناخدا پار مجھ کو رکنا دے

بیجا سے طالب نہیں میں شفا کا مریغِ الْمَهْوُلِ ترا تو درادے
نکلنے کو تیار ارماں میں دل سے ہٹ لے مجھ عزمِ انھیں راستا دے
بچلگتا پھر دل راہ الفت ہیں کتنک مے رہنا راہ سیدھی بادے
نافے صداق تم باذنی کی آگر

۱۳۴

میں بیدم ہوں لے فخر عیسیٰ جلال

گو سراپردا وحدت میں نہیں رہتا ہو اُنکو دیکھو توحیقت میں عیاں رہتا ہے
مر سے دریافت کریں جا کے کہاں رہتا ہو
دری میں اور نہ کجھے میں نہیں رہتا ہے
ضد کی طرح میں دل میں نہیں رہتا ہے
بان و دل دیکے جو لمبا نے تو ہنا کیا ہو
ملش دھر کی مجھ سے نہ دور نگی پوچھو
دو سمجھتا ہے جو کوئی دیدہ حق میں کوئی تجھے
نشہ قیس میں فرماد کے افسانے میں
ذکر نہ رہی مگر دودھ زبان رہتا ہے
کوئی خداں کوئی مشغول فناں رہتا ہے
تیرے دیوانی کا کچھ دھنگ زالا دیکھا
شمع بھتی ہے تو کچھ دیرہ حوال رہتا ہے
پاس رہتا ہے مگر بھپڑیں آتا ہے نظر

۱۳۵

یہ تو بتا مجھے بیدم کر کہاں رہتا ہے

سیم ت کی جب فنا سیدھی نظر ہو جائیگی
 خاک بھی چھونے سے لپٹے سیم نہ ہو جائیگی
 تھا یقین بذرا ذل سو مجکولے نادک فلکن
 پارسیہ سے تری تری نظر ہو جائیگی
 دادی حران دھرت ہیج میں بھجن کارہ
 میری احشٹ خضر بن کر راہ پر ہو جائیگی
 یا ذرف لشخ ہیج جب ہوگی پرشیان نزوں
 روتے رفتے شام سے آخر سحر ہو جائیگی
 کس لئے سرگرم ہیں یچارہ گربے فائدہ
 اب ابھی ہجر میں درد جگر ہو جائیگی
 کھاکلیں منکلیں کونخ پر کھو لکڑا لیں گے وہ
 دیکھنا پھر ایک جا شام دھر ہو جائیگی
 طلی ہڈا یڈلی شب صلت ذرا آتے تو دے
 دیکھنا پھر ایک دم جھر شہر ہو جائیگی
 ہسکے فرلانے لگے اگر وہ وقت جاں کتی
 باہم پر چڑھ کر ناچار جانب کو نظر دیکھے دنیا ابھی زیر وزیر ہو جائیگی
 خاک ہو جائیں کے بتیم جلکے سوزدہ شک سے

۱۳۴

دھمل کی جسم قیوبوں کو خبر ہو جائے گی

بتا ذل کس کو حال دل میں کر مجکور نئے دھمل کیا ہے
 جو دیکھتا ہے وہ پوچھتا ہے کہ کہے حضرت یہ حال کیا
 دھست و بخود ہوں تیڑا ساقی کہ ہوش آنا نہیں ہے باقی
 خذاب کیا ہے ثواب کیا ہے حرام کیا ہے حلال کیا
 یہ میں نے ماں کے راہ عزیاز بہت ہی دشوار ہے مگر ماں !
 جو مہرباں آپ مہرباں ہوں تو سہل ہے پھر محال کیا

قدم قدم پر شارہوگہ سزارہا سرگے زمیں پر
جہاں چلے آنکھی قیامت غصبہ، دارث کیاں کیا
اگر جواہن تو آہ وزاری جورات آئی تو بیقراڑی
کوئی مرے یا جئے مری جاں تھیں کسی کا خیال کیا ہے

یہ ہم نے مانکہ ہو کے بخود کہا تھا منصور نے انا الحق
مگر صد انسوس یہ بیکھا کوئی کاس کا مآل کیا ہے

جو خون بیدم کا بہتے دیکھا تو اک عجب بھولے پن سیقاں ۱۳۴
بھول سے بھر کے پوچھتا ہے کہ تو یہ مآل لال کیا ہے

دعادے رہا ہے یہ ستانہ ساتی سلامت ہے تیرا سخنانہ ساقی
بنایا مرے دل کو سخنانہ ساتی یا میری آنکھوں کو پیمانہ ساتی
پلانی عجب ہوشیاری سے تو نے بہکتی نہیں تیرستانہ ساتی
تو مختار ہے رحم کچونہ بکھو فاسن تو لے بیلا فرانہ ساتی

جس انداز سے مجکو بیدم کیا ہے ۱۳۵
دیکھا پھروہ انداز جانا نہ ساتی

جدا تم سے رہنا گوارا نہیں ہے مگر کیا کریں اسیں چارا نہیں ہے
بجز آپ کی ذات دالا کے کوئی ہر دو جہاں میں سہما را نہیں ہے
جسے لوگ کہتے ہیں مجرم محبت وہ دریا ہے جسکا کنارا نہیں ہے

کسی دوسرے کا گزارا نہیں ہے
بہاں کوئی محو نظر ادا نہیں ہے
یہ وہ روگ ہے جس کا چارہ نہیں ہے
وہ ہم میں کہ کوئی ہمارا نہیں ہے
کروں عرض کیا حال ذل تم سے دارث
جبل اتم پہ بگا آشکا را نہیں ہے
دل وجہ تصدق فدادین واہماں

۱۳۹

کوئی تم سے بیدم کو پیالا نہیں ہے

بعد دن لے بھولے سے جو میں ملا آیا
ہنس دیا جب کوئی کرتا ہوا فرباد آیا
امکیاں اُٹھنے لگیں جب اے آتے دکھا
شیر دل کو گیانگ تفافل سیچد
ہاتھ اٹھائے تو شہزاد دعا دیتا تھا
خند دیکھ کے منہ پھر لیا جنت میں
خواہش ملک سلیمان خردی لے بیدم

۱۴۰

خانہ دل میں جو میرے دہ پر زیار آیا

آبرد عشق تباہ میں خگولے کوئی
جان دے دے بخدا دل نکالئے کوئی
چھڑو مکن سی نہیں آپ میں لئے کوئی

خواب میں ہی مجھے دیدار دکھائے گوئی
روز مگر لانا ہوں سر باد صبا ہبہ دینا
دہ نہیں میں کہ جوش کھائے گیں مشکل میم
دو قدم چلنے پہ ہو جاؤں کا محشر برپا
جسجوئے مگر ماریں ایسا گم ہوں
نوجوانی مری لیکھت غلط کی حمورت
ہے تیس دو بھی جگر تھام کے رجھیں گے
فخر عسلی دہ ہیں مشہور زمانے میں تو ہوں

۱۳۱

جب میں جانوں مرے بیدم کو چلائے گوئی

دین سے ملا دیا مری دنیا خراب کی
مشی خراب ہو دل خاند خراب کی
زادہ تو اس سے پوچھے برائی تراپ کی
جکو تیر بھی ہو غذاب و ثواب کی
سینہ پہ ہاتھ رکھ کے مرے دیکھے یجھے
حالت نہ پوچھنے دل پڑھنے افسوس کی
رہتی تھی پہلے چیز حسنوں سے رات دن
اب خواب ہو گئی وہ کہانی بتاب کی
مرے کی طرح آنکھوں میں بیم لگا دل میں

۱۳۲

آئے جو ہاتھ خاک دد بو تراپ کی

چلوادہ مئے نہ شر رایا شہر دارث
آئے نہ نظر تیرے سوا یا شہر دارث
کھلا نہیں کچھ بھی دترایا شہر دارث
ہے ذات ترمی سر خدا یا شہر دارث

شاہوں سے کبیں شوکتِ دخت میں ہو گے اولنی سے ترے دل کا گدا یا شہزاد
کیا گیا میں تجھے کہے پکاروں مرے مولا حاجی گہوں یا سیدنا یا شہزاد
بیدم تو ہے بیدام در حم آپ کا نبده ۱۶۷۳
جو چاہے کرو جو رو جنا یا شہزاد

آن گل غمام ہمارا جو چین سے نکلا شور فریاد کا بل کے دہن سے نکلا
ہم جلیسان دھن دل نہ دکھا اڈ میرا
پھر نہ آؤں گا میں جس رفتار سے نکلا
دیکو کر غرق ہوا بھر خیالت میں گلاب
جس پینی میکے گلرو کے بدن سے نکلا
چاکے گھنڑا میں اس گل پیصدق ہونگے
ند مانی ہے جو صیاد چین سے نکلا
کفر کا نام و نشان اب خدا میں رہا اللہ اشد جو اس بست کے دہن سے نکلا

اے تو خیر نہیں خوب سمجھ لود اللہ

شعلہ آڈ جو بیدم کے دہن سے نکلا ۱۶۷۴
دم بھر رہا ہے عالم اس شونخ فتنہ زا کا کس سے کروں میں شکو داں باٹی جفا کا
ساتی بتا طریقہ تایم اور رحنا کا دکھافے اتبا دیں کچھ لطف انتہا کا
دریائے نئے نئے میری کشتی کو پا کر فے اے ناخدا ہے بجھ کو اب اصطہ خدا کا
اس ہر دبری کو ہنچا پسیا م میرا منون گرنے مجھ کو اے غبیب ل خدا کا
کچھ پاس ہے تھوار لکھ خوف ہر خدا کا باں کا کحال سما لانا ہر دل میں لکن
تو صدر دلیا ہے ایوان احمد فرا کا اے شمع زرم اسکا لے ہر دین واہیا

تو سیفِ زلف جانماں تحریر کر دہا ہوں
واظن میں ہوں فشر واللیل لذائیں کا
ہے سورتا بھی اسکی مری نہیں تفاوت
انداز سب سے مجھ میں اس ماہوش لفماں کا
اے دالی دلایت لے ہادی طریق
لخت جگر ہے وارث تو شاه لانتا کا
دودخزاں ہے ہر سو گیونگر بیمار آئے
لے دل پھرا ہوا ہے رخ اندر نوں چڑا کا
گیونگرنا اس نظر میں کھب کے جانور دھرت
دیکھا ہو جس نے جلوہ وارث خدا نما کا
لطفِ در کرم سے مری فرمائی دستگیری
وامن پکڑ کے روایا جب اپنے رہنا کا
رتبہ پھر اس کا کوئی بیدم کے جی سے پوچھے

۱۲۵

خدمت کے تھیں نے دیکھا انداز دل رہا کا

خوب رہا کیا تو نے دل نا داں مجھ کو
دو بھی خس دتے ہیں اب کھل کر یاں مجھ کو
اتہدم لے تھے قربان میں اجوش جنوں
پہن لینے نے ندا جامہ عریاں مجھ کو
اب وہ اڑاں نہ تھا ہے نہ حست بلی
کر دیا مشق نے یہ بے سر سامن ججھ کو
عشق ہے نہ بہت مرا یہاں میرا
چلے گا فرگہ ہواب چلے ہے سداں مجھ کو
آپ میں آپ کو پا آئیں پھر دوں بیدم

۱۲۶

ایسا کھو دیتا ہے اکثر غم جانماں مجھ کو

کرے اس شوخ کا قیدی نجت مجھ کو
لئے پھرتی ہے مری گردش تمت مجھ کو
آپ کے کوچھ جاناں میں نہیں جاتا ہوں
کھنچتا ہے اثر جذبہ الفت مجھ کو
دل ہی قابو میں نہیں ناسیح ناداں میرا
پھر تو بے فائدہ کرتا ہے نصحت مجھ کو

تو سی اے خیر بہ دل اپنا اثر دکھائے
ان سے اللہ ملادے کسی حورت مجکو
رہا لفت میں مرا ساتھ کسی نے نہ دیا
چالدیے دیکھ کے پابند محبت مجکو
پیش آیا جو لکھا تھام سری پیشان میں
ان سے شکوہ نہ فنا کے سے ہستگاہت مجکو

خوب ظاہر ہے یہ انداز حذیں سے بیدم

۱۷۶

رہنے دیگی نہ دلن میں مری دشت مجکو

کھا ہے جن پا سرار محبت
نہیں کرتے وہ انکھار محبت
مرض سے موت کے پانی رہا نی
ہوا جدند سے بیار محبت
ہے اذنِ عام جو چاہے چلا آئے
کھلا رہتا ہے دربار محبت
وہی آزاد ہے دونوں جہاں سے
ہوا ہے جو گرفتار محبت
جنماں اور بھی کرنے لگے وہ
کیا جب ان پتلہار محبت
خبر لے جلد اد فخر مسیحا
مرا جاتا ہے بیار محبت
ہے گا سہتے ہستے رنج بیدم

۱۷۷

ابھی ہے نو گرفتار محبت

سے جو نام بھی تیر کے دارث مکے مولا
یہی کہتا پھرے ہر جامے دارث مکے مولا
چلا آئے وہ بے کٹکے تے داں کے ماں میں
جسے ہونون خشر کا مکے دارث مکے مولا
تجھے کی جانے نا بینا مکے دارث مکے مولا
پڑی ہر دھوم یہ ہر جامے دارث مکے مولا
نہے نیخان شیخ ربر سمن بھر تے میں م تم تیرا

نہیں کچھ دامسط دیر و حرم سے تیکے بیدم کو
وہ بندہ ہو چکا تیر امکے دارث مگے مولا
جو پوچھا کہ دل آج کیا ہو رہا ہے تو بو لے کے شغل جنا ہو رہا ہے
خدا نی کری خانہ دل میں رہ کر تبول کا سی جو عملہ ہو رہا ہے
کہا حال فرق توبو لے سہیں کیا کسی کا برا بابا بھلا ہو رہا ہے
خبر کے تیری جدائی میں تیرا بُرا حال اے دلرباہو ہو رہا ہے
مرا بخت گردش سے چیخ ہیں کی نلک کی طرح کچھ ادا ہو رہا ہے
دہم قتل فائل ترا آب خبر مگے حق میں آب بنا ہو رہا ہے

نہیں کوئی جائے شکایت ہے بیدم

۱۵۰

جو تقدیر کا ہے لکھا ہو رہا ہے

عجب راہِ محبت پر خطرہ ہے کچھی نفع ہے پہلے ضرور ہے
چہاں میں عیب بھی انکا نہ رہے کہ جن پر مهر کی تیری نظر ہے
ہائے حال سے کیوں بنے خبر ہے یہ تیرا حال کیا اے چارہ گر ہے
بس اب دلکو سی ڈننظر ہے مرا سرا در کسی کا نگزٹ ہے
گئی اک روز کوچے تک نہ آسکے چاری آد بھی کیا پے اثر ہے
نہیں معلوم کیا دلیں کرے گا چھپا بیٹھا تیرا تیر نظر ہے
اسی صورت نے بی صورت بناں وہی صورت مگے پیش نظر ہے

نَا تَخْوِيمَ مَرَے بُلْهُو سَے اللَّهُ ابْجِي بَخْتَرَا مَوَا وَرَدْ جَنْجَرَ بَرَے
 دَهْ دَلَ لِيكَرَبِي كَرَتَهِ هِسْ جَنَانِيْسِ بَهْنِيْسِ مَعْلُومَ كَيَا آمِدْ نَظَرَ بَهْ
 تَارَهِ اَوْجَ پَرَ بَهْ عَاشَقُونَ كَاهَ لَبَ بَامَ آجَ دَهْ مَرَجَلَوَهَ گَرَبَهِ
 دَهْ كَيَا جَانِسِ هَمَارَ دَرَدَ دَلَ كَوَ پَرَلَهُهَ حَالَ كَيِّسِكَوَ خَبَرَهِ
 فَنَالَ كَرَتَهِ بَلِيلَ فَصَلَ كَلَلَ حِسِ يِهَايَ مِيشَغَلَهَ آنَهُوَلَهَ بَهْرَهِ
 كَسَكَيِّيَادِيِّسِ بَهْ پِسِ هَرَدَلَ يِسَكَكَعَمَ مِيِّسِ بَيِّدَمَ حَشَمَ تَرَهِ
 عَبَثَ رَفَنَارَكَيِّوَلَ رَوَسِ كَسِيِّ كَوَ هَارَابَهِيَ تَوَهِيَ بَيِّدَمَ سَفَرَهِ
 نَهَ بَيِّدَمَ كَوَ كَبِيْسِيَ عَافَلَ سَمَجَنَا

۱۵۰

اَرَے اَسِ بَخَيْرِ کَوَ سَبَ خَبَرَهِ

اَيِسَامِزِ اَکِهَاں تَخَا بَهْلَا وَهَلَلَ يَارِ بِسِ جَوَ لَطْفَ آرَهَهِ بَهْ شَبِ اَنْتَارَهِ مِنِ
 بَاتِیَهِ بَهْ کَچَخَزَانَ حَمِينَ رَوَزَگَارَهِ مِنِ عَرَصَهِ مَهَا جَوَ آمِدِ فَصَلَ بَهَارَهِ مِنِ
 اَسِ زَلَفُ وَرَغَهِ کَيِّيادِيِّسِ لَلِيلَ وَنَهَارَهِمَ مَرِنِیکَے بَعْدَ بَحِیِّیِّیِّسِ پَرِیَشَانَ هَزارَهِ مِنِ
 دَهْ بَنِصِیَبَ هَوَلَ کَمَرَیِ لَاشَ سَکَلَهِ دُوَگَرَزِ مِنِ بَحِیِّیِّیِّسِ نَهَلَیِ کَوَنَهِ يَارِ بِسِ
 شَایِدَهَهَ آَیِّسِ بَعْدَ فَنَا مِيرَیِ قَبَرَ پَرَ اَنَکِھِیِّسِ بَخَلَلِیِّیِّسِ مَوِیِّسِ مِنِ اَسِ اَنْتَارَهِ مِنِ
 بَوَلَهَهَ قَبَرَ پَرَ مِرَیِ آَمِگَرَلَوَابَ اَنَهُوَ اَکَ عَرَرَهُوَکَیِ تَقَیِّسِ سَوَتَهِ هَزارَهِ مِنِ
 اَسِ چَارَهِ سَازَیَوَلَ تَپَرَقَتَهَ جَانِسِگَیِ تَبَرِیدَ وَهَلَلَ مَجَکَوَ پَلَادَهِ بَسَجَارَهِ مِنِ
 مِیِسِ ہَوَلَ تَرَادَشَلَ پَرِکَاهَ هَجَرَ بِسِ لَئَے چَلَ صَبَا اَذَا کَے بَجَھَهِ کَوَنَهِ يَارِ بِسِ

یاس و ہر س فخرت و حرمان فرنج د غنم
اپکے سولہ ہے کیا دل امیدوار میں
امس کی شیم زلف اڑا کر بہار میں
دوشن ہالے داغ جگر میں مزار میں
پر کیا کریں کہ دل ہی نہیں اختیار میں
لگھر گھر کے آئی روت نیوال بہار میں
مرکے بھی ہمے پھین نہ پایا مزار میں
کس طرح میکشی میں کرذ ترک زامدہ
پن پنی پکارتا ہے پسپہا بہار میں
بیدم دہ تیرے خانہ دل میں مقیم ہے

۱۵۲

تو دخواستا پھرا جے دشت دیوار میں

آپ کو بھے کے جا ب دیجئے کبتک رہے
یہ ستم بے حاب دیجئے کبتک رہے
چنخ کا یاداب دیجئے کبتک رہے
آپ سے دوری خباب دیجئے کبتک رہے
بھر کا بھور پر خدا ب دیجئے کبتک رہے
یوں مری مٹی خراب دیجئے کبتک رہے
دیجئے کبتک رہیں غیر چ دہ مہرباں
دیجئے کبتک رہے کاٹلے بھاں کا دھیان
دیجئے کبتک رہے غر کو یہ جوش عشق
آپکا حن ثباب دیجئے کبتک رہے
دیجئے کبتک رہے میں پاس

۱۵۳

بھر میں یہ انظراب دیجئے کبتک رہے

ہوش میں انقلاب آتا ہے	باد جب بے نقاب آتا ہے
اب بجو ہوش آیا خواب آتکے	غم سب کھوئی آہ غفلت میں
یاد کس کا ثباب آتا ہے	کیوں کھلے جاتے ہیں چین میں بھی
اب ہست بثباب آتا ہے	نخا جو طغی میں افت دل جاں
آج وہ بے نقاب آتا ہے	جس کے جلوے سی غش متھی موسیٰ
میرا خانہ خراب آتا ہے	ہو گا آبادیہ دل دیراں
ثانی بو تراب آتا ہے	وارث خلق مارک کونین
کس لئے اخطراب آتا ہے	باد بیٹھا ہے دصل کا دن گے
دوز تاہوں سمجھے کے محمل یار	جب لب جو حباب آتا ہے

دھن کا گل میں پیچ بنابریم

۱۵۲

کیوں نجھے پیچ و تاب آتا ہے	
یہ نارسانی بگاڑتے ہوئے ہے نالوں کو	نال ایک ہر کافی ہو سو کالوں کو
بنابری کے بگاڑتے ہو اپنے بالوں کو	نیال ایک ہر کافی ہو سو کالوں کو
چھلار ہار کرو ہاتھوں پائچ کالوں کو	بگاڑتے ہو اپنے بالوں کو
دعا میں دیتا ہوں ہر متنانوں کو	جہاں میں مجھ سا جناکش ہو دوسرا کوئی
نلک میں خوب سمجھتا ہوں یہ ری چالوں کو	مری خرابی کا باعث ہے یہ چلن تیرا
غضب سے اس پیچی موجودانہ انکھوں کو	قریب ہو رگھاں کو بھی وہ پرہہ نہیں
ہمال کیوں نہ ہوتا عرش میسے نالوں کو	فراق یار میں دل سے مکے نکلتے ہیں

اذا دنماز و جنادستم کے ساتھ خدا
ذر اساتم بھی دید تیاحن والوں کو
شال نقش قدم مرٹ کے جہاں میٹھے
نشان چاہئے کیلئے نشان والوں کو
خبر بھی ہے بھرے میٹھے میں ایک مرٹ کے
ذھیر خار بیا بیا ہائے چھالوں کو
جوزیب وزینت پانچ جہاں تھے اے بیدم

۱۵۵

اجاڑا چرخ نے ایسے ہی توہناوں کو

اسی انداز سے لشہر قدر پر چلے آتا
منگھا کر زلف ملکیں یاد کھا کر حشم مرتانا
پلاوے شاہ وارث کیں بہابھ مجھوں میانا
جہاں جاتے ہو تم آباد کر لیتے ہو دیرانا
ذرا حشم حقیقت کھو کر دیکھ اسال ناؤں
ذخود آیا نہ بوا نہ پوچھی بات ہی میری
ندہ ہوتا ہوں پہلے شمع پیں یا کہ تو پہلے
اُسے دیکھا نہ ہو جس نے دہ مجھ کو دیکھے بیدم

۱۵۶

سریا سے گئے ظاہر ہے سب انداز جاتانا

یہ بے دلن ہوں غریب انوئی خطا صیاد
ستانہ مجھوں نے میری بد دعا صیاد
تراء ایسرس سے سمجھا کہاں جائے
خیال کو نہیں لتا ہے راستا صیاد
اڑا کے لئے گئی جب گئی گل سبا صیاد
ہیں تو ذرع کیا اس پہ بس چلدا نہ ترا

خطا توں کی سختی میں نے ترا لیا ایسا تھا غصب میں ڈال دیا بھکو بے خطا بھیا و
ایسے عشق ہوں پیشہ مرا ملامت ہے نہزاد بار تو کہا لے مرا بجلا صیاد
ہے سیر جتنے سے بیدم اسے خطر گلے ہے ۱۵۴

آخر کب تک نہ ائیت آئے گا کیا قیامت تک یوہنی ترسائے گا
اہل محشر پر قیامت آئے گی حشر میں بن سخن کے جب قوائے کا
دم بخل جائے گا کو گھٹ کر مرا پر ترا شکوہ نسل پر آئے گا
یا خبر سختی ضعف سے رہ میں ترمی میخ کر ہم سے نہ انتھا جائے گا
ذبح کر صیاد بلبل کو مگر یہ بتائے تجھکو کیا مل جائے گا
جیسے جی آتا ہیں خلالم تو کیا فاتح مرقد پر پڑھنے آئے گا
دل نہیں قابو میں ناسخ کیا کروں خود سمجھ لے کیا مجھے سمجھائے گا
تیرے آجائے سے اے رشک میں کشہ نازد ادا جی جائے گا

جنودی فرقت میں بیدم نوب ہے

۱۵۵

جنودی سے با خدا ہو جائے گا

ہے لقب قیدی گیسوئے معجزرا اپنا طوق دز بخیر سے کیا ڈر کہ ہے زیور اپنا
دیدے گراس کی محبت میں کوئی سرنا پا تو بھی والشدہ ہو گا وہ سکر اپنا
بیدم اب منگ دریا رہے اور سر اپنا جیسے جی تو نہ آئئے گا کبھی بتر اپنا

لہٰ حشر تو گرتے ہو پچھا اسکی بھی ہی شرم
کہیں چیخانے نے دا و محشر اپنا
نے بھی اے لحد تنگ کیا تنگ ہیں
ہم تو یہ سوچکے آئے تختے کر کے گھرا پنا
م بصل تے جانباز بہت میں باقی
نیا مریں کی جو نہ قاتل ابھی خخبر اپنا
بڑا ہوں تو سچلے تم ہو بنا ہو مجکو
اب بچاڑو نہ میاں مجکو بنا کر اپنا
یا مری تینغ زبان پر یہ چکتے مضمون
کس حصائی سے یہاں گریا ہو جو سراپنا
جن کو بیگانہ سمجھتا تھا میں پہلے بدیم

۱۵۹

سب وہ اپنے ہوئے جب ہو گیا دلبرا پنا
کار مشکل ہو گا شتوں کا وہ شاہ نوبان جدھرے نکلے
مزاح ہو جب حشر میں پکارے کہ ہائے کوئی کہ ہر سے نکلے
رہیں کبھی منتظر ہیں آنکھیں اس حرمت دید کے میں صدتے
پس فنا بھی یہ آرزو ہے کہ وہ تنگرا ادھر سے نکلے
تنگ سونگ کے آرٹیلیئر فریب میں آئیں گے ذہرے
کبھی ہوئی ہو جو دل میں صورت بجا اودہ کیوں کرنے نظر سے نکلے
کر لے جدیہ بجت دیکھا اب آہ رس اثر کچھ
کہ ہو کے خود مضطرب وہ دلبرا کارتا مجھ کو گھر سے نکلے
ہی ہے بدیم کی آرزو اور یہی جذبہ خواہش یہی دعا ہے
۱۶۰ جدما ہو سرتن سے یا آہی پرانا کاسودا نہ سر سے نکلے

ہر جنگا کو تری دفا سمجھے ہر عنم دند د کو دوا سمجھے
 خضر بھی تو تھیں خدا کی قسم کشتی دل کا ناخدا سمجھے
 پھر مچلنے لگا ویس کے لیے دل ناداں تجھے خدا سمجھے
 غیر جیسا مجھے ستاتا ہے اور تو کیا کہوں خدا سمجھے
 دور کی سوجتی ہے بیدم کو ۱۶۱
 اس کی باتوں کو کوئی کیا سمجھے

اب وہ پہلی سی محبت کیا ہوئی دو مروت بے مرودت کیا ہوئی
 کیا ہوئے اقرار اور دخداۓ ترے اب وہ رسم خطاکت بست کیا ہوئی
 خود نہ آئے تھے تو پوچھوا سمجھئے بعد میرے تیری حالت کیا ہوئی
 دل تڑپ جائے ہو جب آتی میں یاد کیا ہوئے جلسے محبت کیا ہوئی
 قبر کو میری مشاگر ناز سے پوچھتے ہیں اب وہ نزب کیا ہوئی
 ہائے وہ لطف جوانی کیا ہوا وہ تشا اور وہ حسرت کیا ہوئی
 رفہ فرد ا د عدہ دیدار سے کیوں نہیں آتی قیامت کیا ہوئی

بیدم اب رورہ کے آتا ہے خیال

وہ مری موزوں طبیعت کیا ہوئی

۱۶۲

ہے چڑھائی لشکر عنم کی دل بیمار پر سیکڑوں صدے ہیں میری ایک جان زار پر
 جسے دل مائل ہواں شخخت نگل خسار پر لوٹتا دہماںوں شب بھر رتہ رتہ خار پر

میں شیدا یار تیری ابرو نے خلدار پر
عید ہے ہم کو گلار کھانا تری تلوار پر
بلاہے اب جو لفظی مرحبا منقار پر
لوٹ ہے بل بھی میرے نامہ زار پر
لب دن پھونچے گایہ الا کر مکان آنک
پی نہول نے تے اس بھل کو اپنا کر لیا
اور کی جانب نظر بھر کر ابھی دیکھا نہ تھا
بیک کرنا تو گرفص بہار آنے تو دے
تقدر شوق شہادت سو ہوا بیتاب میں
سل بھل میں یہ ستم بیبل پہ ہے صیاد کا
نوں ہم رشہ لب چاہ زندگانی میں رہے
لے اتنا بھی ہر لغز بھر سے پوچھا نہ کئے
رُجباں اڑگیا دم میں قفس سے جسم کے
خی تقوے پہ نازان اونتا بندہ بہر
پارِ الفت اُنھوں نہیں سکتا ہو تبیدم بھر جی

۱۶۳

رُذگلٹاک دیک مگراں ہوا تو جسم زار پر

خواں عالم کے دہ سلطان بنے بیٹھے ہیں
اوگیسوئے رسول عربی میں شب سے
حضرت دل بھی پڑشاں بنے بیٹھے ہیں
وکے دل حبان کی وہ جان بنے بیٹھے ہیں

خاک میں آنکو ملانے کو جلانے کو اخیں دشمن گرہ مسلمان بنے جیتے ہیں
 طرف سے پوچھتے ہیں سرخصل مرانا نام جانتے ہیں مگر انجان بنے جیتے ہیں
 اک ذرا پھر یہ تیار ہیں جلنے کیلئے صاحب خانہ ہیں مہمان بنے جیتے ہیں
 کل تماک مجھ سے لکھاتے تھے جو نظر لیں بیدم آن دہ صاحب دیوان بنے جیتے ہیں ۱۶۳

خواب میں صورت زیبائے دکھانے والے بخت خواہ بیدم عاشق جگانے والے
 اونٹانے کو پریشان بنانے والے بال بکھرانے مئے بام پا آنے والے
 اٹھ کر ہم آئے ہیں اوجان سو جانے والے کہتے ہیں نہس کے مری لاش پا آنے والے
 عین کو حسن خداداد دکھانے والے منہ ہیں دیکھ کے برع میں چھپانے والے
 راہ تسلیم و رضا مجاہد تبلانے والے پھر کر رنگ پا لطف دعایت کرنے
 جب وہ آئیں سگر مارخون بھانے والے دیکھنے حشر میں گیا اور بمحشر سے کہیں
 اس طرح ان کو منتاثر ہیں منتھانے والے نیت کر کے کجھی روکے کجھی سمجھا کے
 اے لو وہ آگئے مردوں کے جلانے والے نزع میں دیکھنے مجبویر کہا لوگوں نے
 اودل غاشق شیدا کے چرانے والے یعنی لوں نہ گا مگر اقرار توکر دے ظالم
 مر جا کوئی نشانہ ترا خالی نہ گیا ایسے دیکھنے کی نہیں تیر کانے والے
 آترے چاند سے تکھڑے کی بیانیں لے لوں ناز مجھ بیدم خستہ کے اٹھانے والے ۱۶۴

خدا کوئت میں دیکھا بت خدا میں بنا زاہد کہوں اب کس کو کہا جیں
 میسر ہو حیاتِ جا و دُانی جمومت آجیائے کوئے دلبر با میں
 تری ان پیسوں میں تاقیامت نہ آیا اور نہ کوئی واعظا میں
 ہمارا نام بھی تیری پدالت نکھا ہے دفترِ اہل صفا میں
 دعلئے وصل سو کس طرح پوری خداوت ہے احیات اور دعا میں
 دہ بُت بکی مہرباں ہو تم پہ بیدم کرواب سجدے درگاہِ خدا ہیں

جانب پیری میں سہراہ بیدم
چلو تم شوق سے راه رخنا میں

۱۴۶

اے بیار میرا تیرے سوا یار کون ہے تجوہ سا چہاں میں اندھر خدار کوں ہے
 افراز میری من کے دہ کہتے میں نامے ملکراہا ہے سرس پ دیوار کوں ہے
 تیرے سوا بتا تو مجھے اے خیالِ یار میراثب فراق میں غم خوار کوں ہے
 اں بھی نجت تو انکھوں ملائیں نہ بات کی تم سے زیادہ اور چادر کوں ہے

پہنے عطا کریں گے وہ بیدم بھی کو جام
تجوہ سے زیادہ لشناً دیدار کوں ہے

۱۴۷

مری آہ جب پڑ اثر ہو گئی جو حالاتِ ادھر سختی ادھر ہو گئی
 ن آئے شب و عدد وہ میرے گھر مجھے نکلتے نکلتے سحر ہو گئی
 تری چال سے اک قیامت میں قیامت بپا فتنہ گر ہو گئی

عجب تجھے میں رہی جان نار کے سب عمر ہوئی لبر ہو گئی
 نہ مکن ہوا ورد دل کا علاج دوا اور درد جگر ہو گئی
 گری خدا دل پہ بجلی اُدھر جبھر نہ کے اسکی نظر ہو گئی
 مرے کیا کہ عمر ابد پا گئے میجا کہ جن پر نظر ہو گئی
 سٹی کیا تے تو خ سے لغت بیاہ سر شام گویا سحر ہو گئی
 مرا سرگیا تو بلاسے گیا ہم عشق کی خوب سر ہو گئی
 غضب ہو گا بیدم مکے عمل کی
 قیوب کو جیدم خبر ہو گئی

۱۴۸

ہربات ہے زالی اس شوخ سیم تن میں لاکھوں نباد دیکھنے ظالم کے سلاوین میں
 دیکھا بوجو قد بالا تیرا تو ہاستھ اٹھا کر دیکھا بوجو قد بالا تیرا تو ہاستھ اٹھا کر
 وہ حشم مت اسکی شایدی پری ہوان پر مرنے کا دعا ایں شزاد بھی چمن میں
 مرنے سے تجوہ میں ہیں اشکار جوپن میں وہ حشم مت اسکی شایدی پری ہوان پر
 یہ سب چھپے ہو گئیں اک تیر بالکن میں مرنے کا دعا ایں شزاد بھی چمن میں
 تیرا ہی دم بھروں یہ جنکے جان تن میں بعد فنا بھی دل میں تیرا رہے تصور
 والٹدیک رشتہ ہے شخ دبر بھن میں زنار کو جو دیکھا تیس میں تو سمجھے
 باشے کی کسکو حاجت ہو تیری انہن میں ساقی تری نظر نے کیعنی کیا ہے ہم کو
 گوڑھریں ہم کہا ریا کہ بن میں بعد فنا میسر ہو گا وصال جانا ایں
 پھرتی ہے خاک الٹا تی تو کلمے چمن میں ادبلل اب نہ علم کر فصل بیمار آئیں

شاغر ہوں جس نہ مشی لیکن کسی کے غم میں
لکھتا ہوں اپنی بیتی موز دلی سخن میں
کچھ سچل نہ سہمنے پایا افسوس زندگی کا
غم دوڑنا حق کھوئی عمر و محنت میں
دشت بلا کشان الفت میں چلان ایدل
کر سیر اس چین کی آیا ہے جس آپن میں
کوچے میں تیرے ہنے اکرم نہ چین پایا
قیدالم سے نکلے ڈوبے چہر دتن میں
ہم کو خبر نہیں ہر کس بتنے دل ہمارا
بھل نہیں وہ لے گل مایل نہیں جو تجھ پر
بھالے اپنے سچے چھان بڑا میں
اک جام ریسا ساتی سہر خدا پلاٹے
دو شمع کیا نہ پھیلچی جو قیری الگن میں
پڑا نہ وارا ہل عضل ہونے تصدق
چھوٹوں دھکائے کیا کیا چرخ کہن تماشا
دو شمع رو جو آیا بے پردہ الگن میں
لگتا انیں بیدم اب جی مرا وطن میں

الثد کے گرم سے آزاد ہوں میں بیدم

۱۷۹

سر و ہی کی صورت اس لکھن سخن جیں

حمدہ ہجر سے جیسا ہوا دشوار مجھے
کیوں دیا میرے خدا عشق کا آزار مجھے
مدیں ہو گئیں دن لات ترلتے غم میں
ای تو دم لینے والے چنخ ست کار مجھے
بعد مروان بھی رہی حستِ دیدار مجھے
دیدہ شوق برابر ہے دامر قد تک
بڑھ کے نہ عول کوکے سر پا اٹھاتیا ہے
افسر قریں سمجھتا ہے ہر اک خار مجھے
زامبا اب تری جنت نہیں رکار مجھے
لطف آتا ہے جو قائل تھے تلوار مجھے
چین آغوش میں مادر کی گہا نتھا ایسا

خوٹے دریلے مجھ تیں پڑا کھاتا ہوں لے مرے نوح لگا بہر خدارا پار مجھے
سیر گلشن کا نالے نام خدارا بیتم
یاد آئے گا دہی غیرت گلزار مجھے ۱۶۰

اپنے مقتولوں کو دہماسا بنارکھا ہے خوب مقتل میرے قائل نے بجا رکھا ہے
سلکے عالم کو تے غم نے بجا رکھا ہے جبتو نے ترمی دیوانہ بنارکھا ہے
محمرہ زیدہ جینا کو بننا رکھا ہے کیوں قیامت سخ نشان کو اٹھا رکھا ہے
حضرت دل تھیں کچھ خیر تو سوجہ کیا بڑی
جامِ الغت مجھے سانی نے پلایا ایسا
حشر ہے شوخی رفتار سے کس کی یہ پا
چارہ گرسی یہی چارہ گرسی میں صرف
جان کی طرح سے دل اور جگریں ہم نے
حاجت یعنی دیر کچھ نہیں قابل تجھے کو
کچھ یو آج آہی دل عشا ق کی خیر
اب نہیں نام میرے دل میں شائی کا واث
عزم مطلب کیتے ہیں مہک مجھے سے
دل کے لئے لینے کا کرتا ہوں کبھی ذکر توڑہ
ذکر کے بعد مری تدریجی قابل قائل کو

خون بکر کرنی شیشیں میں اٹھا رکھا ہے
کسر نے سوتے ہوئے فتنوں کو بجا رکھا ہے
مرغی جر کے جیار میں کیا رکھا ہے
آتشِ عشق کو مدت سے دبارکھا ہے
خون عشق اشاذیں میں بہارکھا ہے
حصنِ شرگاں نے پڑا پنا بنا رکھا ہے
تیری نیرنگی نے یہ زنگ جما رکھا ہے
ایسی یا توں میں بھلا آپی کیا رکھا ہے
میکے فرماتے ہیں پہلو میں یہ کیا رکھا ہے
خون بکر کرنی شیشیں میں اٹھا رکھا ہے

جنوں نقرے کسی خالمنے تباکر بیدم پختویہ ہے کہ مجھے ناچ پخار کھا ہے
دہ ہی دل میں گیا بیٹک ترا بیدم جس نے ۱۶۱
آنکھ میں سرمه ما زانگ لگا رکھا ہے
پوش میں آدل ناداں تجھے سو جھا ایا ہے کس پڑھتا ہے نداد بیچھ تو کتابا ہے
آنکھ اگر بیچھ کے گریاں جو قوبیجا کیا ہے تیری جیتا بی کا باعث دل شید کیا ہے
آج کیا ان سے اتعاب منخرش آٹا بھیڑ سی بھیڑ ہے در پر یہ تماشا کیا ہے
کون سی سورت زیبا کا ہوا ہے سودا حضرت دل یہ کمی روزے نفشا کیا ہے
جسکی اک ایک لا لاکھوں کا خون کرتی ہے

۱۶۲ تو جو مر جائے تو بیدم اُسے پردا کیا ہے
دل کی شب جب مری اولئی نہیں ہوئی کچھ کا کچھ کہتے گلی وہ آنکھ شرمائی ہوئی
سحدوت زیبا نہیں بوجو مر جوانی ہوئی ہے کہیں بیٹک طبعت اپنی آنی ہوئی
خاطر احباب ہی حیران و تپڑ مردہ تمام دیکھ کر چہرے پر میرے سیسی چھائی ہوئی
یاد آیا پھر وہی گلگوں فیامیرا بمحے دلوں ہیں ایمل بائے جان مشکوئی ہوئی
زلف بیل کھائی ہوئی یا چال ٹھلان ہوئی غیر کے گھر جاؤ پھر کپڑے بدکسر شوق سے
پہلے دفنادو ہماری لاش کھنائی ہوئی اب بہت مشکل سی پھر روندہ نکے ہاتھوں یہی
ذخیر نہیں آ جکل زاہد کی بیکھائی ہوئی پی لے زاہد پھر خدا جانے میسر ہوئے ہو
موسم سرماہا وٹ کی گھٹا چھائی ہوئی

دل بکانے میں ہوا بیدم تجھے کیا فائدہ

اُنکی شہرت ہو گئی اور نیری رسوائی جوں

۱۴۳

آج کیا ہے کس پر میں مر کار جنگیاے ہو گیوئے شہزاد بھی ہیں چہرہ پل کھاہدے
مدتوں باعنی ہے واعظ کے بہکایے توئے حضرت بیدم میں بخانے میں لج آئے توئے
پھر ہے یہیں عوسمہ عوشریں اترائے توئے کتنے ماذاں ہیں یا زخم پر عاصی تو
شکر ہے اللہ کا نکشن میں آتی ہی بہار
غیر سے ملنے کی کھاتے ہیں ہی مجھے قسم
محکوم کھلاتے ہیں یا میں مجھے سکھلاتے ہوئے
عوسمہ عوشریں میے خون ناحق کے سبب
اک بڑن چکی پھرے میں وہ بھی شرما ہوئے
ہم فعل ہوتے ہیں کہتے ہیں کہ خلوت میں چلو

حضرت بیدم بھی ہیں کہ ریحہ گھرا ہوئے

۱۴۴

اکدم بھی دم قتل تورک کرہنس ملتا قاتل کا گھنے سے مگے خبرہنس ملتا
دن رات پیاں رہتا ہر کوں تھڈیہا دم بھر تجھے جیں اے دل ضطرہنس ملتا
ہیں ایک ہیں تیر سنا نکو جہاں ہیں کیا اور کوئی چرخ ستگر ہہنس ملتا
خوش ہو کے کسی وقت جو دم قتل پکیرے آمادہ بھی ہوئے ہیں تو خبرہنس ملتا

جانا ہے جوے نوشی کو سخانے میں بیدم

ساق کھنی شیشہ کبھی ساغرہنسی ملتا

۱۴۵

کوچہ دلدار ہیں لے دل نچل دیکھ کر اس کو تو جا سیکھا محفل

چکیوں سے دل کلکھ جست مسل چل وہیں تجھ کو لئے چلتا ہوں جل
 ہوں ہر لپی غم عمارت گے لیے دہ نہیں آتے تو تو ہی آ جل
 پھر تو یہ سائے نکل جائیگے بل عاشق زلف رہا ہو تو عدو
 جان مضرط تو ہی تالب سے نکل دل کے ارماں تو نہ نکلیں گے بھی
 لے لپیں ہجر کروٹ تو بدل دیکھ تو بابیں پہ یہ کون آگیا
 سوز فرقہ سے جلا نخل شباب زندگی کا دیکھنے پائے نہ سچل
 تیرے اس انداز سے جی بھر گیا تیرش کا دوسرا پھلو بدل
 دیکھنے کس روز بیدم آئیں وہ

۱۲۹
 مدتوں سے ہورہی ہے آج کل

عمرت دراز بادگی ہر سو پکارہے منون ساقیا ترا ہر بادہ خوارہے
 پرہانہ و احیسہ زمانہ نثارہے وہ پیر میرا وارث عالی وقارہے
 یارب یہ کس بلاک شب انتظارہے دل کو نہ چین ہے نہ جگر کو قرارہے
 اٹھاکے چل رہی جو نیم بھاڑا ہے کیا اس نے دیکھا کہیں رفتار یارہے
 محشر کار درز ہے کہ شب انتظارہے دل بضطرب ہے اور جگر بیقرارہے
 اب اخ طراب کیوں یہ دل بیقرارہے رسوائے عام کرنا تھا سورہ بھی کر چکا
 نائزک جایا ہے دل امید دارہے اے ثبت نہ اسکو نہ گخانل سکی تھل و دیجھے
 پڑھانہ دار جبل شیخا نثارہے اے شمع رو ترے گل رخسار پر سدا

اس وجہ اب تو منعف نگیلے زیرِ حکمی
 بیزار عذر لیں گل تر سے کیوں ہوا
 اس زلف دلخی کی مجبو ریا رت نصیب ہو
 آئی ادھر بہار ادھر قید ہو گئے
 باش جہاں کی محبوسے دو دنگی نہ پوچھئے
 تبلاؤں کیا اس حالِ دل پے قرار کا
 تہنا پڑے جوئے یہ شبِ انتظار میں
 تو ہی خدا کے دامنے آؤ تو آچکے
 غیرِ دل کے ساتھ آکے مری قبر پرہ شوخ
 باش جہاں ہیں شادی و نعم ساتھِ مانگی
 روشن ہو سارا حالِ زمانے کا آپ پر
 ہے فائدہ ہے اسے دلِ مختاری اضطراب
 مضمونِ نہ ان کی زلف کا ہے بندگی
 حیراں ہوں اپنے دلیں گلب کیا جواب دوں
 اگر ہماری قبر پر کہتے ہیں ناز سے
 تو حاکمِ الجلالیں اک نیندہ ذلیں
 مجرب ہوں گناہوں سے جبو نفس سے

ہر سوئے آن مجھے تن لا غریب بارہے
 دیکھا چن میں کیا گل رخار بارہے
 حق سے دعا یہی مری لیل وہنارہے
 بدتر خداں سمی بھی ہیں نصل بہارہے
 دو خداں کہیں کہیں نصل بہارہے
 جو حال ہے وہ چہرے کو سائکارہے
 ہندو ہے کوئی نہ کوئی تم گسارہے
 لے موٹ اتو یہاں مجھے انتظار ہے
 شکار کے پوچھتا ہے یہ کس کا مزار ہے
 سکل خندہ دن میں شنبہ اگر اشکارہے
 کیا یہ خبر نہیں کہ کوئی بے قرار ہے
 بس آچکے دو جن کا تجھے انتظار ہے
 چوٹی کی بے جوبات بہت پیچدار ہے
 دو مجھ سے پوچھتے ہیں کہ کیوں بیغوار ہے
 جو ہم پر مرٹی یہ انھیں کا مزار ہے
 میں مشتبہ خذک نومرا پروگار ہے
 اب بخش یا نہ بخش تجھے اختیار ہے

بیدم وہ میری قریب کہتے ہیں غیر سے جن پر کئے تھے ظلم یہ ان کا مزار ہے
بیدم وہ پھر اپنے سمجھا لطفِ شال کا فرق میں جسکا وجہ و ستم ناگوار ہے
بیدم وصال میں جو پانی صحی یار نے

۱۷۱ اب تک اسی شراب کا باقی خمار ہے

جو مری ہونی کھنی حالت ہو گئی سب بہ اس دل کی مذلت ہو گئی
بچھر کسی بُت کی عنائت ہو گئی بچھر ہی پہلی می حالت ہو گئی
ہائے کیا بچھرے کی رنگت ہو گئی دوسری دل میں کیسی حالت ہو گئی
مودتی صورت پہ پڑتے ہی نظر یک بیک مائلِ بیعت ہو گئی
خوب رسوائے زمانہ ہو یہے دل بکانے کی فیضت ہو گئی
سماتے کھانے غم کسی کے عشق میں ہم کو غم کھانے کی عادت ہو گئی
قبر میں رکھ کر عزیزوں نے کہا
حچوٹ سکتی ہے چٹائے سے کہیں اب مریض غم کو صحت ہو گئی
بچھر ہی جس سے محبت ہو گئی
بچھر کر بھی دل نہ ہم نیتے تجھے کیا کہیں اب تو حادث ہو گئی
بچھر ہای دل کو رہشت ہو گئی
یہ تو کہنے کیا ہوئی مجھ سے خطا کیوں مری صورت لغرت ہو گئی
خاک میں ساری جوانی مل گئی آکے پچھے یہ نوبت ہو گئی
رات بھی روزِ قیامت ہو گئی آن کے جاتے ہی نہ بچھر کاٹے کٹی

عرض مطلب پر گزر جاتے ہیں وہ بات کہنا بھی خُلایت ہو گئی
 پھر تین مقل کی یاد آنے لگی پھر دہاں جانے کی سمت ہو گئی
 اور والہ تیری غلط نے مجھے دیکھ لے ظالم رہالت ہو گئی
 حسن جاتاں عشق کا منوں ہے آپسے میں عکس ان کا دیکھ کر
 جس کے باعث اس کی شہرت ہو گئی دیکھنے والوں کو حیرت ہو گئی
 دیکھنے والوں کو حیرت ہو گئی دیکھنے والوں کو حیرت ہو گئی
 دور انکارِ زمانہ ہو گئے دیکھنے والوں کو حیرت ہو گئی
 دہ دہاں بیتاب میں یاں بیقرار دیکھنے والوں کو حیرت ہو گئی
 مل گیا لے دیکے ان کا پابان اس کا پھر کہنا ہی کیا ہے مہراں
 اب دہاں جانے کی صورت ہو گئی پھر گئیں بیتم نگاہیں یار کی
 دونوں جانب ایک حالت ہو گئی چشم جاتاں بے مردت ہو گئی
 آپ کی جس پر عنایت ہو گئی پھر وہ بیتم تیرے گھر آنے لگے
 اب دہاں جانے کی صورت ہو گئی پھر مذاق تیری قسمت ہو گئی

دل بیتاب کو تھامے کلیسا تھامے بلے تہنا شب غم میں کوئی گیا تھامے
 کسی جانباز کا تابوت ہجے جنکے ہمراہ حرتوں کو چلی آتی ہے تنا تھامے
 غیر سے چولے وہ جب جسٹریا من پکڑا پردہ تمیل سیلی کے عوض مدت نک
 اس سے کھدو مری چادر کا نکونا تھامے قیس استادہ رہا دین سحر اتھامے خبر بدل نے افراد دکھا یا تبیدم
 وہ چلے آتے ہیں تھوں سے پھجا تھامے

نچونکے آہ ہم خواب بگراں سے
 پچھے غفلت کے پچھے کارواں سے
 نکلتے میں شرارے استخواں سے
 لکھا جاتا ہے دم ضبط انقاں سے
 چلے کیا خاک ملکر کارفاں سے
 میں خود مارا پڑا اپنی زیاد سے
 سبکرتی ہے باقی آسمان سے
 نکلا احبابے بلبل بوستاں سے
 نہ نکلے لگا کبھی میری زیاد سے
 نہ کر انٹھکھیلیاں مجھ ناتواں سے
 میں عاجز آگیا عشق بتان سے
 اہی دہ زیں لاوں کہاں سے
 مری جاں نتم کہو گئی تو زیاد سے
 کوئی بچھے ہاں سے ہمراں سے
 میں کیا تشبیہ دوں سرورداں سے
 چلے گی خوب اک دن پاساں سے
 ملا ہم کو خدا عشق بتاں سے
 اٹھائے جائیں ہم لوں آستان سے

نچونکے آہ ہم خواب بگراں سے
 غصب میں جان ہے سوزنہاں سے
 بہت بے چین ہوں سوزنہاں سے
 چلا جاتا نہ ہو جس ناتواں سے
 عیش اظہار الفت آن پہ کر کے
 مرا پیغام لے جائے گی مفرودہ
 غصب کے نصل بگل میں پر کتر کے
 یکس منجھے سے کہوں عاشق ہوں نہ پر
 ہوا ہونگیت باد بہاری
 خدا یا اب تو دے اپنی محبت
 نہ جس پر گردش چرخ پریں ہو
 بچھے دینے میں دل کے عندر کبے
 یا آخر بخشیں کب تک رہیں گی
 ترے بوٹا سے قد کو تو ہی کہدے
 جواب روکا تو ہم نے ٹھان لی ہے
 گرخ معنی کا صورت آئیتھے ہے
 ستم ہے غیر تو پہلو میں بیٹھیں

یہ پیشان کا لکھا پیش آیا
گروں کس منہ سے شکوہ آسمان سے
کہاں تک بوجھ عیماں کا اٹھاؤں
جھکا جاتا ہوں اس پارگرائے
مجھے دل میں جگہ دیتے ہیں اچاب
بہت خوش ہیں مجھے طرز بیاں سے
ترے ضبط فناں کا امتحان ہے
خمل جائے نہ اف بیدم زبان سے

ہم آواز جس کی طرح بتدم

۱۷۰

علیحدہ جا رہے ہیں کارواں سے

راس ہم کو جان جانا ہو گیا
چھوڑ کر ضبط و تحمل عشق میں
میری دھشت کا نیا قصہ سنو
فضل گل نخشتم ہوئی آئی خداں
پھنس گیا دل جا کے دامِ رفت میں
دہن آئے قبر ہر افسوس ہے
عند لیب زار نے چھوڑا چمن
وہ کسی کا سرمه دنبالہ دار
کھاتے کھاتے رنخ و کلفت بھر میں
کھیل سمجھے ہو مذاقِ عاشقی
کیوں چڑھا اے دل نظر پیاری

بامہ سستی سے گزرے عشق میں ننگ و ناموس اپنا بانا ہو گیا
 خرے سینخانے کے در پر ساقیا ابر رحمت شا میانا ہو گیا
 عشق کا کل میں بڑھا جوش جنوں کھیل زنجیریں توڑانا ہو گیا
 ان کو خود آتا نہ تھا منتظر یاں مہدی ملنے کا بہانا ہو گیا
 ایک نکاح یار گیا بیدم بھری ہم سے برگشته زمانا ہو گیا

پوچھتے ہیں سب سے بیدم مر گیا
 لوگ کہتے ہیں زمانہ ہو گیا

۱۸۱

پوچھتے گیا ہو بھلا غیرے حالت میری میری حالت تو کبے دیتی ہمود میری
 بھی لکسال نہ رہی بھر میلت میری چرخ کی طرح بدلتی رہی زنگت میری
 یاد رکھو مے تا تل نیصیت میری اپنے ہی کوچھ میں بغاٹیو تربت میری
 لیا کر دی چرخ ستمگار کا خلکہ آ جان تم سے ملنے نہیں دیتی مجھے قسمت میری
 بخوبھنے کے بھی تھوڑا نہ مرا ساتھ اس نے کیسی غخارہ بے اللہ میصیت میری
 کہیں اے درد نہیں حچوڑتے جانا مجاہو ہجھیں تم سے بھرتی ہے طبیعت میری
 سیکڑوں تیر نظر کھا کے نہ پھاؤ میلا او کماندار ذرا دیکھ تو ہمت میری
 چین لئے تے دیا تبریز بھی ظالم نے خوکرہوں سے وہ ہلایا کے تربت میری
 میرے رو نے پہن کر کہے پہن ظالم اچھے بے رحم پا آئی ہے طبیعت میری
 فیض مرشد سے لکھوں گا بوشی اشعار شیعی

دے اس خوش کو دل ہو گئے رسوا آخر

۱۸۳ ہائے تیدم نہ سئی تھے بصحت میری

غلک اب نہ تیرے تلنے کے قابل نہ ان کے رہا آزمانے کے قابل
لگائیں تو کیا دل لگائیں کسی سے رہا ہی نہیں دل لگانے کے قابل
انہیں سے تواب روز ہوتی ہیں باتیں نہ تھے پہلے جو منحو کانے کے قابل
صل کر مرے دل کو خپکی سے بولے یہی ہے ہمارے ترانے کے قابل
ترے سامنے کس طرح آئے تیدم

۱۸۴ رہا ہی نہیں منخد دکھانے کے قابل

لے چلا ہے کھنخ کر خود جانب قاتل مجھے

مارڈالا اضطرابی نے تری لے دل مجھے

آب خنجر سے کرا ب سیراب لے قاتل مجھے
یوں نہ رکھے اللہ تشریف بلب ساحل مجھے

کچھ نہیں معلوم کب جاتے رہے چوش و حواس
اک چھلک نے اس کی ایسا کردیا غافل مجھے

بعد صدر ان پھر ہوا شوق شہادت دیکھئے
پھر لحد میں یاد آیا خنجر قاتل مجھے

طاق ابرونے صنم محراب بیت اللہ ہے

دے اس شوئخ کو دل ہو گئے رسوآ آخر

۱۸۲ ہائے بیدم نہ سنی تھے ملکیت میری

فلک اب نہ تیرے تملک کے قابلِ
ذان کے رہا آزمانے کے قابل
لگائیں تو کیا دل لگائیں کسی سے
رہا ہی نہیں دل لگانے کے قابل
انھیں سے تواب روزِ حقیقی ہیں باقیں
ذچھے پہلے جو منہ دکھانے کے قابل
صل کر مرے دل کو خنکی سے بولے
یہی ہے ہمارے تملک کے قابل
ترے سامنے کس طرح آئے بیدم

۱۸۳ رہا ہی نہیں منہ دکھانے کے قابل

لے چلا ہے لکھنخ کر خود جانبِ قائل مجھے
مارڈا لا اضطراب نے تری لے دل مجھے
آبِ خبر سے کراب سیراب لے قائل مجھے
یوں نہ رکھ اللہ تشریفِ لب ساحل مجھے
کچھ نہیں معلوم کب جاتے رہے چوش و حواس
اک جھلک نے اس کی ایسا کردیا غافل مجھے
بعد صدر ان پھر ہوا شوق شہادت دیکھئے
پھر الحمد میں یاد آیا خنجر قائل مجھے
طاق ابردے صنمِ محراب بیت اللہ ہے

کم نہیں ہے تنگ اسودے یہ تل بھرتل مجھے
 بھر غم میں دو بتا ہوں الداۓ خذب دل
 خضر جن کر تو جی پھوپھا دے لب ساحل مجھے
 مر گیا اس کا سر صدقہ گیا اچھا ہوا
 قتل کر کے رو رہا ہے کیوں مرا قاتل مجھے
 سامنے آنکھیں نہ کیں اس درجہ پاس شرم سخا
 پنجی نظر دل سے کیا اس خوش نے گھائل مجھے
 پھر ڈلی ہے اس بُت نہرہ جبیں کی اسکو چاہ
 پھر لے جائا ہے دل سونے چہرہ با بل مجھے
 سوز فرقہ کی حرارت سے جودق رہتا ہے جی
 یہ تپ کہنہ نہ سمجھو ہو گئی ہے سل مجھے
 خنک نہ لے پائے شکر جوش و حشمت کرنے ہو
 طے ابھی کرنے ہے راہ عشق کی منزل مجھے
 التجا بیدم کی ہے یہ روز و شب اپنے سوا
 ۱۸۷ دوسرے کایا خدا کی جو نہ تو سایل مجھے
 تو اپنے دل میں اپنال ربا دیکھو چھا ہے ملی میں مدعا دیکھو
 ذرا پھر بے دلوں کو دل ربا دیکھو چھا اگر دل اٹاب آنکھیں جوہرا دیکھو

بیانِ ما د تو پہاں ہے کوئی مری جاں کھوں گر آنکھیں ندا دیکھے
 جلا کر خاک کر دے گا مجھے چرن جو مل جائے گا کوئی دل جلا دیکھے
 الٹا پروہ دوئی کا دریاں سے تو خود ہے ابتدا و آخرتا دیکھے
 قدم اس راہ میں رکھنا سنبھل کر بہت مشکل ہے نسلیم درضا دیکھے
 ذرا سی دور اور باب اثر ہے بھری آتی ہے کیوں آہ رسادیکو
 ہے پر جلوؤں سے اسکے باعث عالم تو ببل اپنے گل کو جا بجا دیکھے
 عبست ہے مسجد و مندر میں جانا خدا کو دل میں لے مر و خدا دیکھے
 کسی کی رہنمادر میں خاک میری پڑھی رہنے والے بادھا دیکھے
 تباہ ماہ و ش دل مجھیں لیں گے نہ جان کی طرف بیدم نہ جادیکھے

بہت تو نہد میں بیدم رہا اب

۱۵۶

مدینہ دیکھ چل کر کر بلما دیکھے

ہم تو بھولے سے بھی کرتے نہ سخے صیاد فغاں

پوکرالستی ہے ہم سے ترمی بیداد فغاں

غیر گو میری طرح کرتے میں فریاد فغاں

کب وہ سنتا ہے کسی کی ستم ایجاد فغاں

گرنے والے سامنے چمن کو کسی بر باد فغاں

آت اسیران قفس کرتے ہیں صیاد فغاں

یہ بھی کہتا نہیں سنگر کبھی جلاں فغاں
 کون کرتا ہے نہ خنجر فولاد فغاں
 پر مرے کماٹ کے سیادنے باندھی متقار
 تا قفس میں نہ کروں صورت آزاد فغاں
 خانہ دیرانی سیاد ہوں چلچھیں بر باد !
 دیکھنا کیا کیا آٹھائے مری اقتاد فغاں
 پاس پردے کا ہے اس پردہ نشیں کے ہم کو
 دیکھ کر نا نہ کہیں اودل ناشا دفغاں
 صح نے چاک گریاں کیا اور مغل نے قب
 کی جو بلبل نے قفس میں بھی فریاد فغاں
 تجھے پہ ہوتا ہے اثر آج نہ کل ہوتا ہے
 ہم تو بیدم ہوئے کر کے ستم ایجاد فغاں ۱۸۶
 اگر کیا جب تیر اغطم تھارے سامنے چپ کیا وہ بھی شہ عالم تھارے سامنے
 قرلب انجاز سے کرتے ہو باقی وقت نزع
 کس طرح لکھے لکھا میراد مر تھارے سامنے
 اب کسی کے سامنے کس بخدا کچھیں بھی اٹھے ہو
 شاد بوجاتا ہوں لمیں رکو خندل رکھ کر
 نکھر رہتا ہے نہ کوئی غم تھارے سامنے
 تم بھی تو اس کسی کے سامنے اے ہرجن کیا اہوار رہتا ہے گو عالم تھارے سامنے

ایک ہم بدبخت جنکا ذکر تک آتا ہیں ایک وہ ہستے یہ جو ہر دم تھا کے سامنے
شکوہ مبور و جفا نے بھر کرتے تو مگر ہو گئے کافور سب اکدم تھا کے سامنے
حال دل جو بچھے ہے سارا آپ پر اکھاڑا ہے میرے دارث کیا کہے تیتم تھا کے سامنے ۱۸۶

کیوں لے غیال جاتاں انکھونکے رو برو گے دل میں کے سما جادت سے آرزو ہے
ہے عیدزیر ٹیغ قائل مرا گلو ہے تو آپ ہی سمجھو لے آئیں رو بردے
ای دل براہری ہے جو تیری آرزو ہے میری تری بدلت ہر جا پہنچلو ہے
میں ٹجھے میں جلوہ گر ہوں لے یار بھی ٹیغ ہے منصور بھی نبا یا سولی پہ بھی چڑھا یا
ہر سخت ذکر میرا ہر سو ترا خلاوے ہے بدنام ہو گئے ہم تیری میں تو کیا
پھر بچھے سے پوچھتے ہیں کیا تیری آنند ہے ہر گل میں تیری بو ہے ہر گل میں تو بسا ہو
مشہور عامن ظالم تو بھی تو کوبہ کو ہے عشق مجاز سے کیا پیدا ہنہیں حقیقت
ہر پو میں تو بہا ہے سر گل میں تیری بو ہے یے صور ہے سر امن طاہر کی یہ طہارت
جب کسکی جسجو تھی اب کسکی جسجو ہے ہونو بن دل سے تیتم چیک دھی فتو ہے
اسہ کیا رہا ہے تیتم دل بھی تو نے چکے ہم
وہ آن بان بھلی بات نہ آبردے
لیں لھر کر کیس آنکھیں کسی متانے کی یاد آتی ہے تھیکتے ہوئے پہانے کی
ہے ٹھلکنے کی ادا آنکھوں میں چائے کی ان میں کیا خاک لگی ہے دریخانے کی

نہ توقیت ہے بانے کی نہ خدا آنے کی
کونسی شکل بھرپا آپ سے مل جانے کی
تیس روایت میں ہے سب ٹکتے ہیں
پھر سنتا ہے وہ باس تے دیوانے کی
فرش کی چاپ بھج پا کھلیسا ہے انکھیں
جب سے نہیں ہے خبر پا رتے آنے کی
خوب آتی ہیں اور ہم تو پانے کی
نخن دا قرب بھی کھوا دئے دکھانی دو

آج آئیں تو تھیں کچھ سروہائیں دوچار
انکھی اڑتی سی خسر لیکے بھار لئے کی
ترے کی طرح سائیں بھولیں کھولیں سکو
خاک لمبا ہے جو مجھو تے کاشانے کی

گر کے خاکسترو بیدم مجھے اے حضرت مل

۱۸۹

خوب سو جھی تھیں پہلوے بھی جانے کی

یا تجھے یا ترے جاؤں کا تماشا دیجھے
ایک جوشی تراویہ انگھوں کو کیا کیا دیجھے
ہوش کچھ بھی ہو تو تیر رخ زیما دیجھے
دل تو کھتا ہے ترا ناز کرشما دیجھے
شکل بھنوں ہیں کوئی حوصلت لیتی دیجھے
کہنا اس گل سے یہ پیغام صبابل کا
جو گیا اس رہ گیا جان سے پھرنا کیسا
بت ہر جانی کا اتبک کیہی پایا نہ شان
سیکڑاں مرے کے جس نے نظر سے زندہ
ہملا بھنوں سے نہ جائے بھی کیکھ جانب

بیٹھے بہلائے پڑے کوئی نہ اس لمحن میں
بھول کر بھی نہ تری راہت جلیا دیکھے
دل وہ عرش خدا جیس گرد ہوترا
انکھ بینا ہے وہی جو ترا جلوا دیکھے
وہ عطا انکھ ہو بیدرم کو کلھر میں بیٹھے
بھی دیوا کبھی شرب بھی الطبا دیکھے

دہ ہی پر تو دہی انداز میں سارے بیدم

۱۹۰

جس نے محبووں کو نہ دیکھا ہو مجھے آ دیکھے

رہاں جس سے نہوایسے جال کے صدقے
بیز لف پیار تے بے باں اں کے صدقے
میں تے یار رُخ بے مثال کے صدقے
ازل سے ہوں تے حسن بھال کے صدقے
میں فتنہ گر تری اس خاڑی عال کے صدقے
نثار بُخ پتے خط و خال کے صدقے
میں اپنے ساتی بے قیال ثال کے صدقے
فدا فراق کے ایسے وصال کے صدقے
جو قبر میں بھی نہ شے ہمیں حشر تک بیدم

جس اسی یار کے صدقے خیال کے صدقے

۱۹۱

انکھ ملا کے دربار پس تو بتا تو گون ہے
دل لیا اندکر گیا سچ تو بتا تو گون ہے
دو ہنی صورتیک تری بول ٹھا جنے کجھی
کلمہ ترا ہر ایں دین پڑھتے میں کیوں نا زین
نبدہ ہر توک یا خدا سچ تو بتا تو گون ہے
سامنے سکر کشیدہ سچ تو بتا تو گون ہے

چھپ نہ اے بہر پئے دھوکا نہ فسیجھے گے
منڈے تقلب الٹ دلسا کے تو بتا تو کون ہے
لار تو بیا جلا آں پوچھ جی میں گے ہم تو یار کون ہے تو بتا بتا پسکے تو بتا تو کون ہے
یربی اداۓ جان ستان کر گئیں تیدم مجھے
۱۹۲ لے گئے درد لاد دلسا کے تو بتا تو کون ہے

تھیں آکے بندہ پر کوئی میرے جی سے پوچھے
جو میں نقش میرے دل پر کوئی بیرے جی سے پوچھے
کیا کس نے ملکو جو گی کہ بنا ہوں میں بردگی
کے ڈھونڈھتا ہوں گھر گھر کوئی میرے جی سے پوچھے
تجھے ہم نہیں بخیر کیا کہ اثر ہے کس نظر کا
جو گذر رہا ہے مجھ پر کوئی میرے جی سے پوچھے
ہے ہے کون آئینہ رو جسے ڈھونڈھتا ہوں ہر سو
کیا کس نے مجھ کو ششد کوئی میرے جی سے پوچھے
تھیں بلبلو بخیر کیا کہ میں کون اور کیا سختا
جو کئے تو کیوں کئے پر کوئی بیرے جی سے پوچھے
ترے نا دک ادا نے تے جودا در جفا نے
جو کئے میں دار مجھ پر کوئی بیرے جی سے پوچھے
ہو بیان اس کا کیوں مکر جو نہ آسکے زبان پر

تھے میرے پیارے دلبر کوئی میرے جی سے پوچھے
 تمہیں کیا خبر ہے اس کی کہ شبِ صال میں بھی
 رُکے کیوں خدیدہ تر کوئی میرے جی سے پوچھے
 جو سنے نہ تھے نہ دیکھے وہ دکھانی ہے تما شے
 ترے شبیدے قلندر کوئی میرے جی سے پوچھے
 کہوں کیا نشیں تم سے مئے عشق داری کے
 جو کھلے میں رازِ مجھ پر کوئی میرے جی سے پوچھے
 وہ تری کشیلِ آنکھیں ہوئیں جس سے دل کی بچائیں
 میرے دل میں کر گئیں گھر کوئی میرے جی سے پوچھے
 کیا کس نے مجھ کو بیدرم کہ لبوں پر آگیا دم
 ۱۹۳
 وہ ہے کون سا ستگر کوئی میرے جی سے پوچھے
 لے کے دل کر دیا ہلکاں بڑی مشکل ہے اب بنے بیٹھے ہوا نجان ٹڑپی مشکل ہے
 دصل کیا دیدکا اہمان بڑی مشکل ہے ہم کو آسان کے آسان بڑی مشکل ہے
 تم سلطے کا ہزار مان بڑی مشکل ہے اور میں بے خر سامان بڑی مشکل ہے
 دصل اسکا دل نادان بڑی مشکل ہے جسکو تو سمجھا ہی آسان بڑی مشکل ہے
 مرغی سہر میں وہ آئیں یہادت کے لیے بھی تھوڑا سا کا اہمان بڑی مشکل ہے
 چکوں سکون حرف نہ جس پڑھیں کا دام اُس پر ہوں چاکر ہیاں بڑی مشکل ہے

یہ بجوب لطف ہے مجھ کو تو یلا یا لگھر میں
سینے چرداں تو سکھے حال کھٹکتا کیسا راوی
دل ہے پہلو میں کہ پرکیاں بڑی شکل ہے
جان یا قی ہے جب افت میں فرا آتا ہو
اسکا طنا نہیں آسان بڑی مشکل ہے
دم تو جانے کو ہے اور انکے ہوا نیکی خبر
مخل آئے کہ ہے جان بڑی مشکل ہے

منزل عشق ہے بیدارہ دشوار گذار

۱۹۳

جی تو چلتا ہے پہ نادان بڑی شکل ہے
نہ دیکھ پائے رُخ تکفُر دار جنگل ہے میں
فرات باریں جتنا ہوں میں نہ مرتا ہوں
چلتا نہ جائیں کہیں عرض مدعا کر لے
پڑی ہوں کہ مری جان زار جنگل ہے میں
پڑا ہے کہوں دل امید دار جنگل ہے میں
یہ مندر و غلط و نیخت ہر شیخ جسی بیکار
بیٹھے ہیں اندھے پریں بادہ خواہ جنگل ہے میں
کبھی اسیر ہوا اور کبھی کئے پروبال
گذر گئی مری فضل بسار جنگل ہے میں
نہ ایک دم بھی کٹیں سے ہماری عمر
بسر گئے یوں ہی لیل و نہار جنگل ہے میں

نہ یار آیا نہ آئی قضا بمحے بیسم

۱۹۵

پڑا رہا میں شب انتظار جنگل ہے میں
یہ مانہ خلد کی آپ دہرا کچھ اور کہتی ہے
مگر اس بنت کے کوچے کی خناکچا اور کہتی ہے
جن میں میں نہ سرا کچھ اور کہتی ہے
سرشد اتری کی صد کچھ اور کہتی ہے
مران پیام بیابی صبا کچھ اور کہتی ہے
سنوبھی تو مگرے گلگوں قبا کچھ اور کہتی ہے

ادھر غیروں سے اُنکا بانپکھ پکھ اور کہتا ہے اور حرم سے نکلا ہ فتنہ زا پکھ اور کہتی ہے
 عجائب شکش میں تیرا بیمار محبت ہے شفا پکھا درکہتی ہے قضا پکھ اور کہتی ہے
 کہا ہے استقدار بخود لزید دصلح نما ہے کم پکھا درستا ہوں اسما پکھا درکہتی ہے
 اور حرم سجدہ میں داعظا کہہ رہا ہے میں کو توبہ کر اورھر آئے کے سادوں کی گھٹا پکھا درکہتی ہے
 غصب میں جان ہدی اللہ کیسی مصیبت ہے بیہاں پکھا در وال جا کر بہ پکھا اور کہتی ہے
 یہ کیوں نہ اداں بس کا ہ جو کہتا ہوا نائیساً خبر ہے قیس لیلی کی رضا کپھ اور کہتی ہے
 کیا بیدم مجھے اور مارین کر ٹوں لیا دل کو

۱۹۹

بنا ظالم تری زلف دوتا کپھا درکہتی ہے

جاہیسوں سے نیسم سحر مرا چین گیا مری غندگی

تعیین میری نہ مجھ کو تمہاری خبر مرا چین گیا مری غندگی
 اے باد شہ خوبان جہاں تری موہنی ہو رکے قرباں

کہاں نے ٹری تری جس پناظر مرا چین گیا مری غندگی

تھے وحدہ وصل کا رنگ قمر لیا عمل ہیں نے تو درد جگر

ہوا جلوہ فلگن تو توغیروں کے گھر مرا چین گیا مری غندگی

محنی باد بہاری تین میہاں کل وغخے پہ باتی رہی خزاں

مری شلخ امیدہ لائی خر مرا چین گیا مری غندگی

ن حرم می ہے یا رتحا اپنے سراغ کلیسا میں ہے ملتا

کہاں دیکھوں تپڑوں جاؤں کہ مرا چین گیلے می نیند گئی
 اے برقِ سجلی بہر خدا نہ جلا ملئے ہجر میں شمع آسا
 مری زلیت ہے مثل چارٹ سحر مرا چین گیلے می نیند گئی
 ہی کہتا تھا سیدم خستہ عکبر می آہ رسایں ہوا نہ اثر
 ۱۹۷
 تری ہجر میں موت نہ آئی مگر مرا چین گیا مری نیند گئی
 ہجا کے جھونکے نے ان کے گُنخ رکھا جو یہم نعاب آدھا
 نظرِ طپتی جس کی وہ ہبھا گھن میں ہے ماہتاب آرھا
 تری ہی تشق ادانے قائل کیا ہے دیا کو ختم بسم
 اس آڑھی ترجیحی کی خرب سے ہے ہر لیک کٹ گر جباب آدھا
 کمال برتا ب پہلے دل بخا ادا اسکی فرقت میں مسح محل بخا
 لکھا جو آنے کو اس نے خط میں تو رہ گی اضطراب آدھا
 جو آیا مرقد پر میرے ظالم اٹھایا اک ہائے فاستخ کو
 ہی سختی اس بے دنا کی مرضی کر اسکو بہو سچے ثواب آدھا
 ہے صرخ غفسہ میں مشکل آنکی بنسی ہو کچو لب پر تھوڑی سختی
 ترحم آدھا جو اس طرف ہر تو اس طرف ہے عتاب آرھا
 وہ یار پھلو میں سوتے سوتے چلا گیا نائم شب کی پہلے
 فیض بجا گا مرا ادھورا رہا لا آنکھوں شیخواب آدھا

خدا کا بندہ کھاگو کہ بیدم مگر وہ مختون ہتا ایک بنت پر

۱۹۸ اسی سبجے مالحد میں عذاب آدھا ثواب آدھا

خود بے نشان ہو گرتونے نشان والے بے خامنار کئے ہیں لاکھوں منکران والے
سینے پھر میں ہم بھی ادا ان بان والے اک تیر تیر سے قرباں میے منکان والے
تیر سے خیال سچ میں یار ہے اک زمانہ بیٹھے ہیں بے زبانے گویا زبان والے
تجھ پر فدا ہوں یا میں نیرنگوں پر تیری اے ترک شوخ دیدہ نے طرفہ نشان والے
خورشید راہ و آخر انداز اک پر چک کر سب تجھ کو ڈھونڈ رہتے ہیں یا آسان والے
علم الحباب اک برزاری ہے عالموں پر سمجھے نہ راز پہاں دیدا در پر ان والے
کیوں کہ بچے گھان کی نتزوں سے رین والیاں

۱۹۹

بیسم میں ایک کافر بندوستان والے

یہ ان بتوں کے نہیں نادک ادا کے لیے رکھا ہے پھلوں دل ہٹنے دل رہا کیلے
رلوں کا لینا تو آتا ہے خوب ذہلم کو ہر دل دل یونہی باتیں بنانا کے لئے
خیال یار نہ جانا ہیں نگاہوں سے مجھے رکھا ہے تپ ہجر کی ددا کے لیے
ڑٹا مجھے مگر اتنا ہے خیال مجھے فنا ہوا ہوں تری ذات بیں تباک کے لیے

تو حسکا بندہ ہے بندہ اسی کا بن بیدم

۲۰۰ بتوں کو چھوڑ بھی مرد خدا خدا کے لیے

ارے جنوں وہ لیتے وش اسی محمل میں رہتے ہیں

جنگیں تو ڈھونڈتا پھر تاہے یتربے دل میں رہتے ہیں
نہ اے ان کو جان بازوں سے اکثر دل میں رہتے ہیں
اسی منزل میں رہتے ہیں اسی منزل میں رہتے ہیں
جنگیں اہان کہتے ہیں بھی دشمن میں عاشق کے

کرن کر خدا یہ مدئی ہر دل میں رہتے ہیں
بظاہر وہ دیکھ نظرؤں سے لے گین پاس یہ دل سے

تمحاری الجن میں ہیں کسی محفل میں نہتے ہیں

ہمارے حضرت دل کا پتہ چلتا نہیں بیدم

۳۰۱

خدا جانے کہاں بنتے ہیں کس منزل میں نہتے ہیں

رونقِ نرم کون فکاں ہوں میں مسند آرائے لا مرکاں میں ہوں

پاپِ حامد ہوں آپِ ہوں چواد خودِ ہی خودِ خود خواں ہوں میں

خودِ ہی گلچیں ہوں غنچہ و گل ہوں میں خودِ ہی بل ہوں بافناں ہوں میں

یہی سجدہ کر دل تجھے اے بُت ہمارے مسحور قدسیاں ہوں میں

مالیاں دے رہے ہو میں چپ ہوں پچ تو یہ ہے کہ بے زبان ہوں میں

بیر کے پاس جانے بتری بala دندوں تیرا قند دال ہوں میں

رو قدم بھی چلا نہیں جاتا اس قدر زار و ناؤں ہوں میں

بیر بھی مارتے ہیں سر صحوج سے کیا ترا سنگ آستاں ہوں میں

سب کے در در پاں ہوں لئے بیدم

۳۰۴

کیا منے دار داستان ہوں میں

حریم کعبہ دل کے نکیں ہیں جھپیں کیوں ہاں ہیں ہیں ہاں ہیں ہیں
 ہیں پر وہ ہیں پر وہ نشیں ہیں کیس وہ ٹیک کے ہیں اور پھر نہیں ہیں
 ہیں ہم ہیں ہمارا ڈھونڈنا کیا ہیں دیکھو رگ جاں سے قریں ہیں
 کبھی محبوں بنے لیلے کی خاطر بھی دیکھا کہ خود محل نشیں ہیں
 ابھی فرمائے تھے تو ہی تو ہے ابھی کہنے گے تو کیا ہیں ہیں
 کبھی موسنی سے بولے لئے ترانی کبھی بولے جہاں دیکھو دیں ہیں
 نظر بازوں نے در پر وہ بھی تاکا ناب کہنا کہ ہم پر وہ نشیں ہیں
 نشاں ہم یے نشاون کا نہ پوچھو تھاکے پس بہتے ہیں کہیں ہیں
 تھے تیر نظر اونا وک انگن ہماں کے خاتم دل کے نگیں ہیں
 ملائف سے نہیں ملتے کسی کے جو حرف کا تب لوح جیں ہیں
 تھاکے دیکھنے کے منتظر ہیں فنا کے بعد بھی آنکھیں کھلیں ہیں
 کسی لیلے کی خاطر بند غم میں بجاۓ قیس سجادہ نشیں ہیں
 کسی کے رہبر راہ یعنیں ہیں کسی کے رہبر راہ ظلت کی دکھانی
 نہیں دل اور تہیں دلبڑیں بیدم صدف ہیں اور ہمیں در شیں ہیں
 میں بیدم ناتھاں دو ماڑیں ہیں خیے گا خوب آپ یارانہ ان سک

عشقِ اسد جو بڑھائے درودل ۲۰۳ مجھ کو سرتا پا نہایے درودل
 جس گھٹری طوفان اٹھا وہ دل حشر پا کر دکھائے درودل
 دل سے گر پڑا اٹھائے درودل جو نہ دیکھا ہو درکھائے درودل
 ہوا گر شایق تڑپنے کے مرے ادراک دل دوبراۓ درودل
 کون پھر فرقت میں میری بے خبر جب ن تو ہی کام آئے درودل
 خوش مزاہوں کو خوب سے تھیر میں خون آنکھوں سے رلائے درودل
 خود یہاں آگر مری جاں دیکھ لو

۲۰۴

کس جگہ بیدم تباۓ درودل

دیکھ کر صورت ہی جس بتنے نہ پہچا نمازاج پوچھتے کیا ہو چا را ہم سے جانا نمازاج
 دل مرا ہڑا ہے اور دل کا میں ہمارے ہوں پوچھتا تو خوب دیوانے کا دیوں ناما زاج
 سامنے آنے میں تو پڑ کے مارے جل گئے کیسے پوچھے شمع کا بیچارہ پروانا نما زاج
 صندتے الی سی رخودی کے پتے ہیں اک طامکے پوچھتا ہے جھوم کر ساقی کا سنا نما زاج
 دولتِ الخر خزی سے بُرے ہیں جو عملے
 ہے فتحی میں بھی بیدم اپنا شاہانہ نما زاج

اک جبلک حسن کی دکھائے مجھے خوب چپت تھے ٹھاکے مجھے
 کیوں میاں خاک میں ملا کے مجھے لیا ملا اپ کو ٹھاکے مجھے
 باتوں باتوں ہی میں رجبلکے مجھے اب کہ جھر چپ گئے لجبلکے مجھے

استھان کر چکے و فاسیں مرا آپ قابل ہیں آنکے بھے
 تم پاڑنی سن کے چپتے ہیں مارتے ہیں جلا جلا کے بھے
 خمن دل پ پھر گیادو برق پھر ادھر دیکھو مکار کے بھے
 کر کے ذی روح کر دیا بستدم

یوں بگاڑا بنانا کے بھے
 ہوئے ہیں بدگاں احباب اکثر راڑ داں ہو کر
 زمیں بھیا ہم کو چکر دے رہی ہے آسماں ہو کر
 رہو گے کب تک لے سرکار پر دوں ہیں نہاں ہو کر
 بھی تو سامنے آؤ گے نظروں کے عیاں ہو کر
 ہائے حسرت دار ماں ہیں کوکھائے جلتے ہیں
 یہ اپنادے رہے ہیں مہرباں نامہرباں ہو کر
 مٹپٹ کرتے ہیں بینہ کو اور فرماتے جاتے ہیں
 یہ رہیں کھل گئیں اریان نکلیں گے یہاں ہو کر
 اگر جوش جنوں یوں ہی رہا کچھ اور حدت تک
 اتر جائے گا اگدن جامہ تن دبھیاں ہو کر
 یہ صبرت ہے کہ میں تو رہ گیا نکنا ہوا صورت
 چلے آئے وہ میرے خاتمہ دل میں کہاں ہو کر

نہ جبڑ کو میں تو مجھوں ہوں تھارا لے مری بیٹی

چلوں گا ساتھ نلتے کے تھارا سارباں ہو کر

مٹا ہے نام پر گل کے تھارا اور بھی کر لے

سما یہ خاک بلبل ہے تو لے چل بورتاں ہو کر

غصب ہے یوں عدو دشک وحدتے ہم سے چین آئے

ہمیں کو جبڑ کیاں دیوئے تھارا پا بباں ہو کر

یہ ڈر ہے خاک بیدم کی نہ دامن گیر سو جائے

جنک دیتے ہیں دامن کو گذرتے میں جہاں ہو کر

۳۰۴

خوب پکان لیا جئے کہاں باباں ہیں ہی

اعشوں میں راہبر منزل جاناں ہے سہی

کون کہتا ہے کہ قتل ہو یہ جانبازوں کا

غزہ دنمازدا شوخی دانداز خرام

کلمہ کفر پڑھاتا ہے مسلمانوں سے

خادر صر جاکہ ادھر شیخ کی مسجد قرب

جس نے آئندہ کو حیران بنار کھا تھا

دیکھو کر آپ کو آئندہ میں حیراں ہیں ہی

دیکھو دل تم نے ہمیں جو دجنا میں بیدم

کیا تجھے گے وفاداروں کے شایاں ہے ہی

۳۰۵

ہر جگہ ہوتا ہے دیدار کوئی دیکھتے تو
میں ہر اک شکل میں سرکار کوئی دیکھتے تو
دل ہی ہے چلوہ گدیا ر کوئی دیکھتے تو
آنکھیں ہیں روزان دیوار کوئی دیکھتے تو
کھل گیا پردہ اسرار کوئی دیکھتے تو
نظر آنے لگا دلدار کوئی دیکھتے تو
پھر تے کاکل بجاپ کا خردی سے سودا
پہلے بک کر سر بازار کوئی دیکھتے تو
سخن واقرب ہی پہ موقوف نہیں دیدری
تو تو ہر جا ہے منوار کوئی دیکھتے تو
سن کے نالے مرے فرطتے میں خدوش گرد
کون روپا پس دیوار کوئی دیکھتے تو
پردہ محمل جاتاں کامرا آتا ہے
تحام کر دامن کھار کوئی دیکھتے تو
حزم دیدر میں روپوش جو تھا پردہ نہیں
چھرہ ہا ہے سر بازار کوئی دیکھتے تو
نگرست نے ساقی تری بے شیشہ جام
کر دیا ہے ہمیں سرشار کوئی دیکھتے تو
ثمر و جبہ اللہ پڑھا جب تو ہوا یہ معلوم
کہ ہے ہر سورخ دلدار کوئی دیکھتے تو
ہر طرف کوئی عشا ق ہے سجدے کیلئے
ہے ہر اک دلدار دلدار کوئی دیکھتے تو
بام دلدار کا زینہ ہے یہ دار اے بیدم

۳۰۹

دیکے سر چڑھ کے سردار کوئی دیکھتے تو
میں وہ دیوان ترا اے رشک یلی ہو گیا
شکل پر بیری صورت کا دھنو کا ہو گیا
آئینہ خانہ میں جاتے جاتے یہ کیا ہو گیا
آپ اپنی شکل کا ہم کو تماشا ہو گیا
نام تھام سینہ حن سکا جن گیا ساقی فری
جب مسے پر کیف سے لبریزہ غنا ہو گیا
میں ہمیں اپنے حسن کا خدا آپ پردا ہو گیا
کیا ستم ہے دید مشکل ہو گئی مجھ کو مری

نکے مشوق آپ کی عالمی شہرت ہو گئی
طفنے دیتے ہیں ہمیں ہنس کے تاریخ کر
خود نمائی ہو کے ہوتے جب کوئی زینت لپید
تھرے چھپنے میں بھی اپر وہ نیشن اک لطف سے
تم اکیلے اور کتنے کھیل کھیا دیکھنے
سخت جیساں ہوں کہ کیوں ہوتے ہوئے ہوئے ہوئے
ہنس کے فرماتے ہیں کس کی لف پنستول ہو
ہو گیا بیدم مریض غم تو آکر قبر پر

آپ کا عاشق نہ کر سی تو رسوایہ ہو گیا
تم نہ کر ستے نئے افسوس پر تھیں کیا ہو گیا
آئندہ دیکھا تو پھر ک اور پیدا ہو گیا
دیر تھا جو گھر تے چھپنے سے کجا ہو گیا
ایک نظر لکھن گھا اونکن سوکی کیا ہو گیا
دیکھتے ہی دیکھتے صورت مجھ کیا ہو گیا
کیا خیب دشمناں پھر تم کو سووا ہو گیا
ہنس کے فرمائے گئے عسی ک اپنا ہو گیا

لئے گر کی چال کا کیا حال بدلاؤں بجھے

۲۰

دو قدم چلنے میں بیدم حشر برپا ہو گیا

لے فریشم عارفان مشتاق دیدار توام
جلوہ فرما جا بجا دیر دحرم میں دلربا
ہو خانہ دل میں نہاں دعوہ دھو تھیں کہا
ہوں بیطیح بیاب جیں آدیکھوا کلنا خوبیں

دے روح جان اس خاستاں مشتاق دیدار توام
گہر تھاہر اور گہا ہے نہاں مشتاق دیدار توام
لہجہ دخودی جان جان مشتاق دیدار توام
ہر یقہ شب مدد ز پاس مشتاق دیدار توام

پنیعم بنیابی نہ ابیدم ہوں کہد سیجو عمریا

۲۱

ک درد ہے دل میں نہاں مشتاق دیدار توام

دست دھشت مددے چاک گریاب ہو
آملیہ پا مددے خار بیباں مددے

ابتو بھر گیا جس لے غم ہجران مددے اللہ اللہ مدداۓ جان کے خواہیں مدے
آؤ پھر ناہیں رہش میں بھولا سنجکا ہادی دزمہر و خضر و عرفان مددے
مدتیں ہو گئیں ویران ہٹائے خاتم دل یاس و حرمان و قلن حسرت اہال مدے
دھم گھٹا جامائے ہے بیدم کا عالم عصیاں میں

۲۱۲

شاہ وارث مدے لے شہر خوبیاں مدے دل آوارہ سوئے کا کل پیاں نظرے
دل آوارہ سوئے کا کل پیاں نظرے نظرے کن سوئے سبل و ریکاں نظرے
تیرے بیماریاں کو دے دن شنا تیرے سوا جسم بیمار صنم سوئے مریضاں نظرے
کی عجب ہو کے لگے شیشہ و ساغر کو نظر نا بد اگر نہ سوئے محفل زعل نظرے
جی انھیں بارودہ مردے جو نہ عیسیٰ ہے جئے ہاں ذرا کے سوئے گور غرمیاں نظرے
بڑھ گئے حد سے گنہگار تو کیا لے زاہد کن سوئے واٹھم و صحت والیں نظرے
بیگشن کو جو رہ آئے تو گہنائے گل ابتو حیاد سوئے قیدی زعل نظرے
چاک تقدیر کا تدبیر سے کب جو گار فو ہاں کمن سوئے من چاک گرساں نظرے
ہو یہ نامہ اعمال سے خلاف نہ کھی او گنہگار سوئے حمت زیاداں نظرے
زخم پھر از سر تو ہوں شہدا کے آئے میرے قائل تو سے گنج شہیداں نظرے

توڑے رشتہ ناموس خرد اے بیدم

عشق مشرکاں ہے سوئے خار مخالف نظرے

غزل بِزبان فارسی

۲۱۳ اے بادشاہ حسن کے زینبیدہ دلبری دشبوی جمالِ ز عالم تو دیکھری
 یار اے محبت تو کرا لے د حیدر عصر شان تو بر تراست کہ آلِ پیغمبری
 عبذر دلیل د خوار و حیر جہاں منم بر من نگاہ لطف د کرم کن کہ سروری
 حسن عمل تکارم دا ز پا قنادہ ام دستم گیر از کرم د بنده پروردی
 لالہ شاہ وارت عالم تو از کن بحال زار ما نظر لطف سرسری
 مارار سال بہ منزل مقصود از کرم مگر اه راه راستم اے خضرہ ہیری
 آئینہ دا روشن شدید حیران و مضرطوم بنائے شکل خلوش تو دشک پنگردی
 اے رہ خود منزل خاصان بکریا بپڑز بہتری د تو بر تر ز بر تری

بیدم قنادہ رہ ایم دراہیں

اے شاہ حسن از نظر لطف سرمدی

کلام زبان بجها شا

غزل

۲۱۴ تلپت تلپت ہاری بربن یا سیدنا شہ وارت علی^{۲۱۴}
 واہے دیو درس اب کا ہو جتن یا سیدنا شہ وارت غلی
 چپ رہت ہی بنے تکہت ہی بنے جب قیمت نے پھر کون بنے

میں کام سے ہوں یہ ہوگی بھجن یا سیدنا شہزاد ارشاد علی
 بھون سلئر ریم میں آن بھنسی تیا ماجد حمار میں بوڑھی
 اب آکے ابھارو کا ہوتین یا سیدنا شہزاد ارشاد علی
 دیوے ہیں بہت تو پاس کیوں نہیں تو ہماری کرو
 آجاو کبھو ہمہرے آنگن یا سیدنا شہزاد ارشاد علی
 کرپاگی بخیر بیدم پہ کرو دو بیعا اور منکی پیر ہڑو
 اب آن پڑو ہے تھاری سرن یا سیدنا شہزاد ارشاد علی

بھجن

کیسے بلب اب ہوئی ہے سکھی لے جھانے ددھ بن جلیکے
 بن کے جو گیاں تی لاج گنوی ہوتا انگ بھوت رائے کے
 سو گن کریں سی آری سکھی رے لائی ہوں پیا کامنے کے
 کیسے بلب اب ہوئی ہے
 داؤ جلت کو من ہر لینو پریم کی مرلی بجائے کے
 رومن رومن میں آموٹے پندھجنا غنوں میں رہو سماںے کے
 کیسے بلب اب ہوئی ہے

بیاں پکڑوے چیری نبايو آندھوں پکھلائے کے
 جھلک لکھلیکے کتھے سجناء جبار میں آگ لگائے کے

بکے بلب اب ہوئی ہے
 پنگھٹ سائعتاں چلپی میں مدھجری لگرا تھائے کے
 آن بن حرام فرنگی وجات ہے ہے کوئی لائے منائے کے
 کے بلب اب ہوئی ہے

ہر پنگھٹ میں آپ برا جو پر پنگھٹ روپ دکھائے کے
 روپے نیچ اتار لیو ہے دارت ناؤں دھڑائے کے
 کے بلب اب ہوئی ہے

بیدم اپن تھا گہو پیا سے چرن سیس نوائے کے
 تواری کرموئے تکردا پریم کو مدھوا پلائے کے
 کے بلب اب ہوئی ہے

بجھن

کبھی کاشی اکاس پر تھوی ڈھونڈ پھری میں با دریا
 پر پنگھٹ روپ پنگھٹ ہی میں پایو دیکھ لیو توے سانوریا
 نین سلو نے چترنیج مررت مدھری بول سندھ مکھڑا
 سنکھ دس دسی مدوے ہرنے کھے سے اوس کے کاؤ ریا
 کو محمد بنو عی الدین کھوں مرشد بنو من سو ہنا
 یسم کے گھونگھٹ میں جعے ماروئی نے مون دین سنجھ ریا

اگم انتخاب ندیا میں بھری پانچ نہ پیری جائے ہے
 او گھٹ گھاث میں بانپت سٹھاری نامیڑانا تا نوریا
 پیدھم کہت سنو بھالی گیا نی اس تو بھید ملوگ سے
 ہر من میں دا کو متدر بنو ہے پر یہم دیس دا کی ناگریا

الپھا

جتن کارن ہم لاج گنوائی	ان ہم ہی جو سده ہو برائی	جن کارن
ست رہی کچھ سچھ نہ پائی	تم تے اچرت بات بتائی	جن کارن
دارث کارن جوگ لیو ہم	بائے جو بنوایس آگ لگائی	جن کارن
دوس بھکارن ہو پیاو ارش	دیو دس موے آج دکھائی	جن کارن
بھنا آئے بیٹھ گیو انگنا	پیلے کے ملن کی نبات بتائی	جن بھان

بیدھم چن بھرہ رکا نہ سمر و
 بیس اکھارت کر کے گنوائی

بھجن

دشیدیاں گر در گر دھاری	مونخی صوت چال متواری
بن مرحوا کے کینی متواری	اے رے گلکرو تو پے جیں بلہاری
چک من مولہا کشن مراری	ڈوبت گہ لینی باخھ ہماری
پیاں پیش ہا اکھاں تھاری	اب سچے کربا کرو بیواری

اک رکونگ ملے من نہ سہادے اسی زنگی چوندر موری ساری
 اب کا کے آگے میں ہاتھ پساروں کپڑا کے پیا چیری تمہاری
 چند بد بدن پر تھد سو ہے
 بیدم جائے واپے بلہاری

الضا

تینے ساری بیس گنوائی ۲۱۹ سادھوا ب لگ سمجھ نہ آئی
 پیم کی ندیا اگم بہت ہے جہہ کا پار نہ یاٹی سادھو
 متواری کر دینی ٹھکردا مرحوا کھوب پلانی سادھو
 بیدم گیان لیوجب گور سے
 ہر سی ہر کا پائی

الضا

جنیاں گنوائی میں نے فہریس کے ۲۲۰ مات پتا کے پیم میں شخص کے
 بن گور و گوبند گھاٹ کیسے پاؤں اگم اتحاہ پاکال میں دخنس کے
 گور چریں کے سو آندہ نہ پایو برسوں لگایو میں نے چند گھس کے
 لوگوں بدلی بٹھی ڈولیسا میں پیا گھر حلی گور یا نج دفع کے
 بیدم کہت سنو بھائی گیانی
 کہیو گیان کی بات سمجھ کے

بنت

۳۲۱

چلوری	سکھی مگ سب بنت نہادیں	پیرنگ کی باندھ کے ساری
چلوری	پہاں بنت دارث کو نہ دھائیں	کہت پھرت گھر گھر فرناڑی
چلوری	جت چتو داوت پیر پیر	کیرنگ رنگی ہیں کیا ری
چلوری	امبا پورے مرسوں پھولی	بائی بائی کھولی بھلاکی

بلہاری دا بھر کے بیدم

جن کروے موے متواڑی

ہولی

۲۲۲

سکھی	سکھی ری میکارہت ہی ہی کلیس	ہولی آئی پار پریس
سکھی	کھان پان موے لسی سولا گے	چپورہت نت کیس
سکھی	گوکل ڈھونڈی نہداں ڈھو نڑی	لکھنچ پھری پو دیس
سکھی	گھٹ ہیس دارث بے سیں یادی	ڈول نہ دیس بیکیا
سکھی	یسلی چونز نگ چوکھانہ چڑھی	بیدم یہ بی انڈیس

ایضاً

۲۲۳

چلوری	چلوری گیاں ریوے میں دیکھیں بہار	جہاں کھٹی ہیں بھاگ
چلوری	آل بنی ادلا د عسلی ہیں	شودھگ کے تکھشار
چلوری	لاکھن آگر بیچ ہیں بیگن	راکھن پت کتار

بانگے برج میں ہولی کھیلوں گی جائے جہاں نسار چلورمی
 سگرین سکھی پیا کے زنگ راجپیں تپے جیارا ہمار چلورمی
 بستدم بیک چلو رنگوں ای چنگی چو ندیا ہمار چلورمی

ایضاً

پیاں بھرن جن حیوری گوری ۲۲۴ پنچھٹ روکے کھڑو ہو مرادی پیاں بھرن
 چب خلپ توئے مین رسیلے بلہاری بلہاری بلہاری پیاں بھرن
 گلن گلن پیازگت پھرت میں موٹھکمال ہاتھ پچکاری پیاں بھرن
 جہت کارنگت وہ ہری کہت جاتے ہے جگ جگ حیویم لے ہوا ری پیاں بھرن

چوتھوت دنگ گیو بستدم
 دارٹ پیا کی بخیر پچکاری

ایضاً

آٹ ہو ری پی برج بچ سکھی ۲۲۵ کانا چھر کھر زنگ ٹارے دیکھو
 دیکھو ڈاشانی کہے سے نہ مانے بھر کھر پچکاری مورے مارے دیکھو
 پارا جو ری زنگری ہو سکھی ری جن حیوگنیاں جو پکارے دیکھو

بستدم کرشن بد سوریں چھائے
 میں تو میٹھی ہوں اپ من مارے دیکھو

ایضاً

دارث پیا مگر ہور جی مجی ہے پریم کے زنگ میں نگت ہے ٹپڑا
درود کو ابیر مکال بنایو ینہ کے زنگ میں بھریں ہیں لگریا
دکھت ہی متوار بھی ہوں مدھ میں بھری واکی ترجمی سخرا
دیوے نگر میں بچاگ رو ہے دھوم پڑی کسی سگری نگریا
پاپ کے بجنور میں بوڑ بخانے
زنگ میں بھری بیدم کی نوزیا
مانڈر

سکھی فاش جگ افتار نامن پیا نگے جی ۲۲۰ میکا خواجہ کاف خواجہ ان پیار دلائے جی
پیغمبر نہ بین پرسو ہات اوت لٹھنگھو ہوتے توئے نین رسیا چتھنل من چور
میں تو دیکھ بھیو متوار نامن پیا یو لاگے جی
پیغمبر نے پیاں لاگوں دے ہندما آ کھے گھونگٹ آٹا کے سنکھو دس ن کھا
توئے بل بل جاؤں نے ساجھا نم پیا خلاگے جی
کھاکھوں کیسے کھوں کچھو کھی نہ جائے سیس پکٹ فروکوب رجے بیدم لک سوئے
ایو روپ سوپ ہہاونا نم پیا یو لاگے جی
کٹھمی

سنجی چھوڑ نہ حمل پیا گھر کا ہے کو جو نیا گنوائے سنجی چھوڑ
زنگ نہ جائے رنگ اسی زنگ جو اچا ہے چوڑ بھٹ جائے سنجی چھوڑ

پیا بن چھیاں درک رہی میں جیانا نکسوجائے
مات پتا تو رے کام نہ آئیں ایں۔ اکو تو کام پائے
بیدم اب ہیں میں پیا دارث
جو وہ بحامت جائے۔ سمجھنی چھڑ

ٹھمری سرکار پسند

کک ہوت مودے رام ۲۹ جیارت قن تخر تخر کانے
ایک تو پریم کی بھول ڈگر یا فتے تحکانی تیج بھٹی دشام
ترے کارن جس بھٹی سے جو گینا ہا کہت پھری خیام شیام
بیدم عز کرت جو دم ہے جپت رہوں یرو نام

ٹھمری

ادمر گھومر بد اچھا چن اور ادمر گھومر
ایک تو پیا موکھنہیں دوبے دادر چلے شور ادمر گھومر
بیدم پاپن کرم جمل کو نگیں دین پیا پور ادمر گھومر

ٹھمری

اے ری سکھی بن پیا مورے من کو ۲۳ نیکی نلا گے سونی سجنر یا
ایے ٹھئی بھئے ات مو ہن جب سے گئے موری لی ن خبر یا
بہاک آگن نے ادھک جرا یو ہوک اھٹ مونے رہوہ سخور یا

بچے کر دوں مورا جبرا نہ مانے پیغم نگر کی لائی بجرا یا
 مُحَمَّدُ مُحَمَّدَا کے بوں ہیں بیتِ دم
 سینیو سکھی کہوں یا جی بسرا
 سُخْنِ می

وارث ہم زرگن تم گو نیاں ۲۴۲ ہم اوچھے تم پورن دارث ہم
 دلن بھر دگر تکون پیا تو ری کلئے نہ ہم رن رتیاں دارث ہم
 ایسی بجاںی پیامیں بسرا مولیں رنگ سکھیاں دارث ہم
 چنپل چت میر و من ہر لینو
 بیدم کر گیں انکھیاں دارث ہم
 سُخْنِ می

دارث پیا آج بھروے لگریا ۲۴۳ کلپ کلپ موری بیتی عمریا
 ات کو نہار و سندر سا نوریا اوڑھ لئی کاہے کاری کنوریا
 جاد سوا میں جیا لگھرا ہے بیگ بولاۓ یو اپنی ننگریا
 بیدم کہت دارث پیا پیامیے
 کا ہے جی تین موریے بسرا

داردہ

جبے لاگیں نہ لاگیں موری انکھیاں ۲۴۴ سر کیں درس بنادن رتیاں

رام کرے بیری کیوں نہ ہو دیں قمرے بن اجوہ جیسیں موری گتیاں
 ساس نندنست دیت اد لہنا جیسا رچے پیا کی سن تیاں
 چت چوت اوت مودہ لپٹ ہو جادو بھری یہی وارث توری انکھیاں
 بیدم کو کواو سنگ نہ ساتے
 دیں بدیں پیا توے سکھیاں

دادره

۱۳۵ جہزادہست ہمار طیں تھوڑی بخوبی کا مردین
 اتنی جیں تین کھیل گنوائی اب موکھہ سر چین
 پھوڑ کے پیت کھوڈ بنے پیا ان کرن تم کیں
 پریم نگریں آکے بیدم
 دہر رہو نا دین

دادره

۱۳۶ جن حیل گوریا جیسا رجیں جہاں پریم کی لاگی با جہرا
 تپت ہوں نہیں لے ری سکھی بن جمل کے جیے ما جہریا
 موہے ائمہ مجید تباہے دارث دیدھما مورمن کی شادوار
 موہے موہنی صورت دکھانے دارث تیالٹ کے کھکھ مسکانویا
 نت غیشن نیر پاوت ہوں مگ میں ہیں پون ہی گنواوت ہوں

پاپاتی پٹھامن ن آئین اپ سوری پہلوں میکے سمجھ ریا
 ندیا اگری پگ رھت ڈرول دیدھا من کیہیں کاسے کھوں
 لٹھاڑی اوگھٹ گھاث تھر تھر لانپوں کھوں قب نجاح سانیا
 کھوں احمد بیوں کھوں احمد بیو کھوں بنو محی الدین
 من موہ یو میر و من موہن مکھ میم کی اڈھے چادر ریا
 تو ری رینی رچی ہے کمر لیکے موکرم ہیں کو جیا لمحے
 نارنگ ن روپ ن چھپ مونین کھوکاے زنگاریں ہیں پنزا
 نیرو بر صابن گن گارت ہیں نت ناروں ن گھراوت ہیں
 نین سندوی دلیں کو دلی من موہن دارت سانوز ریا
 دیے پاپ کی پون نے ات جھونکا موہر پر کہنہ دیا میں زیع دھال
 دارت لوری گرپاے بچی سوری ڈوبت ڈوبت نا دریا
 اچھج بن ہیں معتے سانجھ بھئی اب پر کہم دیں کیسے ہپوچوں
 بیدم کھوں کا سے تھما اپنی میں تو بھولی پھرت ہوں لا اگر ریا

دارہ ۵

سادھو سادھو گرات بھاری دارت پیاں پرت ہوں تھائی سادھو سادھو
 مانگو جل دیو مڑھا انگر میں جھوم گئی پھساری سادھو سادھو
 پر کہم ک بیسا کون بجا فے موہ لیں سکھی ساری سادھو سادھو

پنگھٹ پے موے کو ہونہ تھیہرے	میں بیج کی نہار می	سادھو
پریم نگر کی راہ نہ پائی	چلت چلت گومان پائی	سادھو
ہر کے کنوئیں کامنگھٹ نیارو	ات سندھ نیارو	سادھو
چند رجن یہود بھیجے وارت	بیدم گیو بلہاری	سادھو

دادره

چاپ تلک کے چینے میں نیاں ملائیکے	۲۳۸ آنکھ کھتا کہدینی	موے نیاں ملائیکے
سیں دیکھت کی دیکھت رہ جنمی	بیر گنی کر دینی	موے نیاں ملائیکے
بل بل جاؤں تو سے رنگ جوا	اپنی سی رنگ لینی	موے نیاں ملائیکے
بن مدھا کے پلاۓ کلروا	متواری کر دینی	موے نیاں ملائیکے
اپنے پریے میں تمن من واروں	من کی ہیرے ہرمی	موے نیاں ملائیکے
آپ تو دارث بئے من موبن	موے بیدم کر دینی	موے نیاں ملائیکے

دادره تہ بند

اپنے سیدنا کو تہ بند نہ رہا تو اس میں تھے بند نہ رہا	۲۳۹ تہ بند نہ رہا تو اس میں تھے بند نہ رہا	نیا کو عطر کتاب بسا کے
چنگ جنگ جنیں میے وارت کنھا	پریم کے رنگ میں میں بیگ تکاؤں	ایسے کنھا کے بل بل جاؤں
گوئے بدن پر تہ بند سو ہے	کامکھ سے واکو بن سناوں	بیدم عرج کرت نت وارت
تو رے چر چر چر چر چر چر	میں سیس ناؤں	

دادرہ

اڑھے چار بیس تو لائی ترے کارنا ۲۳۰ لائی ترے کارنا
 پردیم کے رنگ میں زنگ کے لائی نہیا عطرت کے
 چند دن گوئے بدنا پر اڑھو مرے ساجنا
 چن چپن کلین رکوندھا لائی تھرے دیڑتا
 سندھیاں گانیں بدھائیں اور بجے ہر بجا
 اندر لپٹ میتے نت و کھلے نیں سخن ملیکے
 بیرنی موئے پیا بنائی آپ بنو بیراگ
 پاپ کی پون ھلے چوؤں اور ابیدم جھنکا لکھائے
 دھ کی گلری چھلک سنجاتے سادھوئے خواجنا

دادرہ

۲۳۱
کرھیاں نہ ٹوٹے ہمار دیکھو ہو بالما

شب و صال غلطت میں ڈالیئے حساب
 جو کچھ ہوں آپکے ارمان نکالیے حساب
 جو پل ہے مے تو طبیعت سنجائیے صاحب
 میر دوڑ نے نہ بیلا کو ہمار دیکھو ہو بالما
 نہ بھر بھر میں طوہار نہم اٹھائیے گا
 ہماری گستاخی دل کو نہ یوں ٹوپائیے گا
 خدا کے داسط صورت ذرا دلکھائیے گا
 شال شمع سحر ہوں نہ یوں بچائیے گا
 بنتی جات غریا ہمار دیکھو ہو بالما

کہہ دیکھو ٹوٹے ہو گل اے صبا اکیں
 کرنے نہ خوں جھنوریہ زنگ حنا اکیں
 تیرے خرام ناز سے اے مہ لقا اکیں
 ٹھہے پے نہ عاشق بیدرست پاکیں

گر رکھو سر ہار دیکھو ہو بالا

غزوں کو تمہارے بارہنالے ہو نہم میں جملی ہمارے دلیے گراتے ہو نہم میں
اندازِ حسن سب کو دکھاتے ہو نہم میں کیوں شک شع ملکو جلاتے ہو نہم میں
تنی موری نگ ہو کر نہار دیکھو ہو بالا

ذکر سے لتے نہ سر کارایے ہو جاتے نہ دل حنور کو دیتے ز جان سے جاتے
نہ دل دل کی تم اس طرح بخوبی کھاتے نہ اس سارے نہ اس طرح کی سزا پاتے
تو رے کا جے تجوہ گھر بار دیکھو ہو بالا

عونش میں آپنے پچھے مجھے عذاب دیا بہت ہی چوکے جو دل تکوا بے خواب دیا
حنور بخ مجھے تم نے بے حساب دیا نہ آئے آپ نہ نامہ کا کچھ جواب دیا
میں نے پاتی بٹھا لین ہجیا ر دیکھو ہو بالا

شبِ عمال جو آیا وہ گلِ اصلہ اعزاز تو بولا دیکھے لے جی بھر کے آج سب انداز
مرے سے ہوئے لگی گستگی راز دنیا ز ہمکار جاتے ہیں مگر سحر لے دی آداز
زمیانے داڑھی پکار دیکھو ہو بالا

پھر پھر ابھر مجھت میں دوبارا وارث غوط کھائیکے سوا اب نہیں چارا وارث
اب بھر آپکے ہے کس کا ہمارا وارث سادھیو بیم خستہ کو خدارا وارث
ڈو ڈو بخنور میں نہیں او بھار دیکھو ہو بالا

گوری آدمو مے اگا میں جھلوا جھلاؤں

جھلوا جھلاؤں میں جھلوا جھلاؤں۔ گوری

ہو جو منظور نظر جان جہاں سیر چین تو فنا اپنی دیکے کی اٹھاد و چلمن
اور جو یہ بھی نہ پندا آئے تو اغصہ دہن مجھ سے کہدا تو میں اگھری میں نہ دوں لگش

تو کے کارن میں بگیا لگا دوں

بیلا گلاب حمیلی لے آؤں — گوری

غیر سے لئے لگے ہم سے جدائی کری کی کدو رت اوس سرت صفائی کری
بے سمجھو بوجھے جو کچھ طے میں سماں کری بے سبب پیار کی با توں پڑھائی کری

آپ راز کی آپ رسانی

کون جھن کر تو حکما ناؤں — گوری

یا خداو صل کی شب دے وہ مجھے استقالاں نہ بیکانے کا خون اور نیکے زکھیاں

غلبہ شوق میں اس درجہ ہو مریخاں سامنے اسکو ٹھاکری کہوں محوجمال

آپ تو جو گی بورے برو گی

اور تو بہکا میں جو گنیاں بناؤں

دے دہا ہر مجھے خود میر معدد چکر میری بربادی پاچھڑتے بازی ہر کر

اب بجز تیرے پکاروں میں کے اے اور کرنے مشکل کو مری حل بطفیل حیدر

رین اندر ہیری ڈگر سجلا لی کیسی کروں بیدم بہت جاؤں

مورے ساون ہوئیں نہ کھوٹے من موہن دارت آجا
 مورے ساون ہوئیں نہ کھوٹے من موہن دارت آجا
 توئے من میں پا لنا جھلاؤں مورے گھٹ کے اگٹوں میں آجا
 مولے نکو دس دکھا کے پیا روم رومن میں سا جا
 توری ہا بیکھاؤں پیاں دگوں اب جن رس کر پیا آجا

ہم بیدم آپ کہاے
 کہوں دارت پیا بھوں خواجا

ساون

سیاں توہماے پور بان میں تھیا تجھے نگر جمار سیاں توہماے
 سوئی اڑیا رین رندھر یا جے جیر جمار سیاں توہماے
 بدری چکے بدر ا گرجے کہکارن میں منہد یار چا ڈوں
 کاپ کروں نے نگار سیاں توہماے
 پی پی کر جیرا چڑاوے کاے منگاؤں میں دلیم رسری
 کاے منگا ڈوں میں دلیم رسری
 کو لو ہوئے من موہن ملی جیں
 آنکھ گنجھرے روپ پیا کے
 کسی کروں کرتار سیاں توہماے
 نین تیر بھر بھر آویں

تم بن کرے کا پکار دل گو سیاں ڈوبت کہن میخار بیان توہارے
دارث بیسِ م کی سر دھیجو جگت کے تارن ہار بیان توہارے

ملار

ساون آئے سکھی سیاں آئے کیسے جیا سمجھا دوں رے
کا کو جھولاؤں نہ دواں گیاں کامنگ تھولن جاؤں رے
ساون آئے سکھی سیاں ن آئے

ان بن جیا مو ونکو جات ہے کا دلیں ڈھونڈن جاؤں رے
سنگ کی تھیلی سب جعلواں تھولیں میں برہن لپھا دل رے
ساون آئے

پر کھنچی کھل موے بنتا بناۓ پیاں پروں ہاہا کھا دوں رے
دارث پیا من موہن میرے لمبڑے کامنخا دوں رے
ساون آئے

برپا کی اگن پتوں پیا کو لگ کولو میں نیر بہاؤں رے
من موہن موئے ہر قریب تجت یہیں ان ڈھونڈن کرت جاؤں لے
ساون آئے

چڑھی کر ایسی چترائی سین پیاے مل جاؤں رے
آپ کو سھولوں پتہ کونہ سھولوں جھولوں جیون گن بھاؤں رے

سادن آئے

دھرتی میں ہونے پا یا اس لو دھاؤں کے
پھر بکے جس پیا پیا گھروں پنکھے لگائے افڑ جاؤں کے
سادن آئے

جو گن بکے میں جو گیا کے کارن انگ بھجوت رہاؤں رے
ساؤں سنگھار جوں اور جیدم چزی میں آگ لکاؤں رے
سادن آئے

سرکار وارث کے محض سروں کی حیات

از: افقر موبالی وارث

تیرھوں صدی سیکڑے وسط میں ارمن مقدس دریوںی ربانہ علیٰ اودھ میں ایک
الیٰ شیع العصالت ذات عالم نہیں میں آئی جس کا وجود بلا تضریق ذہب یکساں طور
پر برگزیدہ عالم بیول و تسلیم کر لیا گیا۔ اسلام نے امام دلایت مان۔ اہل سنودنے اوتار
سمجھا۔ یہود و نصاریٰ نے مذہبی مشروطیتوں اور دیگر مال و معاہدے کے اپنے
واسطے ہادی برحق بھر جالی خجال کیا۔ یہ تمام امتاں قیاسی ہی نہ سکتے بلکہ عمل
فرقہ دار روغما ہوتے رہے چنانچہ اطراف و جواب عالم میں جس طرف اس یادی
برحق نے قدم رکھا نواہ وہ سرزین غرب ہو یا یورپ۔ چین ہو یا روس۔ ہندو یا یونان
اس کے زائرین و عتیقدت مند گائیا پیدا نہ وار پیدا ہوتے گئے حتیٰ کہ ۵۰ سال
کی عمر میں ۵۰ ہزار کیا ۵۰ لاکھ سے بھی زائد اس مقدس ذات کی تقدیس و تصدیق
کرنے والے پیدا ہو گئے اور یہ سلسلہ رشد و پداشت اس کی ظاہری اور جہانیت
ہی پختم نہیں ہو گیا بلکہ یہ وہ سراج العالمین تھا جس کی لوگے ہزار ہا ایسے چارغ
روشن ہو گئے جن سے تا قیام قیامت بزم عالم دعالمیاں ہی چراغاں رہے گاہے
چنے کہ تا قیامت گل او بھار بادا!
تمنے کہ بر جا شش دو جہاں شمار بادا!

دو فات مقدس۔ عجیع نعماتِ ملکوتی بیش کالات انسان۔ مرحیثہ حقائق و
معارف ربانی اٹھاختہ امام الاولیا قبلہ عالم و عالمیان مرشدنا حاجی سید
وارث علی شاء آتیہ من آیات اللہ و اعلیٰ اللہ مقامہ و برداشر مبغض کی ذات باریکات تھی
آلَّا إِنَّ أَوْلَيَاءَ اللَّهِ لَا يَأْخُوفُ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَخِفُّونَ

نسب نامہ آپ کا سلسلہ نسب مندرجہ ذیل واسطوں سے حضور پروردگار نبوات محمد
مصنفہ اصلی اللہ علیہ وسلم کے اسلام دینی و ایالتی مکانت ہے ملاحظہ ہو۔
مرشد نام حاجی سید دارث علی بن مولانا سید قربان علی بن سید صلاح الدین علی بن سید کرم اللہ
بن سید میرزا احمد بن سید عبد الحمد بن سید عزیز بن الحادی بن سید علی شاہ بن سید
عبد الواحد بن سید عبد اللہ بن سید محمد علی الدین علی بن سید عزیز الدین بن سید
احسن ابن طالب شرف الدین بن سید محمد تقی بن سید ابوالناصیر بن سید علی عسکری بن
سید ابو الحمد بن سید محمد عجیز بن سید محمدی بن سید علی رضا بن تاوس زین الدین بن سید امام موسی
کاظم بن سید امام محمد عجیز صادق بن سید امام محمد باقر بن سید امام زین الدین بن الحادی بن سید
امیر ثالث ابن عبداللہ الحسین بن سید ناؤ مولانا علی ابن ابن طالب کرم اللہ وچہرہ زونج
تیمور بنت رسول خدا مخدوم مصنفہ حصلی اللہ علیہ وسلم

ولادت پا سعادت الحضرت سیدی مولانا امام الاولیاء مرشدی دامت حاجی
دارث علی شاہ صاحب قبل عالم و عالمیان اعلیٰ اللہ و مقامہ ماہ صفر و برداشت و بگزاری اور
رضوان المبارک ۲۳۴ھ حلوم میں عالم فتوحہ میں رونق افزوز ہونے وہ گرامات و برکات
جو ایک ایسے بزرگ نبی اور حنفی و معاشرت آنگاہ کی ذات مجتمع الفقادات سے بروقت الہ
جلوہ افزوز ہوئیں ان کا اغادہ کرنا اور صورت شریع میں لانا بجا ہے خود ایک طولانی تصنیف
کا کام ہے۔ تجھے دیلوی خریب کا ذرہ ذرہ اپنی سستی پر جستجدرناناں ہزوہ کم ہے جسیں
کی صرزہ میں سے ایسا آفتاہ غالب مطلع افوار تدبیر و مقطع اسرار الہیہ جبود فکن ہوا
جس کی اس مشی ہوئی اور تباہ شدہ دنیا کو ایک مدت سے اشدوہ درت کھن۔

حضور کادلی ماذرا دہوتا دلائل مختلفہ جو بالاتفاق ایک ہی نقاب پر ہے مگر
ترار پکلتی ہے اس امر پر صفات روشنی ڈال رہی
ہیں کہ حضور پروردگار ذات مبارک دل ما دنیا دھنی جن پر وہ اسناد یقین دلائق ہیں جو

یوقت پدیا اش دیز ابند مانہ ولادت و فنا نوقتاً اور تجدید بیحی خلماہر سری آن گئیں
خلال، مصان المبارک میں حضور کا دن کو دو دفعہ نہ پینا ۲، مثل دیگر کوچ گرد
 خلقال کے حضور کا گھیل کو دین مخالف نہ ہونا ۳، عالم الغنی میں بھی جوں کر جھوٹ نہ بولنا
 (بھی)، بخارہر سری خلمل کا بصورت سمجھیل حاصل نہ کرنا اند سید داں ہونا دعیفہ بھی دلائل اذرا مخاد
 ہیں جن کو پڑھ کر ایک بچہ بھی بہت کچھ حضور کے ولی ما درزاد ہونے کی باقیہ معنی اندر کر سکتا
 ہے اور بھی دلائل میں جواہرات کے واسطے لازمی اور لاپدھی ہیں۔ حقائق بین و غیرہ
 داں نکا ہیں ان دلائل کی بھی محتاج نہیں وہ ہر وقت اور ہر حال میں حضور کی ذات کو
 جو کچھ سمجھتی ہیں اس کا مزہ اور لطف تا عمر حاصل کرتی رہیں گی۔

تعلیم و تربیت حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا دینا میں دیسم لقب بن نگر
 موجب برکات تھا اس کی تعلیم اور اہمیت کی تجدید باری تعالیٰ نے سرکار دارث کی زادت
 اقدس سے بدین جست فرمائی کہ اول تو آپ اول رسول سے سنتے دو م اپنے زمانے کے قلب
 بھی نکھلے آپ کا زمانہ مخصوصیت ہتھی ہیں گزرا آپ کی پروردش علیا حضرت آپ کی ہمیشہ
 صاحبہ خدمہ اور حضرت قدودہ السالکین زبدۃ العارفین سیدنا حاجی خادم علی مشاہ
 صاحب قدس سرہ العزیز (آپ کے بہنوں) کے یہاں ہوئی۔

ایک تو بغض نفیں حضور کا ولی ما درزاد ہونا و میرے لیے بزرگوں کی عاطفت
 و حضوری اور چار چاند لگ گئے جو بات برسوں میں ہونے والی تھی وہ مہینوں اور
 دنوں میں سمجھیل کو پہنچ گئی خلومت خلماہری کی تعلیم کے لیے ایک مولوی صاحب متقرر ہوئے
 جو آپ کو دینیات کی تعلیم فرماتے تھے۔

بیعت و مستار شدی مخدوم حضرت حاجی سید خادم علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ
 علیہ نے ابر ۲، سال ۱۴۱۳ھ مسقیر ۲۵ جنوری بروز دشنبہ
 بعد نماز جنور دعا فرمایا۔ یہ واقعہ آپ کے مکان راتھ مسجد براطیان چوک کے متصل ہوا

اور آپ گوائیں کیسے میں جہاں اب کر سکھیں کوئی ہے دفن ہوئے بعد نزاافت بچھنیز و مخفین و
تدینیں خلائے فریگی محل نیز سہہ نمود اگر شاہ مدنی و سید محمود عقیق رحمہ اللہ عزیز غوث گواہیاری
کی اولاد سے سمجھے نے بالاتفاق دسم دستار شبدی بھیجت امام اولیا حضرت وادیث پاک لاد فران
اس وقت بن شریف حضور کامیں اسال کچھا ہے کہا تھا حضرت محمد و مرحوم حبیبی سیدنا داد مغلی شاہ
نے اپنے دھنل کے ڈرڈہ بیشتر آپ کو شرف بیعت سے بھی مشرن فرمایا تھا اور اس طرح
آپ صاحبِ دشاد بہارت مجاہد پیر طریقیت قرار پائے نیز دستار شبدی کے وقت بیشتر
نہدیں خادمان آستانہ کی طرف سے گندمیں اور بہت سے ٹلتے بگوش داخل بیعت ہوئے
جس کا سلسلہ پابراہما ہمگی لکھنؤ میں جاری رہا اور اس طرح ہزارہاں تعداد مریعین کی ہو گئی
جو نہایت ترقی پذیر زوار کے ساتھ اطراف و جو انب میں پھیلتی تھی۔ دستار شبدی کے
باہم بعد آپ نے ارادہ تھے بیت اللہ شریف کا کیا۔

سفرِ حج اپنی بار آپ نے پہنچا دہ سفرِ حج، غیار فرمایا جو براہ خشکی میں کیا یہ سفرِ آخر دشکو
جس میں سہدوستان سے چدا بعد نزاافت تھے بیت اللہ شریف و بکریہ مکہ عرب
اور اور انہر عالم و جزو ارکی سیاحت فرماتے ہوئے آپ ۶۷ سال کے بعد والپس دشمن
بھوئے اور اس ساحت سظر میں تین مرتبہ حج زادا کیا۔ اسی طرح متعدد بار سہدوستان سے
آپ نے پہنچا دہ پا سفرِ حج کی اور چار چار پانچ سال کے وقفہ سے والپس ہوتے رہے اس
مدت میں ذہرف سہدوستان بلکہ سہدوستان کے پاہر دیگر ہاںکے میں آپ کے خادموں اور
مریدوں کی تعداد میں غیر محمد و داعشیوں کی جانب کا سمجھا اندازہ ناممکن ہے اکثر اولیائے
کرام اور شائخ عظام سے فیوض روحانی حاصل کئے مقامات مقدوس کی زیارت اور تجویز
روحانی سے بیشتر فرض یا بہت ہوئے کوئی مقام جس کا کچھ بھی تعلق اسلامی دین سے تھا آپ
نے ترک نہیں فرمایا اور متعدد بار زیارت حاصل کی حبیبی کی تضییل بیان کرنا ایک ملودانی
کتاب ترتیب دینا ہے۔ مہاک غیر کے بڑے سے بڑے مقامات سیستان امازندگان طہرہ
و مشق مصر، دست کوفہ، قسطنطینیہ، حضرموت، یونان، شلم، قندھار، غزیں، طیوان، یونان،

سراندہ پر، پل آدم وغیرہ کی سیاحت فرمائی۔ اور وہاں بیزارہ کی تعداد میں مریدینے جرم
محترم کجھ دصرز میں مدینے منورہ کر بلائے معلق دینگ اشرف نباد نزاں میں آپ کے مریدین
ادراگرین کی یہ کثرت ہو گئی کہ آپ کو ایک وقت میں چھ چھ بجھے دھوکیا جاتا تھا پھر ہی اکثر
نشستاں نام زیارت محروم رہ جاتے۔ صحیح تعداد عجیب کی کوئی نہیں تباہ کتا۔ کیونکہ آپ نے
اکثر رنج دوران سفر میں یکجہے جگہ کا علم بیان کی کہ بھی نہیں ہو سکا۔ بخششیت مجموعی یہ
تعداد ۲۰ سے زائد تباہ جاتی ہے ابتدائی سفر جس میں دس بار رنج شامل میں بڑا
خشنک ہوا مگر آخر کے سفر اور رنج آپ کے برائے سمندر ہوئے جو کسی طرح لمحپی اور برکات
سے خالی نہ تھے۔

عام حالت زندگی آخری صحیبی تیس سال کا زمانہ مستقل طور سے ٹھنڈا اعلان
جانشہ رہنے والی شرف بعیت ہوئے۔ سب کے ساتھ یہاں محبت احمد ردادی کا برنا لازم تھا ہر
شخص یہی اعتماد رکھتا تھا کہ سرکار ہم سے زیادہ کسی سے نہیں محبت فرلنے۔ مرد، نورت، بچے
عام طریق پر آپ سے شرف بعیت حاصل کرتے بلکہ آخر وقت میں یہ حالت ہو گئی تھی
کہ جب مریدین اور خادموں کی تعداد میں غیر معمولی ہجوم ہونے لگا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ
جس نے ہمکو صرف دیکھ لیا وہ ہمارا مرید ہے جس نے ہماری حیثیت ہوئی کافی کی زیارت کی
وہ ہمارا مرید ہو گیا تہینہ کا گوشہ اگر کچاپ آدمیوں نے ایک ساتھ چھوپ لیا وہ سب مرید ہو گئے
حتیٰ کہ جنے ہمارا نام لیا اور محبت کی اگرچہ اس نے نہ بھی دیکھا وہ بھی مرید ہے اس پر اگر یہ تعلیم
شامل بعیت کی جاتے اور جس کے نہ شامل کیے جانے کی کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی تو حضور
کے مریدین اور خادموں کی تعداد اور اخراج و شماری کا کوئی امکان باقی نہیں رہتا اور یہ
سلسلہ محبت تیامت تک نہیں ہو سکتا آج پر کیا منحصر ہے آئندہ کی نسلیں ہمیشہ
اپنی محبت و عقیدت کے ملکیتیں برابر افضل و شامل بعیت ہوتی رہیں گی۔ چنانچہ بعد
و صالح سے آج تک تقریباً ۶ برس کی مدت میں کم از کم کلی بیزارہ کی تعداد ایسی نظر

آئی ہے جو شخص اپنی عقیدت و محبت سے اپنے کو داراللہ کہتی ہے اور آستانہ وارثی ہے
فینگ یا ب ہو رہی ہے خنور کے ارشاد کے مطابق یہ جماعت خنور کی ولیمی ہی مریدوں
خادم ہے جس طرح آپ کی حیات ظاہری و مکھی و ای جماعیں تھیں۔ آپ کا اعلاق ،
کرم اور سلوک نام تھا جس سے سرگوئی یکسان مستند مستحب غیر ہوتا کبھی آپ نے
شخص کی دادا ری نہیں فرمائی۔ اپکو ہمان بہت خوب ہوتا تھا، بغیر کھانا کھانے کوئی
ہمان دانپس نہ آتا۔ سفر میں بھی آپ کے ہمراہ آپ کے ہمانوں کی کافی تعداد رہتی تھی
لہجہ نہایت صاف، لمحص، شیریں اور دلکش تھا۔ کوئی بات بلا ضرورت اور خلاف حقیقت
زبان مبارک سے کہجی نہ سئی کئی۔ آپ اپنے مریدوں اور خادموں کی سیکھی داشت فرماتے
اوہ ان سے خاص انس و محبت رکھتے۔ سب کو مثل اپنی اولاد کے سبکتے اور ان کی تمام
ٹکالیف کا ازالہ فرماتے۔ بغیر مرید ہیں و خام زائرین سے بھی آپ کا برداشت ایسا ہر دلخیز نہ
ہتا کہ اسکی نظر نہیں نظر آتی۔ محبت کا سبق آپ کی تعلیم تھی جو شخص ماضر ہوتا آپ
اس کو اشتر رسول اور اپنے شیخ سے محبت کرنے کی ہدایت فرماتے۔ غلزار مشائخ
اور صوفیا گرام بنا سمجھا اصرار مفرما تے اوہ ان کی حقیقتی تعظیم مرنے کی دوسریں کو بھی
ہدایت کرتے۔ بجز خدار رسول کی محبت اور اس کے استغراق کے کوئی اور شغل آپ
کا ایسا نہ تھا جو آپ کے حالات زندگی میں تابع تذکرہ سمجھا جائے جو بات تھی خدا رسول
کی بحاجوئی میں طالب جو فعل تھا مشیت ایزدی کے مطابق غرض اگر آپ کی جمیع فعل
و حرکت امر ایسی کے تابع تھی۔ آخری ۲۰۔ ۵ سال کی حد استغراق اور مسکر کی کیفیت
میں گذری۔ ذیادہ نر آپ خاموش اور تہجد ہے مرنے پیشے رہتے تھے لہجن اوقات خادموں
کے بار بار یاد دلانے سے بھی کوئی بات نہ یاد آتی۔ سُکر کی حالت اور محورت سے
بہت کم بیدار ہوتے۔

لیکن اس حالت میں بھی جس وقت خبرداری ہوتی تو اپنے مریدوں خادموں
گوہنم بنا میں یاد فرماتے رہتے اس سے اس بات کا اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ جس طرح

کسی بھی یا رسول کو اپنی امت عزیز ہوئی تھی بعدنے اسی طرح آپ کو اپنے خدام اور مریدین
عزیز نہ تھے اور حضور کا یہ خاص نظرت مطابق حدیث قدسی کے نتھا کہ
آمیختہ فی توصیہ کمال الاربیعی علیہ السلام

بعض ارشادات عالیہ وارسمہ (۱) فرمایا مقام عشق میں کوئی سیما رہشیں نہیں
ہو سکتا اور ہماری منزل عشق ہے۔

- (۲) فرمایا مقام عشق علم و تعلیم سے بالاتر ہے۔
- (۳) فرمایا معرفت وہ ہی ہے جو حاصل کرنے سے نہیں آتی۔
- (۴) فرمایا تصور کی ابتدا علم سے ہوئی ہے۔ وسط اس کا عمل ہے اور خاتم علیہ حسن
- (۵) فرمایا محبت معرفت حق کی بخشی ہے۔ بغیر محبت قتل معرفت نہیں کھل سکتا۔
- (۶) فرمایا جو ہم سے محبت کرتا ہے وہ تینا ہمارا ہے۔
- (۷) فرمایا جس کی ایک سال تیس یاد حق سے خالی گئی وہ مرد ہے۔
- (۸) فرمایا محبت ادب و ترک ادب کا لیٹاٹ نہیں رہتا۔
- (۹) فرمایا نیکرو سوال کرنا حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ سے بھی سوال نہ کرے گیونکہ وہ
علم الغیب ہے۔

- (۱۰) فرمایا عادت وہ ہے جو سب کو اپنی جگہ پر دیکھے اور سب اس کو اپنی جگہ پر دیکھا
- (۱۱) فرمایا محبت میں کفر اور اسلام کا فرق صٹ جاتا ہے۔
- (۱۲) فرمایا محبت کے کسب سے بہتر کوئی کسب نہیں۔
- (۱۳) فرمایا توحید آسان ہے مگر تصدیق مشکل ہے۔
- (۱۴) فرمایا عالم حق کا مرید بے ایمان نہیں مرتا۔
- (۱۵) فرمایا صمولی وہ ہے جس کے بیاس میں رو فوں جہان کی وحدت ہو۔
- (۱۶) فرمایا دنیا کے اچھا بُرا کہنے کا خیال نہ کرو اللہ تعالیٰ سے اپنا حساب حاف

وَصَالْ جَارِكَ آپ کا تمام زمانہ حیات عالم تجروں کے گذرا حسی کی بظاہر و جسمی ہیان
کوں ملی و سر پست فاندان کا نہ تھا جو اس درسم کو ادا کرتا آپ فطرتا محو بال اللہ نئے خود گھنی
خیال نہ فرمایا۔ نتیجہ یہ مذاکہ ۵۰ سال کی عمر مجید دادگر گزاردی اور اس عرص محتاط نہیں
بسر کی کہ ایک مٹاہل بھی نہیں بس کر سکتا۔ ایسا اثر۔

تجدد نہیں کے وہ امراض جن کا تعلق طب سے ہے ان سیں مشتمل، تقابل
ذیا بیس، سسل بول، احتراق وغیرہ سب شامل ہیں امداد کی شرکایت حسوس کو
اکثر رسمیتی اور بظاہرہ شرکایت جزو حیات تھی۔ ۲۰ محرم ۱۳۴۷ء کو آپ بیان
تپ غلیل ہوئے۔ تپ شدید ہوتی گئی اور اس سلسے میں پشاپ سمجھی بہت تکلیف
سے ہوتا تھا۔ خلائق پر خلاج ہونے کوئی رقمیہ رفع منع کا انتہا ہیں رکھا گیا مگر وقت
موہو دہ آگیا تھا تمام مسائل نامشکور ہونے خلائے یہ کہ ۲۰ محرم المحرم ۱۳۴۷ء کو ان
گذرا کرشمہ جمع بوقت صبح ہم پنج بجہ، منت پر عینی کیم صفر المظفر ۱۳۴۸ء کو آپ نے
اس خاکدان آپ دنگی سے عالم اور جو کو مراجعت فرمائی۔

إِنَّ اللَّهَ وَرَأَى إِيمَانَهُ مَرَاجِعُونَ

آپ کی حیات دنات طالبائی محبت و معرفت کے لیے یکساں خیر و برکات کا
حکم رکھتی ہے۔ بخوبائے حدیث بنوی

جَيْأَتِ حَيْرَتَكُمْ وَ تَمَّاًتِ حَيْرَتَكُمْ

البته محبت خلیف، تعلیمات، تصدیقی، ایمان اور اقرار کی شرط بلا اصرار ام لازم
ہے۔ فقط

وَمَا تَوَفَّيْتُمْ إِلَّا كَمَا لَدُونَ

فَبَارَكَ اللَّهُ أَخْرُونَ الْخَالِقِينَ

شجرہ ہے وارثہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَيْهِ أَلْمَعُونَ بَارِكْ دَسْتَرَمْ
بَحْتَ مَنْ قَاتَلَ كَسْجَدَةَ طَبَيْرَةَ اَمْلَهَانَ بَتَ دَزْرَهَا نَالَتَهَارَ

یا خدا مجھ کو مصلنا کے طفیل	بُخشندے جلد البی کے طفیل
یا خدا آں بختے کے طفیل	ادرا صحاب با صفا کے طفیل
شرم رکھنا مری قیامت میں	اتیقا اور اصیلنا کے طفیل
راہ سجوں نہ میں طریقت کی	کل شہیداں کر بلاء کے طفیل
دتے بکھلا غنچہ مراد مراد	باغ شیرپ کی اس خنا کے طفیل
جگا طالب تھا تو شبِ اسرا	اسی مطلوب مصطفیٰ کے طفیل
اے جبیں خدا دلی کر دو ر	اپنی توحید کی تماکے طفیل
گوداں مشکلیں ہوں حل یارب	شیرحق صاحب لوا کے طفیل
یا خدا حاجیں مری بر لا	باعث تاج ہل آتا کے طفیل
غم عقبی سے کر رہا مجکو	ادن حسن ابن مرتضی کے طفیل
تشنگی ہو نہ روز محشر میں	تشتب شاہ کر بلاء کے طفیل
یا خدا تید غم سے کر آزاد	عاد بخستہ بیزا کے طفیل

باقر پاک با صفا کے طفیل	دے صفات کو مرے یارب
جعفر و کاظم و رعناء کے طفیل	یا خدا کر شگفتہ خل مراد
سرستھی پیغمبر کے طفیل	پئے معروف کر خی یا اللہ
اور شبیل رہنا کے طفیل	ہوں گنہ کار بخش بہر جبید
عبد واحد کی برada کے طفیل	بہر عبد العزیز رحم و کرم
با الحسن صاحب حیل کے طفیل	فیض سے برا فرج کے بخش مجھے
بختیو پیر یا صفا کے طفیل	یا خدا بو سعید کے صدقے
غوث الاعظم کی ناکیا کے طفیل	ہونہ مزید میں میرے تاریکی
عبد الرزاق حق نما کے طفیل	شاہ جیلان کے ہیں جو فخر نظر
محی الدین صلح پر خلیل کے طفیل	دینہ دل کو دتے خینا یارب
آئیں تکین کو مصلحت کے طفیل	نزدیکے وقت سید احمد بھی
چشم دل کھول مجتبی کے طفیل	سیر سید علی کے صدقے میں
نفس نا ایں ہور تفضل کے طفیل	شیخ موسیٰ کے فیض سے یارب
گل گلزار مصطفیٰ کے طفیل	بخت سید حسن کے صدقے میں
ابوالعباس الحسینی کے طفیل	اپنی ہی ذات میں فنا کر دے
بہادر الدین باونا کے طفیل	بہر سید بالآخر خاتمه میرا
اور جمال مرد پارسا کے طفیل	بہر سید محمد اے اللہ
صاحب علم پاہیا کے طفیل	پئے خاطر فرید بحکر پاک
بختی دے نور انبیل کے طفیل	بہر ملتانی ابراہیم مجھے
پیر بے مثل با صفا کے طفیل	صوفی پاک بھکر ابراہیم
شاہ حسین حق نما کے طفیل	پئے خاطر شہ امان اللہ
کر عطا جملہ اولیا کے طفیل	مجھ کو صدقہ شہ ہدایت کا
عبد الرزاق مقتدا کے طفیل	بہر عبد الصمد خدا دندرا

کر عطا عشق بہر اس طیل
شاکر اللہ پیشوائے ملپیل
ہادی دبی شہ بنجات اللہ
پڑھ فادم علی خطا میری
مجھ کو دکھلا جمال ختم رسول
پنچی ہی راہ میں مٹا مجھ کو
گھوہ طیع کو عطا کر آب
بلجنی بجھے سے ہے غلام حسین
بنجندے شاہ کر بلکے طفیل

از انجا حضرت معروف کرخی رضی اللہ تعالیٰ عنہ را از دوسر کار والہ
مارغتہا عطا گردید و سلسلہ دیگاریں پڑھ شد

با خداون بنیا کے طفیل اسد اللہ لانگے طفیل
لانے خاطر حسن بصری اور جیب بغلی پیشوائے طفیل
بہر داد د طالی بیا اللہ رہبر راہ اصنافا کے طفیل
پے معرف کرخی شیع زمن پیر خلو ق حق نما کے طفیل
ہرہ البحرة چشتہ نظا مبہہ دار شیع افضلہ هما ثابت و فرغت عما فی التکالیر

بسم الله الرحمن الرحيم

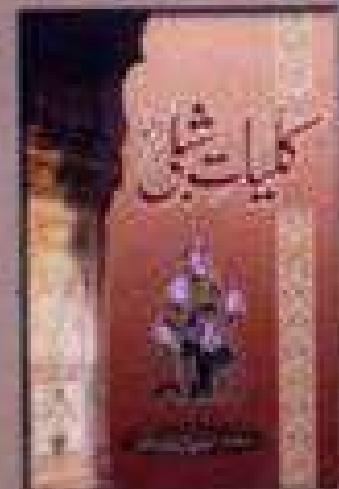
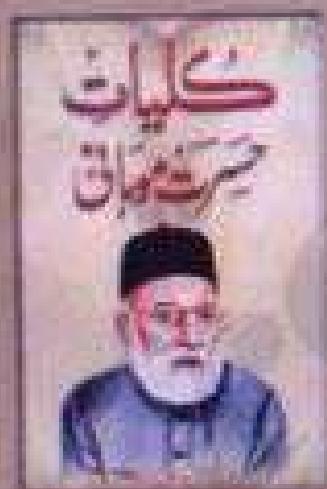
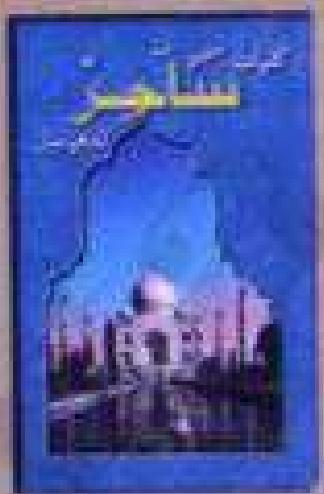
اللهم صل علی محمد و نعمتہ علی آل محمد و نعمتہ ذرہ مارک ألف ألف سریرہ

یاخدا حضرت محمد مصطفیٰ کے واسطے سرور عالم شہر دوسرا کے واسطے
مشنگیں حل کر مری خشکا کے واسطے شیرخیں علی مرتضیٰ کے واسطے

دو نوں عالم میں علی صاحب لواکے واسطے
نخش عبدالواحدہ خدا کے واسطے
اور ابراہیم بنی باجا کے واسطے
اور امین الدین ہیرہ باہنکے واسطے
اور ابوالاسحاق شامی رہنا کے واسطے
خواجہ ناصر شہر مقتدہ کے واسطے
احمد محبوب حق محل خدا کے واسطے
قطب دین مودودی عوف رہنا کے واسطے
آسمان مطلع نور خدا کے واسطے
نخشیدے یارب نجیب مصلفے کے واسطے
پادشاه شہد بقول خدا کے واسطے
قطب دین بخاری کائی باعثنا کے واسطے
ہو میرا شیریں سکن دمن دشنا کے واسطے
شہ نظام الدین محبوب خدا کے واسطے
اور کمال الدین شاہ صفیا کے واسطے
اور غیاث الدین باعلم وجہا کے واسطے
حضرت محمود راجن ملقتدہ کے واسطے
شیخ محمود حسن مرد خدا کے واسطے
حضرت خواجہ محمد مقتدہ کے واسطے
اونہیں رہ صدق و محنہ کے واسطے
دورگر دل سے کے شکلکشا کے واسطے
اور نظام الدین ثانی پشوکے واسطے

خواجگان چشت کا سر پر مکے سمایہ ہے
از برائے خاطر خوبیہ حسن بھری بھئے
حضرت خواجہ نصیل ابن عباس پاکیاز
حضرت خواجہ سید الدین خداوند مرضی
خواجہ مشاہد حضرت فیض نخش با صفا
حضرت شاہ ابی احمد فرشنا زد ولی
سیہ ذات مقدس رکھ کے سر پر حمام
باصر الدین باعضا خواجہ ابویوسف لقب
خواجہ حاجی شریف زندقی روشن نسیر
خواجہ عثمان ہارولن کی خاطر سے بھئے
خواجہ کل خواجگان حضرت عین الدین
ست کر یارب بھئے دیکر شریہ صرفت
از پے خاطر فرج الدین اقبال گنج شکر
ہے لقب جنکا زدی زرلفت عالی ترتیب
حضرت شاہ فضل الدین چهارغ دلوی
از پے شاہ سراج الدین سراج الاعیفیا
شام علم آہم معدن جو دو سخا
حضرت شاہ جمال اللہ معرف جمیں
بے خبرگردے مجھے دنیا و دی سے یا خدا
از طنیل خواجہ سیکھی میںی ہے دغا
یا خدا یا س دناس و حضرت سحران دغم
حضرت شاہ بکیر اشد سردار جہاں

کرنگاہ لطف مجھ پر ہم فخر الدین فخر
 شاہ قطب الدین قطب الائیتیا کے دامنے^۱
 باشنا رونے بنی حافظ جمال اللہ شاہ
 اور عباد اللہ ولی اہل صفا کے دامنے^۲
 ہوں مرے حامی جناب حضرت شاہ بلند
 خوف نام جکو ہنور و ز جزا کے دامنے^۳
 جام وحدت بیکے مستانہ بنا فی ساقیا
 حاجی خادم علی ایر صفا کے دامنے^۴
 حاجی الحسین حافظ مرشد مولائے من
 سید وارث علی پیر مہار کے دامنے^۵
 آرزو مجھ سید مختکی بر لایا خدا
 دے رہا ہوں خواجگان حشیتا کے دامنے^۶



RS. 30/-

فرید بہ کذپو (پرائیویٹ) لمنڈ

FARID BOOK DEPOT (Pvt.) Ltd.

Guru Nanak Road, P-Block, Patiala House, Darya Ganj, N. Delhi - 2

Phone: 23262158, 23262159, Fax: 23271118, Fax: 23262460

Email: info@faridbook.com, faridbook.com